تخلقوا باخلاق اللہ

المنۃ للہ کہ ترجمہ رسالہ الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ

المسماۃ بہ

اخلاقِ انسانیہ

مترجمہ

مولوی سید عبد الغنی صاحب وارثی عظیم آبادی بہاری مصنفِ

تنقیح حقوق نسوان — و مترجم کتاب یوزاسف و بلوھر

[illegible]

سنہ ۱۹۰۶ء

تَخَلَّقُوا بِاَخلاقِ اللہِ

المنۃ للہ کہ ترجمہ رسالہ الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ

المسماۃ بہ

اخلاقِ انسانیہ

مترجمہ

مولوی سید عبدالغنی صاحب وارثی عظیم آبادی بہاری مصنف

تنقیح حقوق نسوان ـــ و مترجم کتاب یوزاسف و بلوھر

محمد بشیر الدین خان کی فرمائش سے باہتمام منشی محمد عبد الرحیم خان مالک مطبع شمسی آگرہ میں طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۶ء

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

یہ کتاب جسکا ترجمہ سلیس و عام فہم اُردو مین ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے
علم آداب و اخلاق کی بہت ہی مفید و کارآمد تصنیف ہے۔
ہندوستان کے لوگون نے تو شاید اسکا نام ہی نہ سنا ہو۔ اور مصر کے
فاضل مصطفےٰ قبانی دمشقی جنہون نے اس کتاب کو صحیح کر کے چھپوایا اور
اپنی اس خدمت سے اسلامی دنیا کو اپنا ممنون منت بنایا ہے مقدمہ
مین لکھتے ہین کہ "یہ کتاب (**الکلم الروحانیہ فی الحکم
الیونانیہ**) باوجود مشہور آفاق ہونے کے نادر الوجود تھی۔ مینے
اسکا کوئی نسخہ نہ کسی شخص کے پاس دیکھا اور نہ پبلک درسگاہون مین پایا
صرف دمشق کے مدرسہ مین ایک بہت ہی کہنہ بدخط نسخہ نظر آیا۔ مینے
فوراً اُسکی نقل لی اور بعض فاضلون سے تصحیح کرائی۔ اور پھر **عیون الانبار**

نوادر الادب ترجمۂ مشاہیر الفلاسفہ اور بدایۃ الاوائل سے
حکمار کے اقوال و اسما کی تصحیح کی - اسکے بعد مجھے افلاطون کے کچھ اقوال ملے
جو قسطنطنیہ مین چھپے ہین مگر اونکے مؤلف کا نام نہین معلوم ہے - مینے اس
کتاب کو جامع بنانے کے خیال سے اقوال مذکورہ مین سے بہی ایسے
اقوال درج کئے ہین جو اسمین نہ تھے اور اون کو خطوط توسیہ کے اندر
لکھا ہے"

عربی کتاب کا مولف حکیم ابوالفرج ابن ہندو ہے جسکا حال
عربی ایڈیشن مطبوعۂ مصر سے ترجمہ کرکے تہوڑے اضافہ کے ساتھ آیندہ درج کیا جاتا
ہے - یہ کتاب ۱۹۰۰ء مین شمس العلمار مولنٰنا محمد شبلی نعمانی کے پاس
حیدرآباد مین براہ راست بذریعہ ڈاک کے پہنچی - حسن اتفاق سے اوسی دن
مینے اسکو دیکہا اور ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا - مولنٰنا نے نفع رسانی خلق کے
لحاظ سے جو روز ازل سے انکے خمیر مین ہے ترجمہ کرنے کے لئے
بے دریغ اپنا نسخہ اس ناچیز کے حوالہ فرمایا - جسکے لئے مجہپر انکا دلی شکریہ
واجب ہے - ترجمہ تو مینے تہوڑے ہی عرصہ مین کرلیا تہا لیکن چہپوانے کا
سامان نہ ہونے کے باعث اسوقت تک وہ طاق نسیان پر پڑا ہوا تہا -

اب کہ خداوند تعالی نے اشاعت کے اسباب مہیا کر دیے وہ ترجمہ
اخلاق انسانیہ کے نام سے پبلک کے سامنے پیش کیا جاتا ہے
خلاق عالم سے دعا ہے کہ اسکو قبولیت کا خلعت عطا فرماے اور خلائق کو
اس سے فائدہ پہنچاے - اور ناظرین سے التجا ہے کہ میری لغزشون
اور خطاؤن سے مخلصانہ مجھے مطلع کرین کہ طبع ثانی مین اونکی اصلاح کر دون
اور انکو معاندانہ نکتہ چینی و حرف گیری کا ذریعہ نہ بنائین ؎

والعذر عند کرام الناس مقبول

راقم

عبد الغنی وارثی -

حیدرآباد - دکن

۱۸ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء
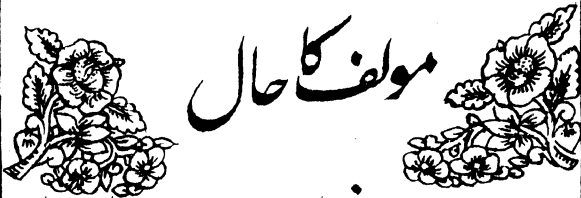
مولف کا حال

کتاب عیون الانبار فی طبقات الاطبار مین لکھا ہے کہ
استاد سردار فاضل ابوالفرج علی بن الحسین بن ہند وعلوم حکمیہ
امور طبیہ اور فنونِ ادبیہ مین بہت بڑے ممتاز لوگون مین سے تھے -
انکی عبارت خوب وحیرت انگیز تھی - اور اشعار مرغوب وعبرت خیز - اور
تصانیف مشہور اور فضائل زبان زد خلائق تھے - انشار مین انکو خاص
ملکہ تھا - اور منشی کی خدمت بھی حکومت کے ساتھ انہون نے انجام دی تھی
انہون نے فنِ طب اور علوم حکمیہ شیخ ابوالخیر حسن بن سوار بن بابا المعروف
بہ ابن الخمار سے حاصل کئے اور اونکی شاگردی کی اور اونکے جلیل القدر
شاگردون اور صاحب فضیلت تلامذہ مین سے تھے -

ابومنصور ثعالبی نے اپنی کتاب یتیمۃ الدہر مین انکی عبارت
کی فصاحت وبلاغت اور انکے عربی اشعار کی جودت وجدت کی تعریف
کی اور معنی آفرینی کی ماہرانہ داد دی ہے -

ابوالفرج بن ہندو کی تصنیفات یہ ہین (۱) **المقالہ** جس کا نام **مفتاح الطب** ہے - یہ کتاب دس باب مین اپنے شائق علم بہائیون کے لئے تالیف کی ہے (۲) **المقالۃ المشوقہ فی المدخل الی علم الفلسفہ** (۳) کتاب **الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ** - (جسکا ترجمہ ہدیۂ ناظرین ہے) (۴) اشعار کا دیوان (۵) **رسالہ ہزلیہ** یہ چارسو بیس ۴۲۰ھ ہجری مین رہگزاے عالم آخرت ہوئے جیسا کہ کشف الظنون مین لکھا ہے -

مترجم کہتا ہے کہ فوات الوفیات مین یہ بہی لکھا ہے کہ ابن ہندو نے ابتدائی کتابین نیشاپور مین علی بن الحسین سے پڑہی تہین - اور عضد الدولہ کے دفتر مین کاتبانِ انشا مین سے تہے - انکی وفات جرجان مین واقع ہوئی - انکے مزاج مین ایک قسم کا سودا تہا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم
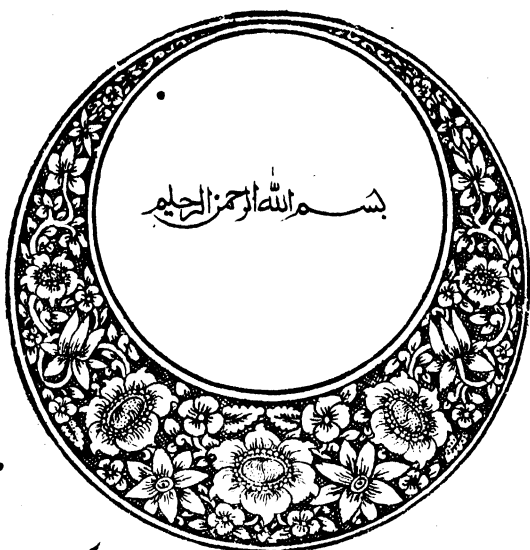
استاد ابوالفرج علی بن حسین بن ہندو رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہین

کہ

میرے دوست با اخلاص گرامی قدر عالی منزلت ابو منصور ابراہیم بن علی نے (اللہ اونکی بزرگی کو اُسی طرح بڑہاے جسطرح کہ اُنکو ادب سے دلچسپی عطا کی ہے) مجھسے درخواست کی کہ حکماء یونان کے وہ اقوال جو ضرب المثل کا کام دیتے اور نوادر روزگار مین شمار ہوتے ہین مین ایک جگہہ جمع کر دون - اور اُنکے فلسفہ سے جو غامض

وعسیر الفہم ہے تعرض نہ کرون۔ اسلئے مینے حکماء یونان کے عمدہ عمدہ اقوال جو بروقت فراہم ہوسکے یا جو خود مجھے یاد آگئے جمع کردے جنمین سے اکثر کے قائل بتادیے گئے ہین اور مغلق ومبہم کلمات کی توضیح بھی کردی گئی ہے مینے اس کتاب کو **"الکلم الروحانیہ من الحکم الیونانیہ"** کے نام سے موسوم کیا ہے اور امید کرتا ہون کہ اللہ تعالے کی توفیق سے لفظ معنی کے موافق اور اسم مسمے کے مطابق ہوگا۔

کلام افلاطون

بُرون کی صحبت مین نہ بیٹھو کیونکہ اگر تم اُنکے شر سے محفوظ رہے تو وہ تم پر احسان دہرینگے۔ اپنی اولاد کو اپنے طور وطریق سیکھنے پر مجبور نہ کرو کیونکہ وہ ایسے زمانہ کے لئے پیدا ہوئے ہین جو تمہارے بعد آنے والا ہے۔ کام مین تیزی نہین بلکہ خوبی مدنظر رکھو کیونکہ لوگ کام کی مدت نہین پوچھتے وہ تو عمدگی ہی کو دیکھتے ہین۔ جب اقبال آتا ہے تو خواہشین عقل کے تابع ہوجاتی ہین اور جب ادبار آتا ہے تو عقل

خواہشون کی مطیع ہوجاتی ہے - درگذر ادنی کو اتناہی بگاڑتی ہے جتنا
اعلی کو بناتی ہے **مولف کہتا ہے** کہ ابو الطیب متنبی نے یہی مضمون
لیکر کہا ہے و وضع الندی فی موضع السیف للعُلٰی مضر کوضع
السیف فی موضع الندی + (ترجمہ جہان تلوار سے کام لینا چاہیے
دہان بخشش سے کام لینا ویساہی ہے جیسا تلوار کو نہی مین رکہہ دینا) **افلاطون کہتا ہے**
کہ آدمی جب تک کہ اپنے بدخواہون کا خیر خواہ نہو اسکی نیکی کمال کو نہین پہونچتی
رئیس کا جب اقبال ہوتا ہے تو صنعتون کو گران پایہ بناتا ہے اور جب
ادبار ہوتا ہے تو دشمن اُسے سُبک جانتے ہین - شریف کے حملہ سے
بچو جب وہ بہوکا ہو اور کمینہ سے جب وہ آسودہ ہو - کمینون کے رئیس
ہونے سے رئیسون کا مرجانا زیادہ آسان ہے - جس نے اپنے نفس
کو قابو مین نہ رکہا وہ بہت سے لوگون کو کیا قابو مین رکہے گا - اگر چاہتے
ہو کہ لوگ تمکو ہمیشہ دوست رکہین تو اپنے اخلاق درست کرو - آدمی کو
اپنی صورت آئینہ مین دیکہنی چاہیئے اگر اچہی ہو تو بدچلنی کو اسمین ملانا اور
بُری ہو تو دو بُرائیون کو ایکجا کرنا بُرا سمجہے - جاہلون سے صواب کا وقوع
مین آنا ویساہی ہے جیسا عالمون سے خطا کا - بدحالی مین افلاس کے

مشورہ سے بچو کیونکہ وہ کوئی نیک مشورہ نہ دے گا - آدمی کو جب اپنی بساط
سے بڑھکر دنیا ملجاتی ہے تو لوگون کے ساتھہ اس کا برتاو بُرا ہوجاتا ہے
بُرے کی صحبت مین نہ بیٹھو کیونکہ تمھاری طبیعت اسکی خو بو چرالے گی
اور تم کو خبر نہوگی - اپنے کسی کام مین عقل و صبر کی پیروی سے الگ نہ ہو
اس لئے کہ اگر مطلب نہ حاصل ہوگا عذر تو ہاتھہ آجائیگا **مولف کہتا ہے**
کہ کسی شاعر نے اسی مضمون کو خوبی سے ادا کیا ہے **شعر**

لِابلُغَ عُذرًا اَوْاَنَالَ رَغِیبَۃً   مبلغ نفسٍ عُذرُہا مثل مُنجِحٍ

ترجمہ شعر

یا مین معذور رہون گا یا باکام   عذر معقول بھی ہے نیل مرام

افلاطون کہتا ہے کہ آدمی کی طبیعت ہی اُس کی سب سے مخلص دوست
ہے اور اُسکے ہمسر کی خاطر اُسی نہین چھوڑتی - نیک کی موت خود اسکے
لئے راحت ہے اور بد کی اورون کے لئے **مولف کہتا ہے** کہ
اسی کے قریب قریب وہ مقولہ ہے جو افلاطون سے نہین کسی اور سے
منقول ہے کہ عاقل پر رونا چاہیئے جب وہ مرے اور بیوقوف پر جبتک
کہ نہ مرے - **افلاطون** - عاقل کو خوشگوار غذا کے وقت ناگوار دوا کو

یاد کر لینا چاہیے۔ تمکو بمقابلہ اپنے دشمن کی چال کے جو تمہارے خلاف
مین ہو اپنی ہی چال سے جو اسکے خلاف مین ہو زیادہ خوف کرنا چاہیے
بادشاہ پر نشہ حرام ہے اسلئے کہ وہ سلطنت کا نگہبان ہے اور نگہبان
کے لئے نگہبان کی احتیاج بدنما ہے۔ کسی بادشاہ کی خدمت مین رہو
تو تمہاری سلامتی اسی مین ہے کہ نہ اُسکے جانور پر سوار ہو اور نہ ایسے شخص
کو نوکر رکھو جو اسکی خدمت کے سزاوار ہو۔ عاقل کو چاہیے کہ اپنی بہلائی
کے لئے آدمی کو چُن لے جسطرح صاف ستہری زمین کاشت کے لئے
منتخب کرتا ہے۔ شریف اپنے سارے شناساؤن کو لیکر اوپر چڑہتا ہے
اور کمینہ صرف اپنی جان کو لیکر۔ جنپر ہمنے مہربانی کی ہے انکو ہماری اولاد
پر مہربانی کرنی چاہیے۔ ظالم بادشاہ کا زمانہ عادل بادشاہ سے کوتاہ ہوتا
ہے اسلئے کہ ظالم خراب اور عادل درست کرتا ہے اور بمقابلہ درستی کے
خرابی بہت جلد ہو جاتی ہے۔ ظالم کو ڈھیل دیجاتی ہے یہانتک کہ
عمارت کے ستونون کو ہاتھہ لگانا اور شریعت کی نیو کو ڈہانا چاہتا ہے
پس اسوقت اسکی مدت قریب آجاتی ہے۔ ظالم کے ظلم کی انتہائی
حالت یہ ہوتی ہے کہ جسکو اُس سے سروکار نہ ہو اسپر ہاتھہ ڈالنا چاہے

اور اُسکے ستانے سے فائدہ نہ اُٹھائے اُسپر بھی اس سے راحت کی امید رکھے - ہر اچھی صفت کا بازار کسی نہ کسی وقت کسی قوم مین مندا پڑجاتا ہے البتہ امانت کا ہر قسم کے لوگون مین چلن ہے اور جسمین یہ صفت ہوتی ہے اسکی بزرگی مانی جاتی ہے - غایت یہ ہے کہ جو برتن خشک کرنے والا نہین ہوتا وہ اور برتنون سے قیمتی ہوتا ہے - بدحالی مین آدمی جسقدر فروتنی کرے اُسی انداز سے خوشحالی مین اُسکی مدد کرو - اپنے بادشاہ کے پاس ڈھئی دیئے ہوئے رہو کیونکہ نہ تم ہی اسکے بڑے کام ہو اور نہ تمپر اسکا دارومدار ہے - فتح شریفون کے پاس گنہگارون کی سفارشی ہے - تمہارا دشمن جب تمہارے قبضہ مین آگیا تو تمہارے دشمنون کے زمرے سے نکلکر تمہارے دعاگویون مین شامل ہوگیا - جو شخص تمسے خوش ہوکر تمہاری تعریف مین وہ خوبیان بیان کرے جو تم مین نہین ہین وہ تمسے ناراض ہوکر تمہارے متعلق وہ برائیان ظاہر کرے گا جو تم مین نہین ہین - عمدہ صفت جنمین پائی جاتی ہے ان کو وہ ایک دوسرے سے محبت کے ساتھہ ملاتی ہے اور بری صفت جنمین پائی جاتی ہے اُنکو باہمی نفرت وعداوت کے ساتھہ متفرق

کردیتی ہے - کیا تم نہین دیکھتے کہ سچا سچے سے دوستی کرتا ہے اور
راحت پاتا ہے اور ایسا ہی ثقہ ثقہ سے اور خوش اخلاق خوش اخلاق
سے اور برعکس اسکے جھوٹا جھوٹے سے بغض رکھتا چور چور سے ڈرتا
اور ان مین سے ہر ایک اپنے ساتھی کے سایہ سے بھاگتا ہے -
برائی کو کان دھر کر سننے والا بھی برائی کرنے والے کا شریک ہے کسی
شاعر نے کہا ہے ؎

والسامع الذم شریک لہٗ   والمطعم الماکول کالآکل

ترجمہ شعر

سننے والا قولِ بد کا مثل قائل ہے رکیک   ہے کھلانیوالا کھانے والے کا گویا شریک

اقبالمند سلطنتون سے دشمنی نہ کرو اور اپنے دلون مین انکا استقلال
جاگزین ہونے دو ورنہ انکے اقبال کے باعث تمہارے دل صاحب ادبار
ہوجاینگے - بادشاہ کا اپنے مخلصون کی برائی چاہنا اور جو اسکے معاملہ کے
واقف کار ہون انکے مشورہ کو ہیچ سمجھنا اسکے ادبار کی دلیل ہے -
معاف کردینے کے بعد گناہ پر عتاب کرنا احسان کو ذلیل کرنا ہے -
شیخی اسکا نام ہے کہ آدمی اپنے آپکو اُس رتبہ مین رکھے جسکا اُسکو حق

نہین ہے اور خود اپنی ذات اور دوسرون سے اسکے لوازمات کا طالب ہو۔ اور فروتنی یہ ہے کہ بغیر اسکے کہ اسکی منزلت مین کوئی کمی واقع ہو اپنے آپ کو اپنی منزلت سے کم درجہ پر رکھے۔ محتاج جب مالدار کی ریس کرے گا تو اُس شخص جیسا ہوگا جس کو ورم ہو اور لوگون کو باور کرانا چاہے کہ موٹا ہے اور اپنے ورم کو چھپائے **مولف کہتا ہے** کہ ابوالطیب متنبی کے پیش نظر یہی کلام تھا جو اُسنے کہا ہے ؎

أُعِيذُهَا نَظَرَاتٍ مِنكَ صَادِقَةً — أَنْ تَحسَبَ الشَّحمَ فِيمَن شَحمُهُ وَرَمُ

ترجمہ ؎

چشم بد دور نگاہین سچی — شحم وآماس رہے کیون مخفی

افلاطون - جھوٹ کا ایک نقصان یہ ہے کہ جھوٹا واقعی صورت کو جو محسوس ہوتی ہے بھول جاتا اور وہمی جھوٹی صورت کو ذہن مین جمالیتا اور اسی پر اپنے کام کی بنیاد قائم کرتا ہے اسلئے اسکا کھوٹ آپ سے آپ ظاہر ہوجاتا ہے۔

مولف کہتا ہے - کہ اسی مضمون کے قریب قریب اشعب لالچی کی نقل ہے کہ اُس سے کسی نے پوچھا کہ تیرا لالچ کس حد تک پہنچا ہے

اس نے کہا کہ مین بچون سے جھوٹ موٹ کہہ دیتا ہون کہ فلان جگہہ شادی ہے اور جب وہ دوڑتے ہین تو مین بھی اس لالچ سے انکے پیچھے ہو لیتا ہون کہ شاید واقع مین شادی ہو **افلاطون** جس کا بگاڑ زور پکڑ گیا ہو اسکی مدد نہ کرو ورنہ قبل اسکے کہ تم اسکو درستی کیطرف لاؤ وہ تمکو بگاڑ کی طرف کھینچ لیجاے گا۔ آدمی کا دل جب مضبوط ہوتا ہے تو وہ عقل پر بھروسہ کرتا ہے اور جب کمزور ہوتا ہے تو تقدیر پر۔ لوگون کا غبن کیا ہوا جسقدر مال واپس لوگے اسکی کئی گونہ اپنی مروت ضایع کروگے جب کسی سلطنت مین قاضیون اور طبیبون سے بے پروائی جایز رکھی گئی تو سمجھہ لینا چاہیئے کہ اُسپر ادبار آچکا اور زوال قریب ہے بخیلون کے لئے بڑے سے بڑے گناہ سے درگذر کرنا چھوٹی سی چھوٹی نعمت کا بدلہ دینے سے بہت آسان ہے اگر تم جاننا چاہو کہ کس طبقہ کے لوگون مین تمہارا شمار ہے تو غور کرو کہ تم کس قسم کے لوگون کو بلا سبب دوست رکھتے ہو۔ علم نفس کا زنگ ہے اور جب تک کوئی چیز زنگ سے پاک نہو اسپر رنگ نہین چڑہتا۔ جب کسی پر مصیبت آلے تو اسکو اُن بڑی بڑی مصیبتون پر غور کرنا چاہیئے جو بہتیرے لوگون پر آئی ہین

تاکہ اس کا غم کم ہو - تمکو یہ دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تمکو تمہارے دوستون سے
بچاے کیونکہ ان سے بچنا تمہارے امکان مین نہین ہے - رذیل
رنجیدہ کرکے ھنکا لیجاتے ہین اور شریف بہت زیادہ آؤ بھگت سے -
ایسی باتون پر تمہاری مدح سرائی کرنے والا جو تم مین نہین ہین کسی اور
سے مخاطب ہے اور تمہارے ذمہ نہ اُسکا جواب ہے نہ ثواب - تمسے
کم علم کی راے تمہارے لئے تمہاری ذاتی راے سے بہتر ہے -
کیونکہ وہ تمہاری نفسانیت سے خالی ہے - مظلوم کی دادرسی عادل
ہی سے ہوتی ہے اور جس نے اُسپر ظلم کیا ہے اُس سے تو شاید ہی
پوراحق پاسکے - حکمت مردون کا سرنامہ ہے - جسم کی درستی کا
خیال رکھو کہ یہ جان کا آلہ ہے - حق آشکارا ہے - سونے چاندی مین
اگر کوئی بزرگی ہوتی تو ان سے تانبا ہرگز نہ خریدا جاتا -- اپنی جانون کا لحاظ
رکھو اور اپنی قرابت کی نگہداشت کرو - عدل کو آرایش اور پارسائی کو
پوشاک بناؤ مراد کو پہونچوگے - کتاب جب مصنف سے جدائی ہوئی
تو قدر دانون اور نفع رسانون کے پاس پہونچنے سے پہلے ضرور ہے کہ
جاہلون کے ہاتھہ مین پڑے جو اسکو چھوٹی نگاہ سے دیکھین اور اسکے

لکھنے والے پر تہمتین دہرین جسطرح بچہ کمظرف لوگون کی گالیان اور طمانچے
کہاتا ہے - آدمی کو اپنے دوست کے مالدار ہوجانے کی آرزو نہ کرنی
چاہیئے ورنہ وہ اسپر فوقیت جتایگا بلکہ اسکی یہ آرزو ہونی چاہیئے کہ دونون
ایک حال مین ہون - آفلاطون سے کسی نے پوچہا کہ آدمی اپنے دشمن
سے کیونکر انتقام لے ؟ اس نے کہا کہ اپنی ذات مین فضیلت بڑہا کر -
اور آفلاطون کہتا ہے کہ جب کسی نوعمر کو گناہ کرتے دیکھو تو اسکے انکار کی
گنجایش رہنے دو تا کہ وہ تنگ آکر ڈہٹائی پر نہ آجائے - تہوڑی بہلائی
کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ بہلائی تہوڑی ہی بہت ہے -

آفلاطون نے اپنے شاگردون سے کہا کہ "جب تم ادب آموزی سے
تنگ جاؤ تو عجیب و غریب قصون سے اپنی مجلسون کو تر و تازہ کرو - تا کہ تمہارے
دلون کی کلیان کہلجائین" آفلاطون سے کسی نے پوچہا کہ مجھے کیونکر
معلوم ہو کہ مین حکیم ہوگیا ؟ اس نے کہا کہ جب تم اس حالت کو پہونچو کہ
جو رائے تم دو اسپر تمکو گہمنڈ نہو اور گناہ کے وقت تمکو غصہ جامہ سے باہر
نہ کردے - اور پوچہا گیا کہ تجارت کیا ہے ؟ اسنے کہا کہ لالچ کے ساتہہ
مال جمع کرنے پر حریص ہونا اور قناعت کا کم ہوجانا اور پوچہا گیا کہ تمہاری خدمت

کون کرتا ہے؟ اسنے کہا کہ جو تمہارے مخدوم ہین وہی میرے خادم ہین
مولف کہتا ہے کہ خادمون سے اسکی مراد شہوت و غضب کے
قوتی ہین - اور اس سے پوچھا گیا کہ آدمی کیا تدبیر کرے کہ محتاج نہ ہو؟
اسنے کہا کہ اگر مالدار ہو تو میانہ روی اختیار کرے اور محتاج ہو تو ہمیشہ کام
مین لگا رہے - جو شخص بغیر نیکی و احسان کے تمہارا شکریہ ادا کرے اسکے
ساتھ جلد نیکی و احسان کرو ورنہ ستایش پلٹ کر نکوہش ہو جایگی -
جو بچپن مین لفظون سے مالا مال ہوا وہ بڑا ہو کر معنون کا کنگال ہوا -
مولف کہتا ہے کہ اسکا مقصود اُس شخص سے ہے جو کم عمری مین
لغات اور اسکے متعلقات سیکھ کر بھاری بھر کم بننا چاہتا ہے - **افلاطون**
کا قول ہے کہ حلم و وقار کو پورے طور پر برتنا اور نفس کو ناپسندیدہ امر کے
پیش آنے یا پسندیدہ کے نہ ملنے پر صبر پر جمائے رکھنا ہے - شریر
دوسرون کی برائیون کو بادشاہون کی تقرب کا ذریعہ بناتے ہین اور
نیک غیرون کی نیکیون کو - مصیبتون مین اپنے آپکو بے صبری کے
حوالہ کر دینے اور اسکی موذی چالین سیکھنے سے صبر کی پیروی زیادہ تر
آسان ہے - تین شخصون پر رحم کرنا چاہیئے - اس عاقل پر جسپر جاہل حکمران

ہو - اُس کمزور پر جو زور آور کے قبضہ مین ہو اور اُس شریف پر جو کمینہ کے طرف راغب ہو - عاقل کو چاہیئے کہ اپنے بادشاہ کے ساتھہ بحری مسافر کی طرح رہے جسکا جسم ڈوبنے سے بچا بھی رہے تو دل خوف سے بے غم نہین رہتا - شریر آدمی لوگون کی بُرائیون ہی کو تاکتے ہین اور انکی خوبیون کو چھوڑ دیتے ہین جسطرح مکھی جسم کی خراب ہی جگہہ مین بیٹھتی اور اچھی کو چھوڑ دیتی ہے - اپنے دشمن کو حقیر نہ سمجھو ورنہ تمہارے اندازہ سے زیادہ بلائین تمپر آپڑینگی - نوکر رکھنے مین امانت اور کام کی پوری لیاقت کے سوا کسی کی سفارش ہرگز قبول نہ کرو - جو تمہارے وعدہ کو خوبی کے ساتھہ برداشت کرے گا وہ تمہاری سختیون کو بھی خوبی کے ساتھہ جھیلے گا -

عاقل کو چاہیئے کہ اپنا مقصد حاصل کرنے مین نرمی اختیار اور فضولیات سے احتراز کرے کیونکہ جونک آہستگی کے ساتھہ جسقدر خون چوستی ہے مچھر بے چینی اور شوروغل کے ساتھہ اسقدر خون نہین پیتا - جب تمہارا دشمن تمسے مشورہ لے تو اسکو صحیح مشورہ دو کیونکہ جب اسنے تمسے مشورہ لیا تو تمہارا دشمن نہ رہا دوست ہوگیا - بناوٹ ابتدا مین زورون پر ہوتی ہے اور اصالت انتہا مین - ہر چیز مین عدل کی ایک ہی صورت ہوا

کرتی ہے اور ظلم کی بہت سی صورتین ہوتی ہین اسی لئے ظلم کرنا آسان
ہے اور عدل کرنا دشوار ہے اسکی مثال صحیح اور غلط نشانہ کی ہے کیونکہ
ٹھیک نشانہ لگانے کے لیے مشق وعادت کی ضرورت ہے اور غلط
کے لئے کسی چیز کی نہین - بادشاہ گویا دریا ہین جنسے نہریان نکلتی ہین
اگر وہ شیرین ہے تو یہی اور وہ شور ہے تو یہی - بخیل جسقدر مال مین
بخل کرتا ہے اسیقدر آبرو مین سخاوت - جو غصہ مین ہو اس سے تکرار
نکرو اسلیے کہ وہ شورش پر اڑ رہے گا راہ راست پر نہ آئے گا -
اورون کی لغزش پر خوش نہ ہو کیونکہ تمکو اسکی خبر نہین کہ زمانہ تمکو کیا نیرنگیان
دکھائیگا - عقل وحق کو اپنے امام بناؤ اسکے ساتھ ہمیشہ آزادی سے بسر
کروگے - جب آدمی مین رسوائی کی شرم اور محنت و مزدوری کی برداشت
نہ رہی تو اسکے لیے چوری کرنی آسان ہے - تمہارے ہمنشینون مین
سب سے زیادہ ضرر رسان تمکو بانس پر چڑہانے والا لالچ دلانے والا اور
تمسے پست ہمت ہے - کسی شخص کو اُس مرتبہ کے اعتبار سے نہ دیکھو
جسپر زمانہ نے اسکو پہنچایا ہے بلکہ اسکی واقعی قیمت کے لحاظ سے
کیونکہ اسکا طبعی مقام یہی ہے - جسنے فضیلت کیلئے علم سیکھا وہ اُسکی

ناقدری سے ملول نہوگا اور جسنے نفع حاصل کرنے کے لیئے وہ اہل علم
کی ناقدری سے علم کو چہوڑکر ایسا کام کرے گا جسمین نفع ہو۔ نقل ہے کہ
افلاطون سنے ایک جوان کو دیکھکر جسکو ترکہ مین بہت سا مال اور زمینین
ملی تہین اور اسنے اُنہین تلف کردیا تہا کہا کہ ہمنے تو دیکھا تہا کہ زمین آدمی
کو ہڑپ کرجاتی ہے اور یہ آدمی ہی زمینون کو ہڑپ کرگیا۔
جسمانی لذتون مین جو کمی واقع ہوتی ہے وہی معرفت کی لذت بڑہاتی ہے
جو چیز تمسے چلی گئی اسکا سوچ نہ کرو بلکہ جو باقی رہگئی ہے اسکی حفاظت کرو۔
نفس کا شرف یہ ہے کہ پسندیدہ و ناپسندیدہ دونون کو ایک طرح سے قبول
کرے۔ جسطرح پہلی سیڑہی تمکو زمین سے جدا کرتی ہے اوسیطرح بہلائی کی
ابتدا ہی تمکو بُرائی سے الگ کرتی ہے۔ حکمت کی مثال اس سیپ کے
موتی کی سی ہے جو سمندر کے اندر ہے اسلیئے وہ ماہر غوطہ زنون ہی کے
ذریعہ سے ہاتہہ آسکتا ہے۔ آرام واطمینان ہی کی حالت مین احتیاط سے
کام لو کیونکہ جب مصیبت آجاتی ہے تو کم ایسا ہوتا ہے کہ احتیاط فائدہ دے
سب سے بدبخت وہ ہے جو دوسرون کے لئے جمع کرنے کا اہتمام کرے۔
مولف کہتا ہے کہ مین نے فارس کے باوا آدم کیومرث کی کتاب

عقل ابدی" مین یہ جملہ لکھا دیکھا ہے کہ" اے انسان اپنی بیوی کے شوہر کے
لیئے مال جمع نہ کر،" افلاطون کہتا ہے کہ اپنی زندگی مین اپنے دوستون کا
محتاج ہونے سے بہتر ہے کہ بعد مرگ اپنے دشمن کے لیئے مال چھوڑ جائے۔
افلاطون سے پوچھا گیا کہ عشق کیا چیز ہے؟ اسنے کہا کہ خالی نفس کی بے سوچے
سمجھے حرکت۔ صاحب ادب کو چاہیئے کہ بے ادب کو مُنہ نہ لگائے جیسا
ہوشوالیکو مدہوش سے تکرار کرنی زیبا نہین۔ افلاطون سے کسی نے سوال
کیا کہ آدمی اپنے دشمن کو کیونکر غم مین مبتلا کر سکتا ہے؟ اسنے کہا کہ اپنے نفس
کی اصلاح کے ذریعہ سے۔ اور اسی کا قول ہے کہ خدا کا خوف کامیابی
کی چوٹی ہے اور پرہیزگاری فضائل کی کنجی۔ بدکاری ذلیل چوپایون کی
خاصیت ہے قوم کی ہلاکت اور اسکا بر لا کیا جانا۔ نفسانی خواہشین فکر کی ضد
ہین۔ دنیا کو چھوڑتے وقت اُسکا قلق نہ کرو۔ بادشاہ کو عمر کے لحاظ سے
نہین بلکہ خصلت کے لحاظ سے منتخب کرنا چاہیئے کیونکہ کبھی بڈھے مین وہ
خصلتین نہین ہوتین جنکا ہونا لازمی ہے اور جوان مین ہوتی ہین جو صفت
بادشاہ مین سب سے پہلے تلاش کیجاتی ہے وہ سچائی ہے کیونکہ امید
رکھنے والون کی رغبت اور ڈرنے والون کی دہشت اسی پر موقوف ہے

جسطرح بڑی عمارتون مین کبھی گونج جواب دیتی ہے - حال آنکہ وہان
کوئی نہین ہوتا اسیطرح آدمیون مین بعض کی صورت تو آدمیون کی سی ہوتی
ہے مگروہ آدمی نہین ہوتے - نقل ہے کہ ایک دن افلاطون بیٹھا تھا
اور چارون طرف سے شاگرد اُسکو گھیرے ہوئے تھے - مگر ارسطوطالیس
نہ تھا اسوقت افلاطون نے کہا اگر میری بات کوئی سننے والا ہوتا تو
مین تقریر کرتا - لوگون نے کہا جناب آپکے اردگرد ایکہزار شاگرد تو موجود
ہین - اس نے کہا کہ مین ہزار جیسا ایک چاہتا ہون - ایک شاعر نے
اسی مضمون کو لیکر خالد بن زید کے مرثیہ مین کہا ہے ؎

یَا عَیْنُ فَابْکِی خَالِداً اَلْفٌ وَیُدْعیٰ وَاحِداً

ترجمہ شعر

چشم تر اشکون سے موتی کرتو خالد پر نثار ۔ نام کو تھا ایک لیکن کام مین تھا وہ ہزار

افلاطون کہتا ہے کہ حق رسان وانصافور مین فرق یہ ہے کہ حق رسان
تو ہر حقدار کا حق جو اُسکے ذمہ ہے عطا کرتا ہے اور انصافور وہ ہے
جو ہر حقدار کو اسکا حق اورون سے دلواتا ہے - جو شخص زمانہ کے ساتھہ
اچھی طرح پھرے اور اُسکو زمانہ نہ پھیرے وہی کامل رہنما (لیڈر) ہے

فروعات پر اسکی نظر پڑتی ہے جسکو اصول حفظ ہون اور پھل کی لذت وہی جانتا ہے جسنے پھل کو چکھا اسکا نفع جانا اور اسکی خوبی کو پہچانا ہے ۔

افلاطون سے کسی نے پوچھا کہ عاقل کب گھبراتا ہے؟ اسنے کہا کہ جب تم اسکو جاہل کے پاس رہنے کہو۔ کسی نے پوچھا کہ کیا عاقل کو جاہل سے باتین نہ کرنی چاہئین؟ اسنے کہا کہ ہان جب اسکو فکر کی ریاضت منظور ہو۔ اسکا قول ہے کہ اعتدال ہر چیز مین ایک ہی ہوتا ہی اور جو اعتدال سے بڑھا وہ بہت ہے۔ بادشاہ تین قسم کے ہوتے ہین۔ طبیعی۔ اختیاری۔ حسی۔ طبیعی وہ ہے جسکو وراثت کے ذریعہ سے سلطنت ملے۔ اختیاری (انتخابی) وہ ہے جسکو خواص و عوام منتخب کرین۔ اور حسی وہ ہے جو غلبہ و غضب سے بادہ بن بیٹھے اور ان تینون مین افضل اختیاری ہے اسکے بعد طبیعی اسکے بعد حسی۔ اور اگر طبیعی حق کا پابند ہو تو وہ سب سے افضل ہے اور حسی گو حق رسان ہو تاہم تیسرے مرتبہ مین ہے کیونکہ غاصب ہے۔ نفس کا جسم مین ہوتا اور جسم کے ساتھ اسکا اتحاد ویسا ہی ہے جیسا کہ آفتاب کی روشنی کا آسمان و زمین کی درمیانی کے ساتھ تعلق کیونکہ اگر یہ فضا نہو تو آفتاب کی روشنی بھی نہو ہے اور جب ملگیئن تو روشنی نے آفتاب کی چمک دمک دکھائی۔ افلاطون نے ایک نوجوان جاہل و سخت مغرور کو دیکھکر اس سے کہا کہ مین چاہتا ہون

کہ جیسا تو اپنے گمان مین ہے ویسا ہی مین حقیقت مین ہون اور میرے
دشمن ویسے ہون جیسا تو حقیقت مین ہے - نقل ہے کہ افلاطون نے
ایک وبائی شہر کو اپنا وطن بنایا تو لوگون نے اُس سے اسکا سبب پوچھا
اس نے کہا کہ اسلیئے کہ نفسانی خواہشون سے اگر نفس کی مضرت کے
خیال سے نہ رکون تو جسم کی مضرت سے بچنے کو خواہی نخواہی رکھون گا
اور اسکا قول ہے کہ شرف کا دوست رکھنے والا وہی شخص ہے جو علم
پر غور و خوض کرنے مین نفس کو تھکا ڈالے - ایک نوجوان نے اس سے پوچھا
کہ اسقدر زیادہ علم تمنے کیونکر حاصل کیا؟ - اسنے کہا کہ جتنی شراب کا
تو نے ناس کر دیا اُس سے زیادہ تیل مینے خرچ کیا ہے - افلاطون کا
مقولہ ہے کہ - اچھی صورتین جو ادب سے خالی ہون سونے کے برتن
ہین جنمین سرکہ ہو - سخی وہی ہے جو شریف کو سوال سے بچانے کے
لیئے بے مانگے دے - بادشاہ وہ نہین ہے جو غلامون اور عامیون
کا بلکہ شریفون کا مالک ہو - اور مالدار وہ نہین ہے جو مال جمع کرے
بلکہ جو مال کا انتظام کرے - اس چھوٹی چیز کو ہرگز حقیر نہ سمجھو جو بڑھ سکتی ہے
تن آسانی مین اور کچھہ نہین تو بُری عادتین آجانے کا احتمال ہی اُسکی بُرائی

کو بس کرتا ہے ۔ جب تمہارا مخاطب شریف ہو تو تمہارا ایک کلمہ اس سے
زیادہ کہنا اُسکی اُجرت مین ایک درہم بڑہانے سے زیادہ اسکو محبوب ہوگا
عالم کا عطیہ خدا کی بخششون کے مشابہ ہے کہ بیدریغ بخشنے سے
نبڑتا نہین بلکہ عطا کرنیوالے کے پاس جون کا تون موجود رہتا ہے ۔
علم کی ایک فضیلت یہ ہے کہ جسطرح تم اور چیزون مین دوسرون سے کام
لیتے ہو اسمین کسی سے تم کام نہین لے سکتے اسکی خدمت تمکو خود ہی
کرنی ہوتی ہی اور نہ اور جمع کی ہوئی چیزون کیطرح اسکو تمسے کوئی چہین سکتا
ہے ۔ شریف کے ساتھ احسان کرنا اسکو بدلہ دینے پر آمادہ کرتا ہے اور
کمینہ کے ساتھ اسکے دوبارہ سوال کرنے کا باعث ہوتا ہے ۔ کسی
شخص کی کسی بات کو جب ناپسند کرو تو اسکو اپنی نظر سے نہ گراو اور اسکے
سارے اخلاق پر نظر دوڑاؤ اس لیئے کہ ہر شخص کے لیئے خدا کا کوئی نہ کوئی
عطیہ ہے جس سے وہ خالی نہ ہوگا ۔ جب تم کسی شخص کے دوست ہوئے
تو تمپر اسکے دوست کا دوست ہونا واجب ہے مگر اسکے دشمن کا دشمن ہونا
ضرور نہین ہے کیونکہ یہ تو اسکے نوکر پر فرض ہے نہ کہ اسکے ہمسر پر ۔
نوجوان کی سعادت ہے کہ اسکی کوئی فضیلت کمینہ پن مین تکمیل کو نہ پہونچے

نفس کو بُرے کام سے باز آنے کا عقل مشورہ دیتی ہے اور اگر وہ نہین
مانتا تو اسکو چھوڑتی نہین کیونکہ اسمین غصہ نہین ہے بلکہ اسے مناسب ترین
وقت جسمین اسکو کام کرنا چاہیئے اور پسندیدہ ترین پہلو جو اس (نفس) مین
پایا جاتا ہے بتا دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو عقل پر بھروسہ کرتا ہے اسکے
ساتھ یہ ہمیشہ بھلائی کرتی رہتی ہے - تم جسکی نوکری کرتے ہو اگر وہ مضبوط دل کا
ہے تو اس کے اہالی موالی کو ناراض کر کے اس کو راضی رکھو اور
اگر کمزور دل کا ہے تو اسکو ناراض کر کے اسکے نوکر چاکر کو راضی رکھو -
پورا آزاد وہی ہے جو بھلائی کی سختیان جھیلے - بحث کرنے والون مین
سے اگر فریقین حق کے جویا ہین تو بحث مین باہم لڑائی نہین ہونے کی کیونکہ
دونون کا مقصود ایک ہے اور اگر غلبہ کے خواہان ہین تو لڑائی ہوگی
اسلیئے کہ دونون کے دو مقصود ہین اور ہر فریق چاہے گا کہ ایک دوسرے
کو اپنے مقصود کیطرف کھینچ لائے -
جب ظالم بُرائی پر آتا ہے تو آدمی اسکو روکنے سے تھک جاتا ہے پس
اگر معاف کرنا چاہے تو اُسپر غصہ کو بھڑکاتا اور اسکے بارہ مین غصہ کو راہ دیتا
ہے جو اسکو مآل اندیشی سے روکتا ہے اور اسوقت عقل نفس سے چھپ جاتی

ہے اور اس حال مین نفس اس تاریک مقام جیسا ہو جاتا ہے جو آفتاب
کی روشنی سے محروم ہے ۔جب زمانہ مین خرابی آتی ہے شریف خصلتین
بے قدر و مضر اور کمینہ خصلتین قابل قدر و مفید ہو جاتی ہین اور محتاج کے
خوف سے مالدار کا خوف زیادہ تر سخت ہوتا ہے ۔سخی مرتے وقت بخیلون
پر ہنستے ہین اور بخیل افلاس کے وقت سخیون پر آوازہ کستے ہین ۔ہر وقت
وہر حال مین امید و آرزو کے گھوڑون پر سوار نہو کیونکہ اکثر یہ آدمی کو آسانی
سے بُرائی کیطرف لیجاتے ہین ۔غصہ و خواہش نفسانی اور نفس کے
کل صفات کی ایک خاص مقدار ہے جسمین آدمی کی حالت درست رہتی
ہے اور جہان اُس مقدار مین زیادتی ہوئی کہ آدمی بُرائی کیطرف آیا کیونکہ غصہ
کی شان نمک کی سی ہے جو کھانون مین ڈالا جاتا ہے اگر وہ انداز سے ہوتا
ہے تو کھانے کو بامزہ کرتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے تو خراب کرتا ہے اور
یہی حال سب قوتون کا ہے ۔زندگی مین علم و آل کی جستجو کرو گے تو لوگون کے
سردار بنجاوگے کیونکہ آدمی یا خواص ہین یا عوام خواص فضل و کمال سے بزرگ
سمجھینگے اور عوام مال و منال سے ۔اس عالم کی لذت محنت کی مزدوری
ہے اور اگر لذت نہوتی تو نہ لوگ کھاتے پیتے اور نہ عورتون کے پاس جاتے

کیونکہ ایسا ہوتا کہ عورتون کے پاس صرف وہی جاتا جسکو اولاد کی خواہش
ہوتی اور کہانا وہی کہاتا جسکو زندہ رہنے کی آرزو ہوتی اور ان باتون مین
کوئی لذت نہ ہوتی تو بہت سے آدمی نہ عورتون کے پاس پہٹکتے اور نہ
کہانے کے۔ نیتون کو نیتون کا حال معلوم ہوتا ہے اور دلون کو دل
دیکہتے ہین اور ایک مین جو کچہ ہوتا ہے اسکو دوسرا سمجہہ جاتا ہے۔
سب سے بُری باتین یہ ہین۔ چغلخوری مین سچائی۔ معذرت مین تنگ طلبی
شرافت کے باعث سوال نہ کرنیوالے کے ساتہہ بُخل۔ اور جس کے
شر کا کہٹکا نہ ہو اسکی سے ہو جانا۔ باکمال نفس خوشی سے بالاتر ہوتا ہے
اور ہمکو جو کسی چیز سے خوشی ہوا کرتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ہم اسکی
خوبیون ہی کو دیکہتے ہین اسکی برائیون پر نظر نہین ڈالتے اور باکمال
نفس اسکی ساری باتون پر غور کرتا ہے اسلئے اس عالم مین اسکی بہلائیان
اور برائیان ملکر برابر ہو جاتے اور انمین سے کوئی صفت دوسرے پر غالب
نہین آتی ہے نفس جو جسم کا تابع ہو جاتا ہے اسکی مثال ویسی ہی ہے
کہ سوار جب کمزوری سے گہوڑے کو اپنے قابو مین نہین رکہہ سکتا تو
اسکی باگ چہوڑ دیتا ہے یہانتک کہ جس ضرورت کیلئے اسپر سوار ہوا تہا اس سے

بھی الگ ہوجاتا ہے اور وہ گھوڑا یا کلیل کرنے یا چرنے مین لگ جاتا ہے
اور بے کمال آدمی کو اس جانور کیطرح نفس کو چھوڑ دینے مین آرام ملتا ہے
اور اکثر دنیا کا مدار اسی چلن پر ہے - بادشاہ کی دانائی اپنے سے نیچے والون
کی سیاست مین ہے - رعایا کی اپنے سے اوپر والون کی روک تھام
مین اور کاتبون (سکرٹریون معتمدون) وحاکمون کی بڑی دانشمندی کے
ساتھہ اپنے سے اوپر اور اپنے سے نیچے والون کے ربط وضبط مین
بناوٹ کرنے والون اور اپنے سے تقرب چاہنے والون کو دیکھو اگر
وہ لوگون کی مضرتون کو تمہارے پاس آنے کا ذریعہ بنائین توان کی
جس بات سے تمکو نفع پہونچے اسکو قبول کرلو اور ان سے پرہیز کرو
اور اگر تمہارے پاس آنے کا وسیلہ عدل واصلاح کو بنائین تو ان باتون
کو قبول کرو اور دل مین ان سے خوف وہراس رکھو - جس آئینہ مین
انسان اپنے اخلاق کو معائنہ کرسکتا ہے وہ انسان ہی ہے کہ انمین جو
تمہارے دوست ہین ان سے تمہاری خوبیان معلوم ہوتی ہین اور جو
دشمن ہین ان سے برائیان - اس عالم مین کامل حسن وقبح تو عقلی ہی
قوتون کی ترکیب مین ہین اجزا جسم ورخسار کے ترکیب مین نہین ہین

عاقل آدمی دوست کے سبب سے خسارہ مین نہین رہتا کیونکہ اگر وہ عالم فاضل
ہے تو اس سے اسکی زینت ہے اور اگر کم فہم و جاہل تو اسکے ذریعہ سے
جاہلون سے اپنی آبرو بچا ئیگا اور تحمل کی مشق بہم پہونچا لے گا۔ کسی شخص
مین جو اوصاف ہون انسے زیادہ نہ بیان کرو کیونکہ وہ خود اسکو ہیچ سمجھہ
لیگا اس لئے جو وصف تم اسمین زیادہ کرو گے وہ تمہارا نقص شمار ہوگا۔
کسی امر کا ارتکاب نہ کر بیٹھو جبتک کہ اسکے متعلق عقل و خواہش نفسانی
مین صلح نہ کرا لو کیونکہ محض عقل تم پر سخت گیری کرے گی اور صرف خواہش
تمکو ہلاکت مین ڈالے گی۔ آپنے محسن اور اپنے وائن سے خندہ روی
کے ساتھہ ملو کیونکہ یہ تمہارے آقا ہین۔ قوت غضبیہ کی حرکت خوف کے
مقابلہ مین اور قوت فکریہ کی حرکت علتہ کے مقابلہ مین ہوتی ہے اور
انہین قوتون سے انسان کے تینون طبقون پر حکمران ہوتی ہے۔
چنانچہ اعلی طبقہ پر دلیل سے۔ اوسط درجہ کے لوگون پر رغبت سے اور
نیچے درجہ کے لوگون پر رعب سے۔ آدمی کی بیحیائی یہی ہے کہ جو
حالتین اسپر طاری ہوتی ہین انمین سے اکثر کی صورتون کو اسکی قوت
فکریہ نہین دیکھہ سکتی اور ان کو کم وزن سمجھکر آگے بڑھا دیتی ہے کیونکہ اسنے

انکی مقدارون پر گہری نظر نہین ڈالی ہے - جب مناظرہ مین تمہاری دلیل
سربز ہوگی تو اگر وہ شریف کے مقابلہ مین ہے تو وہ تمہاری تعظیم و توقیر
کرے گا - اور اگر کمینہ کے مقابلہ مین ہے تو وہ تمکو تکلیف پہونچاے گا
اور تمسے کینہ رکھے گا - جب تم اپنے دشمن سے برائی کرنا چاہو تو اسکے
اخلاق کو دریافت کرو تمکو معلوم ہو جائے گا کہ سب کامل نہین ہین ضرور
ہے کہ انمین کچھ نقص بھی ہو - بس اسکی کمزوری سمت سے اپنی تدبیر کو پہونچاؤ
کبھی خالی نہ جائے گی - حاسد وہ ستمگر ہے جو تمہاری اُس نعمت کو جس پر
اسے رشک ہے جب چھین نہ سکا تو اسنے حسرت و افسوس کو تمہاری
طرف روانہ کیا - اور "صحیفہ صغرا" مین جو بتخانہ کے قربانیون مین پڑھا
جاتا ہے ایک بات یہ بھی درج ہے کہ حسد کسی سے دور نہین ہوتا مگر
اسی صورت مین کہ لوگ اسپر رحم کرین - سخی مال جمع کرتے وقت بخل کرتا ہے
اور اسوقت اسپر سوال گران گذرتا ہے کیونکہ جمع کرنے کا رستہ اور ہے
اور خرچ کرنے کا اور - ہر شخص پر جو سوال کو پورا نہ کرے بخیل ہونے کا گمان
نہ کرو کیونکہ دینے مین کبھی وہ بھی رکتا ہے جو لوگون سے بچنا چاہتا ہے
اور جو لوگون کا اپنے پاس آنا اور اس دروازے کا کھول دینا جسکا بند کرنا

اسکے اختیار مین نہین ہے ناپسند کرتا ہے اور جسکو مجبوراً لوگون سے معذرت اور اپنے نفس کی حمایت کرنی پڑتی ہے اس لئے وہ مناسب سمجھتا ہے کہ ان راہون کے دروازے اپنے اوپر بند کردے کسی چیز کی معرفت (شناخت) اور اُسکے علم (دانست) مین فرق یہ ہے کہ معرفت اُس بات کی یاد دلادینی ہے جسکو تم بہول گئے ہو اور اسکا علم تمہارے ذہن مین اس چیز کی ایسی بات کا نقش ہونا ہے جسکا تصور اسکے پیشتر تمکو نہوا تہا۔ سب سے جلد اس خطا سے نقصان پہونچتا ہے جو کشتی مین بادشاہون کی مجلسون مین اور لڑائیون کی کشاکش مین واقع ہوتی ہے ۔جس غلام کی قوت شہوانیہ قوی ہو اسکو نہ خریدو کیونکہ اس کا آقا اور ہے اور نہ غصہ ور کو کیونکہ وہ تمہاری غلامی مین بے چین رہے گا اور نہ زور آور رائے والے کو کیونکہ وہ تمسے چالین چلے گا۔ بلکہ ایسا غلام ڈہونڈہو جو فرمانبرداری مین خوب دل کو مرغوب ۔جسم کا مضبوط ۔ مسرت سے مربوط ۔ اور شرم کا پتلا ہو ۔معقولات کا نقش دشواری سے جمنے کا نام ہٹ دہرمی ہے جسکا سبب یا تو اُس تیزی کی زیادتی ہے جو انسان مین ہوتی ہے یا طبیعت کا بہدا پن ہے اسی لئے وہ رائے کو

نہین مانتا ۔جس چیز کی تمنے تعریف کی ہو اسکی ہرگز مذمت نہ کرو الا سخت تحمل کر لینے اور عمدہ برتاؤ سے کام لینے کے بعد کیونکہ اُسکے بارہ مین تمسے جو زیادتی ہوئی ہے اسکے تم پابند ہو ۔ جاندار کا تخیل جسقدر قوی ہوگا اُسیقدر راے کی پیروی سے اسکے نفع کی اور خواہش کی پیروی سے اسکے ضرر کی قوت زیادہ ہوگی اور یہی وجہ ہے کہ نیک کردار آدمی حیوانون مین افضل اور بد اطوار بدتر ہے ۔ اگر تم کسی کی طبیعت کا پتہ لگانا چاہو تو اس سے مشورہ کر دیکھو بس تمکو اسکے مشورہ سے اسکے انصاف و ظلم اور نیکی و بدی کا حال معلوم ہو جاے گا ۔ اگر کسی اچھے کام کو رسم و رواج کی وجہ سے تمہارا جی چاہے تو جبتک کہ تمہاری عقل اسکا حکم نہ دے اسکو ہرگز نہ کرو کیونکہ رسم و رواج کی پیروی کمینہ پن ہے ۔ خواہش کو باعتبار عقل کے ہم سے جو زیادہ قربت ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم خواہش کو لئے ہوئے پیدا ہوتے ہین اور ہماری عقل تو ہماری پیدایش سے مدت کے بعد کامل ہوتی ہی ۔ اسلئے خواہش کو ہمسے زیادہ تر خصوصیت ہے ۔ عشق جب عقل قوی کی وجہ سے ہوگا تو پایدار ہوگا اور اسمین تغیر نہ آئیگا اور جب جسم کیوجہ سے ہوگا تو صورت و مزاج کے فرق سے اسمین بھی فرق آ جائیگا ۔ بخیل اپنے یہان آئے ہوؤن کو نہین

سے سب کو اپنا بہائی دسرا ہی سمجہتا ہی کیونکہ وہ نہین چاہتا کہ اُن لوگون کے اسکو
بزرگ سمجہنے کے باعث اسکو انکے ساتہہ احسان کرنا پڑے - اور سخی اپنے یہان
آنے والون کا سردار بنجاتا ہے تاکہ انکو اپنے بزرگ سمجہنے کا صلہ دے
جب تیری خوبیون کی لوگون مین تعریف ہونے سے تجہہ مین غرور پیدا
ہو تو اپنی چہپی ہوئی برائیون پر نگاہ ڈال ور تجہے اپنی واقفیت پر جو اپنی ذات کی
نسبت ہو لوگون کی ستایش سے زیادہ وثوق ہونا چاہیئے جب کسی
آدمی نے کسی بہلائی کے وعدہ کو وفا کیا تو اُسنے بخشش و راستی
دونون کی فضیلتین ایک ساتہہ حاصل کین - جو تنہا رہا وہ تنہا مرا - جب
رئیسون مین سے کوئی شخص جسکی نسبت تمکو معلوم ہو کہ وہ تمہاری راے
کا محتاج ہے تمسے مشورہ لے تو اس سے اس طور پر گفتگو شروع کرو
کہ جو بات تمہارے خیال مین آئی ہے اسکو تم اس سے سمجہنا چاہتے
ہو اور اُسکے سامنے اپنا خیال ظاہر کرنے سے تمکو اطمینان ہوگا - اور جس
بات کی اُس کو احتیاج ہے اسکے قبول کرنے مین جسقدر اسکا فائدہ
ہے اُس سے زیادہ اسکے اظہار مین خود تمہارا فائدہ ہے - جب کوئی
رئیس اپنی کسی خطا کا تمسے اظہار و اعتراف کرے تو اُسکے لیے کوئی

عذر ڈہونڈنکالنے کیلئے ذہن کو دوڑاؤ - اور خبردار اسکو سخت و سست نہ کہو اور نہ اُسکی بُرائی کرنے مین اسکی ہان مین ہان ملاؤ بات جب قائل کی نیت کے مطابق ہوتی ہے تب سننے والے کی نیت کو حرکت مین لاتی ہے اور جب اِسکے مخالف ہوتی ہے تو مخاطب کے دل مین نہین بیٹھتی - روزہ قوت غضبیہ کے لئے لگام ہے اور اسکو نفس ناطقہ کی پیروی کے لئے تیار کرتا ہے - جب تمکو کسی کا مودب بنانا منظور ہو تو اسکو خوشحالی کی زندگی سے روکو اور فقیرانہ وضع کی عادتین سکھاؤ کیونکہ جب وہ جسم کی زیب وزینت سے الگ ہوجائیگا تو جان وزبان کی آراستگی کا طالب ہوگا دانشمند کو لازم ہے کہ اپنی جان کا پاسبان بنا رہے اور اپنی بہی خطا کو بہت بڑا اور اپنے ہی صواب کو بہت چھوٹا سمجھے اور اسکو خیال مین نہ لاوے کیونکہ صواب اسکی انسانیت کی شرط مین داخل ہے اور خطا اس خیال کو بدلنے والی ہے جو لوگون کے دلون مین اسکی نسبت بیٹھا ہوا ہے - اگر چاہتے ہو کہ لوگ تمسے محبت کرین تو اُنکے دلون مین جسقدر تمہاری منزلت ہے اُس سے کم درجہ پر اتر آؤ اور کسیکی لغزش کا پردہ فاش نہ کرو کیونکہ آدمی کے دل وحشی ہوتے ہین اور اس سے رام نہین ہوتے

جو اُن سے جھگڑے گو وہ اُن سے سلامت روی مین زیادہ تر ثابت
قدم ہو اپنے جمع کئے ہوئے اصول و نتایج کے سکھانے مین عالم کی نجابت
اُسکے اُسیقدر پر قانع رہنے اور زیادہ کی تلاش سے رُکجانے کا باعث ہو گی اور
اُنکے بتانے مین اُسکی سخاوت دوسرے اعلی علم کی جستجو کا ذریعہ ہو گی۔
ابانت (فصاحت) و بلاغت مین فرق یہ ہے کہ ابانت موجود ہی کے
لئے خاص ہے اور بلاغت موجود و مفروض دونون کے لئے۔ جو شخص
کوئی شریعت لاتا ہے وہ عالم بالا کی سعادت لاتا ہے اس لئے جو
سعادت کا مخالف ہو وہ مجسم نحوست ہے۔ دنیا کے طالب وہ نہین ہین
جو اُس سے جان بچانے بھر لیتے ہین اسکے طالب تو وہی ہین جو
اُسکے ذلیل مال کو روک رکھتے ہین۔ دنیا کا طالب بحری مسافر جیسا ہے
کہ اگر بچا رہا تو خطرہ مین پڑنے والا کہلایا اور ہلاک ہوا تو بوالہوس۔ دنیا کی
محبت کانون کو حکمت سے بہرا اور دلون کو نور بصیرت سے اندہا بنا
دیتی ہے۔ موت جب عالم مشقت سے عالم راحت اور عالم فنا سے
عالم بقا کی طرف جانا ہو تو اسکی فضیلت کا کیا کہنا ہے۔ سکوت مین سلامتی
اور گفتگو پشیمانی ہے۔ چار چیزین اگر ہوتین تو آدمی کے کام ضرور درست

ہوتے کہری نادانی - جہوٹی امید - رنجدہ حرص - اور دور از کار خواہش - نا معلوم عمر والے کو ہمیشہ مغموم رہنا زیبا ہے - ہوشیار آدمی کو چاہیئے کہ جس چیز کو حاصل کرنا چاہیے اُس کے لئے وہ سب سامان مہیا کرے جو عقل کی رو سے اُسکے طلب کیلیئے ضروری ہون - اور اپنی کوشش سے باہر کے اسباب پر تکیہ نہ کرے جنکی طرف امید و عادت لیجاہیئن کیونکہ یہ چیزین اسکی بس کی نہین ہین یہ تو اتفاق پر موقوف ہین جنپر بہروسہ کرنا خلاف احتیاط ہے - جو ذلیل کے سایہ مین بیٹہے گا انصاف در سے نیچے گا اور ستمگر کے الزام کے مقابلہ مین اُسکا عذر قایم رہے گا اور جو چاپلوسی کی ظل حمایت مین آئے گا وہ مختلف طبیعتون کے لحاظ سے جگہین بدلتے اور پلٹے کہاتے رہنے کے باعث اُٹہاؤ چولہا بنا رہیگا اور لوگون مین مکار سمجہا جائے گا - لالچ اس کا نام ہے کہ جسمین یہ ہو وہ کسی چیز مین عقل کے حصہ سے پہلے لذت کے حصہ کی طرف سبقت کرے - حسینون کے گانے مین خوشی کی محرک خواہش ہوتی ہے اور بدصورتون کے گانے خواہش کی محرک خوشی - جب کسی جگہہ عمارت کی نیو ڈالو اور اُسکے استحکام مین مبالغہ کرو تو اسکو نہ بہولو کہ اسمین سارے

عالم کا حصہ ہے ورنہ وہ ایسے پہلو سے تمکو تردد مین ڈالے گی کہ تمکو
خبر نہوگی - چونکہ عالم ترکیب (دنیا) کی نعمتین ایک حالت پر نہین رہتین
اور اُنمین خلل پڑنا لابدی ہے اس لیئے دانشمندون نے خیرات کو بناء
بنایا اور اسکو مجبور بے بال و پر مسنون کا حصہ قرار دیا اور اُسکے دینے مین
عجلت کو راہ دی اسلیئے جو کام انکے درست ہوئے خوب ہی درست ہوے
افلاس ایک بیماری ہے جو بدن کی سوجن اور پھوڑے کی طرح لوگون
کے ایک طبقہ مین پیدا ہوتی ہے پھر اُس طبقہ والے اگر اسکا تدارک
کر کے اپنے بیمار اعضا سے اسکو دور کرتے ہین تو اُنکا طبقہ بچتا ہے
اور اس سے غفلت کرتے ہین تو دوسرے اعضا پر اُسکا اثر پہونچتا اور اُس
طبقہ کو خراب کر کے رہتا ہے - کسی چیز پر مسرت اُسپر بھروسے کے
انداز سے ہوتی ہے درگذر کے بعد گناہ پر ملامت کرنی احسان کو عیب
لگانا ہے ملامت تو جرم بخشی کے قبل ہی ہوتی ہے - غصہ اُس بُرے
پیرو جیسا ہے جو پہلے تمکو تمہاری مصلحت کے لیئے اُبھارتا ہے اور جب
تم اُسکی سن لیتے ہو تو تمکو اپنی مصلحت کے لیئے بہکاتا ہے - آدمی کی تین
قسمین ہین نیک بد اور ذلیل - نیک وہی ہے کہ اگر اُس سے قرضہ واپس

مانگو تو تم سے رُکجاے اور تمہارا ذکر بدی سے نہ کرے اور تمنے پہلے اُسکے ساتھہ کوئی احسان کیا ہو تو اُس سے ناواقف نبجاے - بد وہ ہے جو تمسے رُک جاے اور تمہارے عیوب کے بیان مین زبان دراز کرے اور بسا اوقات تمپر بہتان باندہے اور ذلیل وہ ہے جو تمسے نہ رُکے اور ہمیشہ گڑگڑا کر تمسے معافی کا خواستگار رہے اور اُسکی دوستی تمہارے معاملات کی پائداری اور حالات کی درستی سے وابستہ ہو اسلئے جب یہ حالتین بدلینگی وہ اپنی محبت کے ساتھہ رخصت ہو گا - جو مصیبت تمپر آئے اگر وہ تمہاری بساط سے بڑہکر ہو تو اُس سے مدد چاہو جو اس مصیبت کی علت سے برتر ہے اور اُس غمزدہ کیطرح گڑگڑاو جسکو اُسکا کوئی ہمسر نہ ملے جس سے وہ سوال کرتا ہے - پس جسقدر اسکے ساتھہ تمہارا خلوص ہو گا اُسیقدر تمکو مصیبت سے چھٹکارا ملے گا - علۃ العلل سارے عالم کے نظام کو تھامے ہوے ہے اور اسی سے اسکی بنیاد ہے - شریعت اسکی طاعت ہے جو عالم پر حکمران ہے اور جو چیز اجمال و تفصیل کے ساتھہ مصلح ہے اُسمین اسکی فرمانبرداری ہے - حلاوت فضائل کی انتہا مین ہے اور رذائل کی ابتدا مین چغلی سے زیادہ چغلخور کو جھوٹے سے

قربت ہے۔

کبھی جاہل کو یہ وہم گذرتا ہے کہ چغلی کہانی ہی نصیحت ہے لیکن ایسا نہین ہے کیونکہ نصیحت اُس کا نام ہے کہ جو شخص کسی امر کو تمہارے سپرد کرے اُسکے بارہ مین اسوقت کہ حق کا تقاضا ہو اُس شخص کو سچی بات کی اطلاع دیدو اور چغلی کہانی یہ ہے کہ کسی شخص سے تم ایسے امر کے بارہ مین سچ بات کہدو جسکی تہمت اسکے ماتحتون مین سے کسی نے اسپر دہری ہو اور تمہاری نیت ماتحت کو نقصان اور بالادست کو نفع پہونچانے کی ہو نہ کہ اُس شخص کو نصیحت کرنے کی۔ سست عقل والا وہ ہے جو لفظ کی صورت پر غصہ کرے اور درست عقل والا وہ ہے جو لفظ کی حقیقت اور فعل پر اور غصہ بہی اُسی انداز سے کرے جو اسکو غیر مستحق پر مہربانی کرنے سے باز رکہے۔ اکثر اوقات جو بیماری کہ ظاہری سبب سے ہوتی ہے اس مین اس بیماری سے کم اندیشہ ہوتا ہے جسکا سبب معلوم نہ ہو انسان کے جسم کے مسامات سب کے سب حالت بیداری مین پہوٹن کے کہلنے سے کہل جاتے ہین اور حالت خواب مین انکے بند ہونے سے بند ہو جاتے ہین۔ جو کم سنی مین شہوت و غضب کے اطاعت کرے گا

اسیر بڑہاپے مین بدن کی کمزوری جو لذت کی پیروی سے لاحق ہوتی
ہے بہت شاق گزرینگے اور جو کم عمری مین قوت فکریہ کی اطاعت کریگا
اور علم و معرفت کی رہنمائی پر چلیگا اسپر جوانی کا زمانہ سخت گزرے گا اور
جو قوتین اسکو لذتون کی ترغیب دینگی ان سے لڑائیان لڑنی پڑینگی
مگر بڑہاپے مین آرام سے رہے گا - کبھی آدمی کو زندگی مین ایسے سامان
بہم پہونچ جاتے ہین کہ مرنے کے بعد نجات حاصل کرنے کے لیے عمل
کرے - کیا تم نہین دیکھتے کہ جو لوگ کہ موت سے پہلے غذا مین کمی کرتے
ہین اور جسم کو سُبک بناتے ہین وہ جسم کو بہت دیر پا کر لیتے ہین اور اسیطرح
جب فضیلتون کو اختیار کرتے اور کمینہ خصلتون سے بالاتر ہو جاتے ہین
تو شہوت و غضب کو ان سے زیادہ تعلق نہین رہتا اور نفس ناطقہ آرام
پاتا اور نجات سے روکا نہین جاتا ہے - اس بات کے کہ نفس ناطقہ
جسم سے جدا ہونے کے بعد موجود رہتا ہے ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ
تم دیکھتے ہو کہ مرنے کے بعد جسم بہت دنون تک باقی رہتا ہے حالانکہ وہ
ذی حیات کے دو جزون مین سے ادنی جز ہے اور یہ ہو نہین سکتا
کہ جو افسر ہے اسکی بقا اس سے کم ہو جسکا وہ افسر ہے - آپنے کسی جمع

کئیے ہوئے مال کی حفاظت مین جوکہ تمہاری ذات سے باہر ہے اپنی
عقلی قوی مین سے کسی قوت کو ہرگز صرف نہ کرو ورنہ دور کی چیز کے درستی
نزدیک کی چیز سے کرنے والے اور مشترک کے لیئے خاص کے بیچنے والے
ٹھیروگے کیونکہ مال جو تمسے باہر ہے اسکی ملکیت مین نزاع ہوسکتی ہے
اور تمکو چہوڑ کر تمسے زیادہ زوروالے کے پاس جاسکتا ہے اور قوت ایسی
نہین ہے وہ تو اکیلی تمہاری ہے اور تمہاری ملکیت مین رہنے سے گہراتی
نہین ہے۔ علتہ العلل تک کسی برہان (دلیل قطعی) کا ہاتہ نہین پہونچتا
برہان تو اشیاء جزئی ہی پر چسپان ہوتی ہے کیونکہ برہان جزئی ہی کو اسکے
کلیہ سے ملاتی ہے۔ عقل کی بساط سے باہر ہے کہ جو چیز اس سے
بالاتر ہے اسکو جان سکے البتہ اُس جہت سے اسکو علم ہوسکتا ہے جس سے
انسان کو علم ہوا کہ اسمین عقل موجود ہے۔ آدمی کا نفس اُسکی طبیعت پر
غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور ان دو مین سے کسی کو بہی اپنے حق پر
ٹھیرنا نہین آتا مگر عقل کے ذریعہ سے۔ اور نفس قندیل کی بتی کے مشابہ
ہے اور طبیعت اسکی تیل کے مانند ہے اِس لئے جب ایک کی قوت
دوسرے سے بڑہجائیگی تو نظام بگڑ جائیگا۔

جس حالت مین دین کی احتیاج ہوتی ہے اسکے اعتبار سے اور حالت
مین اکثر اوقات اسمین زیادہ تر رنج وبلا کا سامنا ہوتا ہے کیونکہ احتیاج کے
زمانہ مین حفاظت غایت درجہ کے اخلاق کے ساتھہ لوٹ آتی ہے اور
دیندار کے ساتھہ نرمی برتی جاتی ہے اور اسکے خلاف مین کوئی تدبیر کارگر نہین
ہوتی اور اسکو صرف وہی شخص محال جانیگا جسکے نزدیک نفس کم قدر ہے
اور جسکے لئے مصیبت کو دفع کرنے مین مکر وحیلہ آسان ہے - حاکم
جب خوشحال ہوگا تو اُسکا میلان دائن کی طرف ہوگا اور جب بدحال ہوگا
تو مدیون کی جانب - عمدہ ترین سخی وہ ہے جو اپنی احتیاج کا مالک ہو
اور احتیاج مین اپنی کسی فضیلت کو ہاتھہ سے ندے اور بدترین بخیل وہ
ہے جو ایسی چیز نہ دے جو دوسرے کو بس کرتے ہو اور اسکو اُس سے
فائدہ نہ پہونچتا ہو - کم عمر بچون کو سوچنے کی قوت کے زمانہ سے پہلے چیزون
کی خاصیتین - اُن کے میلان طبعی اور ان کی باہمی نسبتین یاد کرنے مین
لگانا چاہیئے ورنہ وہ بمقابلہ دلیل قایم کرنے کے معارضہ پیش کرنے مین
زیادہ تر قوی ہوجاینگے - تمہارا مقابل جبتک مناظرہ کے اصول پر چلے
تم اس سے گفتگو کرو اور جب ان سے الگ ہوجاے تو اپنی جگہہ پر ثابت

قدم رہو کیونکہ وہ تمپر ایسا اعتراض نہ کرے گا جس سے تمہارے قول
مین خلل واقع ہو۔ انسان اور اسکی حالت کا تمام عمر مین بدلتے رہنا نیست
سے ہست ہونیوالی چیز کے مشابہ ہے کیونکہ وہ پست ترین حالت سے
شروع کرتا بعدہ تہوڑا تہوڑا ترقی کرتا جاتا یہانتک کہ اپنی انتہا کو پہونچ جاتا
ہے پہر جیسا بڑہتا ہے ویسا ہی گھٹتا ہے یہانتک کہ بدایت پر لوٹ
آتا ہے۔ قوت شہوانیہ سے قوت غضبیہ زیادہ تر وسیع ہے کیونکہ اسمین
بہت ترکیبین ہین۔ اور یہی وجہ ہے کہ قوت شہوانیہ سے قوت غضبیہ
اخلاق کی زیادہ ترمعین ہے۔ ننگ و عار مین سب سے اچھی بات لوگون
کے عیوب سے بالاتری اور احتیاج سے زیادہ کے لئے ترک فروتنی ہے
اس امر کی کہ قوت ناطقہ زمانہ آیندہ کی بہت سی باتون کو جانتی ہے۔
ایک دلیل یہ بہی ہے کہ ہم بعض وقت دیکھتے ہین کہ جو آدمی بحری سفر
سے ڈرتا ہے وہ دریا ہی مین ڈوب کر مرتا ہے یا کسی اور چیز سے خوف
کہاتا ہے اور اسی سے اسکی موت واقع ہوتی ہے۔ اس سے یہ بات
معلوم ہوتی ہے کہ نفس ناطقہ مین کوئی چیز ایسی ہے جو اسپر آنے والی
مصیبت کو دیکھتی ہے اور کبہی موت دوسری مصیبتون کیطرف تجاوز بہی

کرجاتی ہے اور علی ہذا آدمی ایسے شخص سے دشمنی رکھتا ہے جسنے
اسکا کوئی گناہ نہین کیا ہے اور نہ اسکے اور نہ اُس شخص کے درمیان
شباہت مین ایسی دوری ہوتی ہے چنانچہ اس شخص کے ہاتہہ سے اسکو
ضرر پہونچتا ہے اور اسیطرح کسی ایسے شخص سے محبت کرتا ہے جس سے
اسکو کوئی مناسبت نہین ہوتی اور اس شخص سے اسکو فائدہ پہونچتا ہے
بُرون کے دلون کی ترتیب ہی خراب ہوتی ہے کیونکہ وہ اچھی بات کو
ہیر پھیر کر اسپر لاتے ہین کہ وہ بُرائی کرنے کی آڑ ہے اور جسقدر کہ بدفہمی سے
اُنکا خسارہ ہوتا ہے اسقدر حسن احتیاط سے انکو فائدہ نہین ہوتا بخیلون
کے لئے بہت بڑے گناہ کا بخشدینا چھوٹے سے احسان کا معاوضہ
دینے سے زیادہ تر آسان ہے ۔ شریف آدمی رئیس کے تخلیہ مین
اپنے ذاتی فائدہ پر تمہارے فائدہ کو مقدم رکھے گا اور اس نے جو تم سے
وعدہ کیا ہے اُسکا ذکر اُس سے کرے گا اور کمینہ اسکا فائدہ اپنی ہی
ذات کو پہونچا ئیگا ۔

عالم کو چاہئیے کہ جاہل کیطرف مدارات کے ساتھہ بڑھے اس سے وہ بزرگی
کے علاوہ اسکی محبت بھی حاصل کرے گا ۔ ہر صاحب فضیلت کا ایک

دشمن ہوا کرتا ہے جسکی دشمنی ہیوجہ ہوتی ہے ایسے شخص کو اسکا ذکر خیر اور اسکی
ستایش بُری معلوم ہوتی ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ایسی باتون کی اشاعت
وشہرت اسکی ذلت ومنقصت ہے۔ شریر عالم کو اپنے سے آگے کے
عالمون پر طعن کرنے سے خوشی ہوتی ہے اور انکی بقا بُری لگتی ہے
کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ اُس علم مین صرف وہی مشہور ہو اس لیئے کہ
اُسپر ریاست وغلبہ کی خواہش غالب ہے اور نیک نفس عالم کو اپنے
طبقہ کے ایک شخص کے بھی اُٹھہ جانے سے رنج ہوتا ہے اسلیئے کہ یہ علم
کو ترقی دینے اور اپنے علم کو مذاکرہ کے ذریعہ سے زندہ رکھنے کا خواہشمند
ہوتا ہے۔ اپنا دل اپنی عقل کے سوا کسی کو نہ بخشو ورنہ بُرے کو اسکا
مالک بناؤگے اُس کے وقت کو خاک مین ملاؤگے اور اسمین ایسی بُری
عادت آجانے کے باعث ہوگی جو اسکو رذیل بناوے گی۔ عالم کون و
فساد (بننے اور بگڑنے کا عالم یعنی دنیا) کو ایک ایسی کھوہ سے تشبیہ
دی جا سکتی ہے جو خاک مین چھپی ہو اور ہوا سے دور ہو اور اسکے اوپر
کی طرف ایک روزن ہو جس سے کچھہ تھوڑی سی روشنی اسکے اندر جاتی
ہو اس لیئے جو چیز روزن کے قریب ہو وہ دور کی چیز سے زیادہ روشن ہو

اور اسمین کچہہ ایسے لوگ آبسمین خرید و فروخت کرتے اور مل جل کر رہتے
ہون جو اسکی تاریکی سے مانوس ہو چکے ہون اور اپنے دامون کی پرکہہ
کے لئے ایسی کسوٹیون سے کام لیتے ہون جنمین سے اکثر ٹھیک نہون —
پس اس کہوہ کے رہنے والون مین سے ایک کے دل مین روشنی
کے موقع تک پہونچنے اور جہان سے روشنی آتی ہے اُسکی ٹوہ لینے کی
اُمنگ پیدا ہوئی چنانچہ وہ بلندیون پر چڑہا اور برابر ہر قسم کی مصیبتین جہیلتا
چلا گیا یہانتک کہ روشندان سے نزدیک ہو گیا گو اسقدر قریب نہ پہونچا
کہ اُسکو ہاتہہ لگا سکے لیکن اسکے سامنے پوری روشنی ہو گئی اور اُسکے
ساتہہ کچہہ وہ روپے اور اشرفیان بہی تہین جنکو کہوہ والے کہری اور خالص
بتاتے تہے اور جو اُن کے یہان بے بٹہ کے چلتین تہین چنانچہ
اُسنے اپنی انتہائی رسائی پر پہونچکر انکو غور سے دیکہا تو ان مین سے کچہہ کہری
معلوم ہوئین اور کچہہ کہوٹی اس لئے اسنے کہرے کہوٹے مین تمیز کر لی
اور اُتر کر کہوہ مین آیا اور جو اسکے نزدیک کہرے دام تہے انکو کہوہ کے
صرافون کے سامنے پیش کیا اور انہون نے اُنکے کہرے ہونے کو
تسلیم کیا بعدۂ اُسنے انکو نکالا جنکو کہوٹے جانکر اسنے الگ کر لیا تہا او

اُنکی نسبت پوچھا تو وہ اُسکے سامنے جاہل ثابت ہوئے اور کہنے لگے
کہ پہلے دامون اور انمین کچھہ بھی فرق نہین ہے اسپر وہ ہنسنے لگا اور کہا
کہ مجھے تو اسکے کھوٹے ہونے مین ذرا بھی شک نہین ہے صرافون نے
اُس سے کہا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے اور تمھارے پاس اسکی کیا دلیل ہے؟
اُسنے کہا کہ مین نے انکو روشنی مین دیکھا ہے اور ہاتھہ سے اُس روشنی
کی طرف اشارہ کیا - اُسکا یہ کہنا کھوہ کے رہنے والون کو گران گذرا اور
اُنہون نے اسکی تردید شروع کی اور ایک گروہ نے اسکو جھٹلایا اور اُس
سے تکرار کی اور روشنی کیطرف چلنا شروع کیا مگر انمین سے بعض پر
اُدہر جانا دشوار گذرا اس لئے وہ واپس آئے اور بعض اُسکے ساتھہ اُس
مقام کیطرف چلے اور اُسکو سچا سمجھنے لگے - اس طور پر اُس شخص سے
سروکار رکھنے کی حیثیت سے لوگون کی تین ٹولیان ہوگیئن -
ایک تو اُن لوگون کی جنہون نے تابدان کے قریب پہونچنے والون
کی بات پر غور نہ کیا اور اپنے سلف کی روش پر قایم رہے اور اُن سکون
مین سے کسی کی نسبت شک نہ کیا اور یہ تقلید والے ہین کہ جو کچھہ انکو
کہدیا جاتا ہے اسپر جمے رہتے ہین دوسری ایسے لوگون کی جو تابدان

کے پاس پہونچنے والون سے جھگڑتے ہین اور یہ اصحاب جدل ہین
جو ریاضت مین سُست اور بحث و تکرار مین چست ہین اور تیسری ایسی
شخصون کی جنہون نے اِس شخص کے ساتہ جو کچہہ مشاہدہ کیا اُسکی وجہ
سے اُسکی موافقت کی اور یہ عقل کے پیرو ہین جنہون نے مقدمات
و نتایج کے ذریعہ سے ترقی کی اور معقولات کی جستجو مین سب کو خیرباد
کہی اور جنپر حقایق کی تلاش و تفتیش گران نہ گذری - عیب دار چاہتے
ہین کہ لوگون کے عیوب اُنکے سامنے بیان کئے جائین اور اُنکے
بیان کرنیوالے جو حاشیے اُسپر چڑہاتے ہین اُنکو بہی وہ سچ سمجہتے ہین
تاکہ اُنکو اپنے عیبون کے لئے بہت وسیع عذر ہاتہہ آئے - شریرون
کو ایسے علوم نہ سکہائے جائین جنسے نفس کے قوت و حسن
تصرف مین زیادتی ہوتی ہے اور اُنکو صرف ایسی ہی ریاضتون مین
رکہا جائے جو نفس کے جوش کو ٹھنڈا کرتی اور جوان سے چہوٹ جائے
اسمین اعتدال پیدا کرتی ہین کیونکہ ایسے علوم کے سوا اور علوم اگر اشراف
کے علاوہ اشرار کو بہی سکہائے جائینگے تو بچہون کے لئے
بازو مہیا کئے جائینگے جو اورون کو ایذا پہونچانے اور آپ کو بچا لینے مین

اُنکے معین ہونگے۔

جب رئیس پر نصیحت گران گذرے۔ وہ ناصح کی بات کو نہ ماننے پر اصرار کرے۔ ممکن کو جھٹلائے توکل وتفویض اختیار کرے۔ اور دشمنون کی کوششون کو حقیر سمجھے تو اُس سے چھٹکارے کی فکر کرو۔

عاقل کو چاہیئے کہ اپنی احتیاط کا رخ بدون کی طرف رکھے اور اطمینان کا نیکون کی طرف۔ جب کسی شخص مین دو باتین مجتمع ہون یعنی راے مین تمسے بڑہکر اور امانت مین پورا ہو تو وہ اس لایق ہے کہ تم اسکی تقلید کرو اور اُسکی بات مانو۔ بناوٹ کرنیوالے کی جب باگ ڈھیلی کردوگے اُسکی کمزوری اور سستی ظاہر ہوگی اور خلقی نیک چلنی کی قوت وچستی عیان ہوگی۔ جب رئیس اپنے ماتحتون سے نفاق برتے گا تو اپنی راہ مین کانٹے بوئیگا اسکے ظاہری بشرہ پر کوئی اعتبار نہ کرے گا اور اسکی نیکیان ضایع ہوجائینگی۔

شریف کے خصائل مین سے ہے کہ اپنے مافوق کی رضاجوئی مین جسقدر تکلیفین برداشت کرے اس سے زیادہ اپنی ماتحت کی نیک خواہی مین اور اپنے سے قوی کی جسقدر باتین برداشت کرے اس سے زیادہ

اپنے سے ضعیف کی ۔ سب سے جلد جن چیزون سے جان گھل جاتی ہے وہ یہ ہین ۔ غصہ بیکار ہیجانا ۔ عادتون کا قائم رہنا ۔ نصیحت کا مُنہ پر مارنا اور خوش تقدیر لوگون کا عقلا پر ہنسنا ۔ عاقل کو لازم ہے کہ جس حال مین ہو اس سے زیادہ ہی کے لئے کسب کرے اور اسی کی نوکری کرے جسکے اخلاق اس سے ملتے جلتے ہون ۔ جب تم کسی رئیس کے نوکری کرو تو اُسکو دیکھہ لو کہ اسکو کس بات کی احتیاج ہے کیونکہ جس کام پر تمکو کوئی مامور کرے اسمین وہ تمسے کم ہوگا یا زیادہ ۔ جو تم سے کم ہے اسکو اسکی احتیاج ہے کہ تم اسکی ذمہ داری کو اپنے سر لے لو اور اُسکے کسی کام کو غور و تامل کئے بغیر نہ چھوڑو اور جو تم سے زیادہ ہے اُسکے لئے لازم ہے کہ جو کام تم کرو اسکی مقدار سے اسکو مطلع کرتے رہو اور جو کچھہ اُسکے سامنے پیش کرو اسکا ثبوت محفوظ رکھو کیونکہ وہ تمکو اپنی طرف سے صرف نگران مقرر کرتا ہے بے اطمینان زمانون مین کامون کو پورے شرایط کے ساتھہ اور عدل کے مطابق انجام دو ورنہ تمہاری کوشش رایگان جانے گی اور جس امر کے لئے تم مصیبت جھیلو گے اسمین تمہاری بدنامی ہوگی بلکہ تاوقتیکہ تمہاری مروت تمہارے دین اور تمہارے اخلاق مین خلل نہ واقع ہو تمکو زمانہ کی طبیعت

کے مطابق کام کرنا چاہیے مگر جب ان تینون چیزون پر آنچ آئے تو انکے
بچانے کے لیے مال کی پروا نہ کرو ورنہ جسقدر تمکو مال مین نفع ہوگا اُس سے
زیادہ تمہاری جان کا خسارہ ہوگا۔

بخل چار ہی چیزون مین اچھا ہے۔ دین۔ حرم۔ زمانہ زندگی۔ اور جنگ
کرنے مین جسنے اپنی نسبی شرافت مین اپنی ذاتی شرافت بہی ملائی
اسنے اپنے ذمہ کا حق ادا کیا اور دلیل کے ساتھ فضیلت کا دعوے
کیا اور جسنے اپنی ذات سے غفلت اور اپنے باپ دادون کی شرافت
پر قناعت کی اسنے اپنے بزرگون سے بدسلوکی کی اور اسکو حق نہ رہا کہ
اُنکی وجہ سے اورون پر مقدم سمجھا جاسے۔ جسکی ہمت تمہاری ہمت
سے پست اور جسکی حرص تمہاری حرص سے زیادہ اور جسکی چالین تمہاری
چالون سے بڑہی ہوئی ہون اسکی طرف راغب نہ ہو۔ اگر تم ایسے
شخص کی نوکری کرو جو کسی بات مین تمسے بڑہا ہوا ہو تو اس امر مین اُسکے
سامنے اسقدر بے عیبی وعدہ پابندی اوقات کا ثبوت دو کہ اسکی فوقیت
کی مکافات ہوجائے۔ اور اگر ایسے شخص کی ملازمت مین رہو جس سے
تم بڑہے ہوئے ہو تو اسکی محنت کا پورا معاوضہ دو اور اسکا بہت کچہہ فائدہ بہی

کردو - علم کی نسبت صرف اُسیکی طرف ہوتی ہے جو غلبہ کی قدرت رکھتا ہے - ستایش و نکوہش صرف اُسیکی ہونی چاہیے جسکو بھلے اور بُرے فعل پر وثوق ہو -
حاکم کو لازم ہے کہ سزاؤن مین نرمی برتے اور مجرمین سے درشتی کے ساتھ پیش نہ آئے کیونکہ اگر یہ نہوتے تو اسکو انکا حاکم بننا کہان نصیب ہوتا -
بوڑھے کے لیئے عیب ہے کہ امید کا غلام بنا رہے اور اسکی جو خواہش کمزور ہو گئی ہے اسکا خیال کرے اور اسکے لیئے ہنر ہے کہ اپنے ذکر باقی رکھنے کی فکر کرے نوجوانون کو ایسے باتون سے بچاے جنکے فوری فائدے اُنکو فریفتہ کرین اور انجام کار اپنی بُرائی کے ورطہ ہلاکت مین ڈالین اور اسکی سخت کوشش کرے کہ اپنے اعضا کے الگ الگ ہو جانے سے بیشتر ہر بُری بات کے مقابل مین جو اُس سے سرزد ہوئی ہو کسی اچھی بات کا نقشہ جما جاے - جو غذائین کہانے والے کے موافق ہوتی ہین وہ ایسی خوش مزہ معلوم دیتی ہین اور جو طبیعت کے مخالف ہوتی ہین انکو کہانے والا خوش ذائقہ معلوم دیتا ہے - اگر تم مال کے طالب ہو تو اس کا حال سنتے رہنے سے اسکے حاصل کرنے مین

زیادہ زمانہ صرف کرو اور اگر علم کے جویان ہو تو اسکے جمع کرنے سے اسکی
مشق اور اُسمین غور وفکر کرنے مین زیادہ وقت لگاؤ - علم ومال کا چور ان سے
منتفع نہین ہوتا اور نہ ان مین حیلہ کرنے والا - کیونکہ یہ دونون کمینہ خصلتین
صرف اسی نفس مین ہوتی ہین جسکی ترتیب بُری اور نظام بگڑا ہوا ہوتا ہے
اس لیئے اسکے قبضہ کی چیز نہ پاکیزہ ہوگی اور نہ عمدہ پہل لائے گی - تمہاری
کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ طالب علم کے لئے کسی چیز کے علم کو آسان
کردو اور اس مشقت کے بغیر جو اُسے اُٹہانی پڑتی اسکو علم تک پہونچادو
کیونکہ اس سے علم کی نگہداشت تو ہوگی لیکن اسکی پاکیزگی خاک مین ملجائیگی
بلکہ اسکو بقدر استعداد تہوڑا تہوڑا اسکہاؤ اور اسکو اسپر خوب غور وخوض کرنے
کا موقع دو اور صواب کے رستون پر اسکو ثابت قدم بناؤ پس جب اسمین
جہل صاف نظر آنے لگے تب اُسپر علم کا دروازہ کہول دو - بوڑہون مین
سے جو شخص کمزوری کے باعث کام نہ دیسکے اسکی بہلائی سے ناامید
نہونا چاہیئے جب تک کہ اُن تجربون کا حال نہ کُھلے جو اسکو حاصل ہین -
پس اگر وہ تجربون سے مالامال ہے تو اسکی ضرورت باقی ہے اور اگر تہیدست
ہے تو اُسکی جانب رغبت کا خاتمہ ہو چکا ہے - کسی واقعہ مین اگر کوئی مشورہ

کی ضرورت ہو تو آزمایش کے طور پر پہلے اسکو جوانون سے کہو اور آخر
مین عمدہ جانچ پرتال کے لئے بوڑہون کی طرف رجوع کرو۔ جس شخص کی
وقفیت تمہارے ہم پلہ ہو اسکی راے تمہارے حق مین خود تمہاری راے
سے بہتر ہوگی کیونکہ وہ تمہاری نفسانیت سے خالی ہے۔ حاکم کو محکوم
سے سب سے زیادہ قریب کرنے والی چیز رحمت ہے اور محکوم کے لئے حاکم
کی تقرب کا سب سے بڑا ذریعہ اطاعت ہے۔ جو شخص تمہارے پاس آئے
اسکا کہنا ایسے امر مین ہرگز نہ مانو جس سے تمہاری مروت مین فرق آئے
اور تم خطرہ مین پڑو اور اس کے سوا اور باتون مین اسکی مدد کرو۔ ایسے شخص
کی نافرمانی مین ہرگز کسی کا کہنا نہ مانو جو کہنے والے سے بڑہکر تمپر قدرت
رکھتا ہو ورنہ تم جسقدر دوستی کرنی چاہوگے اُس سے زیادہ بُرائی کا نشانہ
بنوگے مصیبتون پر صبر کرلینا اس سے زیادہ آسان ہے کہ گھبراہٹ کی
باگ چھوڑ دیجائے اور اسکی ہلاک کرنیوالی چالین اختیار کیجائین۔ جسنے
اپنے نفس کو محکوم بنایا نفس کے سب ماتحتون نے اسکی اطاعت
کی طب کی ابتدا بیمار کو اپنے آپ سے پرچانا اور استقلال کے ساتھہ
بیماری کے اغراض سے اسکے اسباب کا پتہ لگانا اور جو دوائین اور

تدبیرین کہ بیمار کے لئے آسان ہون انکا اختیار کرنا ہے - رئیس نے جب سرکشی کی تو اس نے فرصت کو ضایع کیا - تدبیر سے دوری اختیار کی - بچاو کو عار سمجھا اور یہ گمان کیا کہ مین تنہا کافی ہون اور جہان یہ حماقت سمائی اور اسکو شکار کرنیوالا پہونچا اور اسنے دیکھہ لیا کہ وہ ذلیل و رسوا اور بے فوج و سپاہ یکہ و تنہا ہے - انسان کی مثال اپنی کوشش مین تیرنے والے کی ہے کہ ادبار کے وقت بہاو کے مقابلہ مین ہاتہہ پانون مارتا ہے اور اقبال کے وقت اسکے ساتہہ ساتہہ -

بہترین عالم وہ ہے جو جاہل کو اس لڑکے کی طرح سمجھے جو باعتبار خشونت و سختی کے رحمت و نرمی کا زیادہ تر مستحق ہے اور جو کمی و فروگذاشت اُس سے واقع ہو اسمین جاہل کو معذور سمجھے اور اسکی رہنمائی و درستی مین تکلیف برداشت کرنے سے جی چُرانے مین اپنے آپ کو معذور نہ سمجھے اس لئے کہ علم کا عمدہ ترین ثمرہ اپنے سے نیچے درجہ والون کو درشت کرنا ہے انسان کی بے بسی کی دلیل یہ ہے کہ اکثر اسکو ایسی جگہہ سے نفع پہونچتا ہے جسکا اسکو گمان تک نہین ہوتا اور ایسے مقام سے ضرر پہونچتا ہے جہان سے اسکی امید نہین ہوتی - عقل کو نفسانی خواہش پر یہ بزرگی حاصل ہے

کہ عقل تمکو زمانے کا مالک اور خواہش اسکا غلام بنا دیتی ہے۔ جبکا نفس
جہوٹی طمع اختیار کرتا ہے اسکو سچی طبیعت جہوٹا سمجھتی ہے۔ شریف پر جسقدر
بوجھ لادوگے وہ سب اُٹھاے گا اور اسکو وہ اپنی عزت کی زیادتی سمجھے گا
لیکن اگر اسکی آزادی مین ذراسی بہی کمی چاہوگے تو وہ اسکو جایز نہ رکہے گا
اور نہ مانے گا۔ جس نے نیکوکار کی خدمت کی اسکو امور طبعیہ نے ذلیل
نہین کیا۔
آدمی کو بدگمانی سے صرف اُسیوقت کام لینا چاہیے جس وقت عقل
کام نہ دے سکے۔ عقل تمکو آغاز ہی مین انجام بتا دیتی ہے۔ برائی کی صورت
جب حرکت مین آتی اور ظہور پذیر نہین ہوتی تو گہبراہٹ پیدا کرتی اور جب
ظاہر ہوتی ہے تو رنج اسکا نتیجہ ہوتا ہے اور بہلائی کی صورت جب جنبش
کرتی اور جلوہ گر نہین ہوتی تو اس سے خوشی کا ظہور ہوتا ہے اور جب جلوہ افروز
ہوتی ہے تو لذت اسکا ثمرہ ہوتا ہے۔ آنسان کی آرایشین تین ہین۔
بردباری۔ محبت اور آزادی۔ فیاض کا احسان نہ کرنا اور تہارا حق عطا
کرنے کے ساتھ عزت کے ساتھ پیش آنا سخی کے خفیف و ذلیل کر کے
بلا حق دینے سے کہین بہتر ہے۔ شریف کو لازم ہے کہ وہم و حرص سے

اپنی مروت کو بچاے - عزت دار دل وہی ہے جو مفلسی کے سبب سے
ذلت نہ اُٹھاے - بہترین بادشاہ وہ ہے جسکا ذکر انصاف کے ساتھہ
باقی رہے اور اسکے بعد والے اسکے فضائل کو دلپسند سمجھین - بادشاہ کی
موت اس عالم کے خواص کے دلون مین زہد کی تحریک پیدا کرتی اور عوام
کو عبرت دلاتی ہے - چیزون کی فضیلت کو پہچانو تو تمکو اپنی فضیلت معلوم
ہوگی - اور چیزون پر انکی اصلیت کے اعتبار سے نگاہ ڈالو اور ان کو
اعراض کے پہلو سے نہ دیکھو تب تمہاری محبت انکے ساتھہ دایمی ہوگی اور
تمکو ان سے پایدار فائدہ پہونچے گا - شراب بناوٹ والے سے
بناوٹ کا پردہ اُٹھا دیتی ہے - اور یہی حال قابو قدرت کا بھی ہے اس لیے
جہان بات اثر کرے وہان لات سے کام نہ لو - عدل کو بیشرو بناو محبت
پر فتح پاؤگے - عاقل کو چاہیے کہ اپنے دوست کی دوستی کو اچھے برتاو
اور عمدہ رکھہ رکھاو کے ذریعہ سے پرورش کرتا رہے جسطرح نوزائیدہ بچہ
کی اور اپنے لگاے ہوے پودے کی پرورش کرتا ہے اور جیسی
اسکی پرداخت ہوگی ویسی ہی اسمین تازگی و بہار آے گی - جو کام تم چھپا کر
کرتے ہو اُسپر کسی شخص کو ظاہر مین ملامت نہ کرو اور اپنے نفس سے شرم کرو

کیونکہ تمہاری جو بات اورون سے پوشیدہ ہے وہ اُس سے تو پوشیدہ نہین ہے۔
وہم کو اپنے افعال کا حاکم نہ بناؤ اور جب تمہاری خواہش تمسے سرکشی کرے تو اسکو عقل سے الگ نہ ہونے دو اور اسکے مقابلہ مین قوت غضبیہ سے مدد لو ورنہ بہائم مین شمار ہوگے۔ شریف وہ ہے جو اپنے ذمہ کے حقوق کو پورے طور پر ادا کرے اور اپنے بہتیرے حقوق بخشدے اور اپنے دوست و بیگانہ کی ایسی باتین برداشت کرے جیسی کہ ایسے لوگون کی برداشت نہ کی جاسکین اور اسکے نزدیک پناہ کی حرمت نسب کی حرمت کے برابر ہو اور اسکے ساتھہ دوستی کرنے کا حق اسپر احسان کرنے کے حق سے بڑھ چڑھکر ہو۔ جب بادشاہ کی توجہ کے باعث تم پھولے نہ سماؤ تو سمجھہ لو کہ تمکو نشہ شروع ہوگیا اور اُسکی انتہا یہ ہوگی کہ تم لوگون کو بے وقعت سمجھنے لگوگے اور ایسے کام جو اُنکے نزدیک قابل ملامت ہین تمکو کر گذرنے آسان ہوجاینگے۔ کسی شخص کے بارہ مین بادشاہ کو ایسی اصلاح نہ دو جو تمکو اپنے بارہ مین بری لگتی اگر تم اسکی جگہہ مین ہوتے جس سے تمہاری پرانی راہ و رسم ہو اسکا ہمیشہ لحاظ رکھو کیونکہ تم مین اور اسمین

آسمانی مناسبت ہے۔

اگر تم اپنے آقا کی دولت کو پائدار رہنا چاہتے ہو تو جو دولتمند کم مایہ ہوجانے یا مصیبتون کا نشانہ بننے کے باعث حاجتمند ہوگئے ہین انپر اسکی مہربانی ظاہر کرو اور جسکی دولت سختی کے باعث چلی گئی ہو اسکے پاس جبتک دولت ایسے دوست کو لا سکے جسمین بھلائی ہے اور سختی ایسے دوست کو نہ لائے جسمین بُرائی ہے۔ اسوقت تک اسکی مصیبت کے دور ہونے کی امید کیجا سکتی ہے۔ نفس کے ساتھہ سچی محبت یہ ہے کہ عقل کے مشورہ سے اسکو خواہشون کی زیادتی سے روک کر اسکے رتبہ پر رکھو اور اسکی طاقت سے بڑھکر اسپر بوجھہ نہ ڈالو۔ رازی کی کتابون مین لکھا ہے کہ خوف زدہ کو دلاسا دینا بھوکے کو کھانا کھلانے سے افضل ہے۔ دولت کے زوال سے سخت تر وہ باتین ہین جو اُس شخص مین جسکی دولت چلی جاتی ہے دولت کے چلے جانے کے بعد رہجاتے ہین یعنی ہلاک کرنے والی خواہشین اور بُرے طریقے۔ اور مصیبتون کے رفع ہوجانے سے عمدہ تر وہ صفتین ہین جو اُس شخص مین جس سے مصیبتین دور ہوتی ہین اُنکے رفع ہوجانے کے بعد رہجاتی ہین یعنی

برداشت کی قوت آعضا کی جودت اور پسندیدہ امر کی طرف نفس کی نقل وحرکت - آدمی کا قرضخواہ اسکی بغل کے مشابہ ہے کہ اگر اُس سے غفلت کرے تو اسکو رسوا کرے اور اس کے ڈہکے عیب کو کہولدے بادشاہون مین سیاست کا بڑا ماہر وہی ہے جو لوگون کے اچھے اور بُرے دونون قسم کے صفات سے کام لے جیسا کہ طبیعت غذا کے فضلہ سے کام لیتی اور اسکو ایسی چیزون مین کہپاتی ہے جنسے فائدہ اُٹہاتی ہے کسی حسی یا طبیعی چیز سے جو لذت تمکو حاصل ہو اسمین پائداری نہین ہے کیونکہ اسمین بہت تیزی کی نقل وحرکت ہوا کرتی ہے - پائداری تو صرف اُس لذت مین ہے جو عقلی چیزون سے حاصل ہوتی ہے جن مین قیام ہے اور جنکے مادہ کی نگہداشت کی ضرورت نہین ہے - جو بُرے اور بدبخت لوگ تمسے دہوکا کرین اُنکے ساتھہ تمہار نیکی سے پیش آنا تمہاری بُرائی کے ساتھہ پیش آنے سے اُنپر زیادہ ترگران گذرتا ہے کیونکہ اس ذریعہ سے تم انکو اُس چیز سے روک دیتے ہو جسکے وہ بڑے منتظر تھے یعنی تمپر اُنکے فریب کا چل جانا اور تمکو رنج مین پہنسانا - اور تمہارے احسان کے سبب سے اُن مین سے صرف وہی دب جائیگا جو بہت ہی تنگ حال

اور لڑنے سے عاجز و مجبور ہوگا - جھوٹے سے بہی کمتر وہ ہے جو اورون کے
لئے جھوٹ بولے اور ظالم سے بہتر وہ ہے جو غیر کے لئے ظلم کرنے
بُخل بلند رتبہ کے لئے فروتنی کو نامی گرامی کے لئے گمنامی کو اور ملنے جلنے
والے کے لئے وحشت و تنہائی کو عمدہ قرار دیتا ہے اور بخیل کو اِسکی ترغیب
دلاتا ہے کہ حاکم ہونے کے بعد محکوم ہوکر رہے تاکہ اُسپر زیادہ خرچ کا بار نہ
پڑے اور اسیپر بہی وہ مقابلہ کرنے مین دل کا کمزور ہوتا ہے - اور سخاوت
ان باتون مین اوسکی ضد ہے اور اعتدال یہ ہے کہ دونون مین سے اچھی
باتین لے لیجائین -
جب تمہارا کوئی ماتحت تمہارے پاس سے نکلکر تمہارے دشمن کے پاس
چلاجاوے تو اِس واقعہ کے بعد بُرائی کے ساتہہ اُسکا ذکر نہ کرو اور نہ اورون کو
کرنے دو اور اوسکے تعلقات و روابط کی نگہداشت کرو اور مشہور کردو کہ وہ تمہاری
سازش سے گیا ہے اور تمہین نے اوسکو اس کام پر مامور کیا ہے مگر یہ بات
تمہاری زبان سے نہ نکلنے پاوے تم یہ شوشہ چہوڑ دو اور جب یہ واقعہ تم تک
پہونچے تو تم انکار کرتے رہو - پس تمہاری اس تدبیر سے وہان اسکا رتبہ
خاک مین ملجائیگا اور تمہارے ساتہہ اوسکی سنگدلی مین فرق آجائیگا اور اسکا

خیال رکھنا کہ اوسکے تعلقات و روابط کو بربادی مین ڈالکر واپس آنے سے
اسکو مایوس نہونے دیا جائے - جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اوسمین خودرائی نہ کرو
اور اپنی کوشش سے بڑہکر اوسمین زور نہ لگاؤ اور اوسمین تمہاری وہی حالت
ہونی چاہیئے جو سمندر کی چوڑائی کو طے کرنے مین کشتیبان کی ہوتی ہے
کہ دہارے اور ہوا دونون کو اپنے کام مین لگاتا ہے اور جسمین اوسکا زور نہین
چل سکتا اوس سے بچکر نکل جاتا ہے کیونکہ بارہا کسی کام مین حد سے زیادہ
ڈوب جانا اوسکے ہاتہ سے چلے جانے اور اپنے آپ کو خطرہ مین ڈالدینے
کا سبب ہوتا ہے - جہان قول کی زیادتی ہوتی ہے وہان فعل کی کمی ہوتی ہے
اور جہان تہمت لگتی ہے وہان بے تکلفی مین فرق آتا ہے - عاقل پسندیدہ
حال کو اپنے دشمن کی موت سے خوش نہ ہونا چاہیئے کیونکہ فطرت اوسکو
بغیر دشمن کے رہنے نہ دے گی بلکہ اوسکو لازم ہے کہ اوسکی خوشی صرف
اسپر منحصر ہو کہ نیکون کو اوس سے دشمنی اور بدون کو اوسکی طرف میلان باقی نہ
رہے اور انکے سوا اور بہت باتین اوسپر آسان ہون - اس عالم مین تمہاری
جو چیز جبراً دوسرے کے قبضہ مین چلی جاے اوسپر اظہار افسوس نہ کرو کیونکہ
اگر وہ حقیقت مین تمہاری ہوتی تو ہرگز اورون کے قبضہ مین نہ جاتی -

برے زمانہ مین چونکہ احسان کی ناشکری اور بہلائی کے بدلے برائی
ہوتی ہے اس سبب سے وہ زمانہ منعمون کی طبیعتون کو بدل کر بخل و بزاری
پر لے آتا ہے - کسی شخص کی شہرت سے دہوکا کہا کر اوسکی طرف مائل یا اوس سے
منحرف نہو بلکہ اسکی شہرت کے ساتہہ اوسکی آزمایش بہی کر لیا کرو - خوش بیان
و شیرین زبان شخص کو چاہیے کہ جو عجیب و غریب باتین اوسنے سنی ہون اونکو بیان
نہ کیا کرے اسکی خوش بیانی کا رشک لوگون کو اوسکے جہٹلانے پر آمادہ کرے گا
اور شریعت مین غور و خوض کرنا چہوڑ دے ورنہ زمانیت لوگون کو اسکے کافر
بنانے پر اوبہارے گی - تمہارے لئے سب سے زیادہ ضرر پہونچانے والی
چیز یہ ہے کہ تمہارے سردار کو یہ معلوم ہو جاے کہ تمہاری حالت اوس سے
بہتر ہے - شہر و خاندان و جسم انسان کے تناسب کی خرابی انہین سے ہر ایک
کی بیماری ہے -

خوشنویسون کی بلاغت مین صرف اسی سبب سے کمی رہتی ہے کہ اونکی توجہ
بہت زیادہ خط کی درستی کی طرف ہوا کرتی ہے اور دو جانب توجہ کرنیوالے
کی قوت ایک جانب توجہ کرنے والے کے برابر نہین ہوتی - افلاطون نے
اپنے شاگردون کو جو نصیحتین کی تہین اون مین سے بعض یہ ہین دنیا مین

تمہاری توجہ اون چیزون کی طرف ہونی چاہیئے جن سے تمہاری معاش درست ہو اور دین مین اون چیزون کی طرف جنسے تمہارا پروردگار تمسے خوش ہو۔ کسی کام کو اوسکے وقت سے نہ ٹالو کیونکہ جس وقت پر تم اوسے ٹالتے ہو اوسکے لیئے بھی کوئی کام ہوگا اور ہجوم کار کی اوسمین گنجایش نہین ہے کیونکہ جب بہت کام ایک ہی وقت مین آپڑتے ہین تو اون مین خلل راہ پاتا ہے۔ خیانت کرنیوالا سب سے پہلے اپنی خیانت جو اپنے آپ سے کرتا ہے وہ قریب کے ثمرہ سے خوش ہوتا اور انصاف کے ثمرہ سے جسمین کوئی مواخذہ نہین ہے اوسکو بہتر جانتا ہے۔ وزیر کو اسکی ضرورت ہے کہ جو کچھہ اسکے پاس آئے اور جو کچھہ اوسکے پاس سے جائے سب کا خلاصہ حساب تیار کرے۔ اور بادشاہ کو اسکی ضرورت ہے کہ جو کچھہ وزیر کے پاس آئے اور علیٰ ہذا جو کچھہ معاف کرے سب کا گوشوارہ تیار ہو تاکہ کل مداخل ومخارج کی غرض اوسکو معلوم ہو۔ انسان کو اوسکے گمان واندازہ سے بڑہکر دنیا اوسکے نفس کو خراب کرنا اور اسکو تقدیر کا غلام بنانا ہے جسپر تمہاری عنایت ہو اسکی حالت اور دل دونون کو درست کرنا چاہو تو اسکو اپنی کسی خدمت پر مامور کرو اور اپنے مہم مین اسکی افضل ترین صفت سے

کام لو اور اوسکو خدمت کا صلہ و انعام اچھی طرح دو مگر بغیر سبب کے اوسے کچھہ بھی نہ دو ورنہ وہ بلا سبب خوشی کا طلبگار ہوگا - زمانہ کے بنی کا حق یہی ہے کہ صرف اوسی وقت ظاہر ہو جب سب چیزون مین خرابیان آجائین اور جب اوسکو درست کرے تو چپ جاے - توانگر کی مفلسی سے بدتر اسیدون کا اوس سے مُنہ پھیر لینا اور جو کچھہ اوسکی حاجت سے زیادہ ہو اوسکی حفاظت کے لئے اپنے سے کم رتبہ شخص سے گڑگڑانا ہے - زاہد وہی لوگ ہین جنپر طبیعت (نیچر) کا جادو چلتا ہے - جب تم سے اور کسی ایسے شخص سے جھگڑا ہو جس سے تمہاری شناسائی تھی تو جو کچھہ تمنے اوسکی مدد کی ہو اوسکی طرف اشارہ نہ کرو اور نہ ایسی برائی کا ذکر کرو جس سے اوس نے تمکو آگاہ کیا ہو اور تم اوس سے صلح کر لینے مین نہ شرماؤ کیونکہ احوال بدلتے رہتے ہین - غیر کے لئے کسی شخص پر غصہ نہ کرو جس سے تمہارے باہمی تعلقات خراب ہو جائین کیونکہ اکثر ایسا ہوگا کہ وہ دونون صلح کر لینگے اور تم اوس سے چڑتے رہوگے -

کسی جگہہ اگر کوئی عمدہ بات ہو اور وہ وہان سے معدوم ہو جاے تو اور جگہون مین پائیجائیگی کیونکہ عالم مین کوئی چیز ظہور پذیر نہین ہوتی جو مٹ جاے اور

اوسکا کوئی جز نہ پایا جائے۔ جس شخص کو کوئی نعمت ملے اوسکو اس امر کی
ضرورت ہے کہ اپنے حاسدون کی اور اون لوگون کی جو اوس نعمت سے محروم ہون
اور تکبر کی وجہ سے اوس سے چڑہتے ہون اوس نعمت سے مدارات کرے
لیکن ارباب نعمت مین سے جو نا آزمودہ کار ہین وہ ان لوگون مین سے ایک
کی بہی پروا نہین کرتے بلکہ صرف معاملہ کی دشمنی کو دیکھتے ہین اور انکو دلیل
سے قائل کرا کے عامہ خلایق مین سرخرو بنتے ہین اور مکافات کے گہرے
اسرار کو چہوڑ دیتے ہین - اپنی نعمت کی حفاظت کے لئے جنکے رعب و
داب کی تم پناہ ڈہونڈ ہو اونمین برا وہ شخص ہے جسکی ہمت دور از کار اور فکر
بری ہو اور جو ایسی لذت پر صبر کرنیوالا ہو جسکی پایداری کسی مناسبت یا انس سے
ہو اور اچہا وہ شخص ہے جسکے نزدیک تمسے چہوٹے کی بہی وقعت ہو اور
تمپر فوقیت نہ جتاتا ہو اور تمکو خود اپنی ذات کے ساتہ ملائے اور اوسکو موقع ہو
کہ جس کام کے لیے تم اوسکی طرف مائل ہوئے ہو اوسکو وہ اس موقع پر کرے
اوس شخص سے ڈرتے رہو جسکو قوت حاصل ہوگئی اور جسمین طمع جڑ پکڑ گئی ہو اور
اسکی عمر تمہاری عمر سے کم ہو کیونکہ وہ تمہارا دشمن ہے تمہارے مال و دولت
پر ہاتہ بڑہائے گا - جب کسی مال کی حفاظت مین کسی رئیس کا وسیلہ ڈہونڈہو

تو اسکے کارکنون اور امر و نہی کی تعمیل کرنیوالون کسی کام مین دخل نہ دو گو اس کام
مین جسپر وہ مامور ہوے ہون تم اون سے زیادہ ماہر ہی کیون نہو - جسکو تم نے
دشمن بنایا ہے اوسکے ظلم و زیادتی کو غور سے دیکھتے رہو گو وہ چھوٹی ہی کیون
نہ ہو اور جب تک اوسکو صفائی یا اصلاح کے ذریعہ سے اپنے سے نہ مٹاؤ
آرام نہ لو - اور اصلاح زیادہ تر مفید ہے - خالص فیاض وہ ہے جسکی بخششین
اپنے پاس آنیوالون کے ساتھہ رحمدلی کے باعث بہت زیادہ ہون اور
اون سے اوسکا مقصود مباہات و مکافات نہ ہو - اور افلاطون نے لکھا ہے
کہ صحیفہ صفر مین ہے کہ اے لوگو اس عالم مین تم اپنے نیک کامون
کو آدمی کی آنکھون سے چھپاؤ کیونکہ خود اونکے (نیک کامون کی) آنکھین
ہین جنسے وہ عالم الملکوت کے آباد کرنے والون سے قریب ہوجاتے ہین
جو انکو دیکھتے اور اونکا بدلہ دیتے ہین - اور افلاطون کا قول ہے کہ راز پوشیدہ
رکہنا رشک اوٹھا دینا اور احسان کو ظاہری حالت پر قبول کرلینا انسان کی امانت
کمال ہے - بہادر نیکنامی کو زندگی پر ترجیح دیتا ہے اور نامرد زندگی کو نیکنامی
پر - عمدہ معاوضہ دینے مین جلدی کرنی تمکو محسن کی غلامی سے آزاد کرائیگی
اوسکے رتبہ پر پہونچاے گی اور تمہارے لئے دوبارہ احسان کا ذخیرہ اوسکے

پاس جمع کراے گی۔ اور باوجود قدرت کے اوس سے رُکا رہنا تمکو ذلیل کریگا
تمہاری طبیعت کی ناقص بہلائی سے بے بہرہ اور اسمین باعتبار فعل کے
انفعال کی قوت کے زیادہ ہونے پر دلالت کرے گا۔
عیب سے مانوس ہونا عیب سے بدتر ہے۔ جب تم کسی حاکم سے کسی کی
فریاد کرو تو تمکو چاہیئے کہ فریق ثانی کی حجت جو تمہارے مقابلہ مین ہو اوسپر
اپنی حجت سے جو اوسکے مقابلہ مین ہو بہت زیادہ غور و فکر کرو اور اس سے
بچتے رہو کہ تمہارا فریق حق مین تمپر سبقت لیجاے اور اگر وہ اوسمین تمپر سبقت
لیجاے تو تمہارا حق کی طرف رجوع کرنا اوسپر فتح حاصل کرنے سے بہتر ہے۔
ایسے شخص کی دوستی سے بچو جو سب سے زیادہ تمہاری ہی دہن مین لگا رہے
اور چاہتا ہو کہ تمہاری کوئی بات اوس سے چھپی نہ رہے کیونکہ وہ تم سے
دوستی کُٹ کرے گا اور تمکو اپنا قیدی بنا لے گا اور اگر ساتھ اسکے وہ اپنے
ساتھ رہنے والون پر بھی حاوی ہو تو تم اوس سے رہائی نہ پاؤ گے۔ بلکہ
تمہارا دوست ایسا ہونا چاہیئے جیسے درخت کی ٹہنی کہ تمہارے ساتھ کھنچ آے
اور تمہارے ہاتھ مین ہو اور جب تم اوسکو چھوڑ دو تو اپنی جگہہ پر لوٹ جاے یعنی
اوسکے ملاپ اور عمدہ رکھہ رکھاؤ مین کچھہ فرق نہ آئے اور تم سے دوستی مین

نفسانفسی نہ کرے اور اسکو دوستی قطع کرنے کا سبب نہ بناے - دوستون اور لونڈون کا باہمی رشک عورتون کے رشک سے زیادہ مضر ہے کیونکہ اسمین سختی و سنگدلی ملی ہوئی ہے اس لئے اسکے گناہ سے بچو اور جسپر اوسکا غلبہ ہو اوس سے کنارہ کرو - جس شخص مین ذاتی و آبائی شرافت نہو اوسکو اپنے برابر سمجھنا اور جس چیز کا مالک اتفاق سے ہوا ہو اور اوسکو کوشش سے حاصل نہ کیا ہو اوسپر شیخی نہ کرنا شریف کی شرافت ہے - اپنے قرابتمند دشمن کے احسان سے ہرگز نہ گہبراؤ کیونکہ زرہ جو بچاتی ہے اوسی تلوار کی ہم جنس ہے جو کاٹتی ہے -

بہترین رعیت وہ ہے جو بادشاہون کی سختیان جھیلنے مین سب سے بڑھکر ہو اور رعیت کی فرمانبرداری وزیرون کی راستی کی دلیل ہے - اکثر ہلاکت امید پر تکیہ کرنے - زمانہ سے حسن ظن رکھنے - ہمسرون سے مقابلہ کرنے اور چھوٹی چھوٹی عداوتون کو حقیر و ذلیل سمجھنے سے ہوا کرتی ہے - لوگون سے اوس شخص جیسا برتاؤ کرو جسکے نزدیک توڑنے سے جوڑنا بہتر ہو اور جسپر گنہگار ٹھیرانے کے اعتبار سے برداشت کر لینے کی صفت غالب ہو اور سمجھ لو کہ غرضیین اور برے گمان لوگون کو فریب دیکر دست درازیون

اور بداخلاقیون مین ہنپساتے ہین اسلئے اون سے بچے رہو اور اونکو بخشدیا
کرو۔ جو شخص اس عالم مین جسم اور اون چیزون کے جو اوسے گہیرے
ہوئے ہین خدمت کرتا رہے گا اوسکو اس عالم کی جدائی شاق گذرے گی
کیونکہ اوسنے اپنے گمان کے باعث یہان سے کوچ کے لیئے نہ کوئی
سامان فراہم کیا اور نہ کوئی توشہ بہم پہونچایا اسلیئے اوسکی کوشش رائیگان جائیگی
اور وہ بہت پچہتائے گا اور جو شخص اس عالم سے کوچ کرنے والی چیز (روح)
کی خدمت کرتا رہے گا وہ یہان کے غلامی کے سارے اسباب کو خفیف
سمجہے گا اور اوسکو غلامی کے لباس مین نہ رہنے دے گا اور اس سبب سے
اوسکو ایسی چیزون کی کشاکش سے آرام دے گا جو اوسکو کوتاہ کرین اور
اُسکی بزرگی کو گہٹائین۔
جو جوانی اور تقدیر کی مساعدت پر غالب آیا اور جسکو ان باتون نے اچھے
کامون سے نہین پہیرا وہی قوت والا ہے اور جسنے اپنے انجام کو آغاز ہی
مین سوچ لیا اور اوسکو اپنی پیش نظر رکہا اور اپنی فکر کو زحمت سے چہوڑایا وہی
نیک بخت ہے اور جسنے پہلے احسان کو بغیر تقاضا کے اپنے ذمہ سے
اُوتارا وہی پورا آزاد ہے۔ ناز و کرشمہ کے ہیلوان سے بچتے رہو اور اسمین

سخت تسرین وہ ہے جس سے قوت غضبیہ حرکت مین آئے کیونکہ
اسکا توڑا ہوا جڑتا نہین اور اسکا جرکا بہرتا نہین - شریف اگر تم سے بڑہجائیگا تو
اوسکے نزدیک تمہاری وقعت زیادہ ہوگی اور کمینہ کے نزدیک ایسی صورت
مین کم ہوجاے گی اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اوسکو وہم ہوگا کہ تمہاری وقعت اس
سبب سے تھی کہ تمکو اوسپر فضیلت تھی اور اوسکا وزن تو اوسے معلوم ہوچکا اس
لئے تم اوسکے نزدیک کم وقعتی کے مستحق ٹھیرے - جو رئیس شریف ہوگا
وہ پردیس مین اپنے ہمراہیون کو اہل وعیال سمجھیگا اس لئے اون سے
نزدیک ہوگا اور دوری اختیار نہ کریگا اور اگر وہ چھوٹی سی چیز بھی پیشکش کرینگے
تو اوسکی نگاہ مین بڑی معلوم ہوگی - کیونکہ اوسکی انسانیت اوسکو ہمراہیون کے
بغیر رہنے نہ دیگی - اور جو کمینہ ہوگا وہ پردیس مین اپنے ساتھہ والون سے گہبرائیگا
اور دوسرون کو ہمراہی مین قبول نہ کریگا کیونکہ اوسکی طبیعت کا اقتضا یہ
ہے کہ ہمراہیون کے سوا جنکو وہ وطن مین چہوڑ آیا ہے بس اونہین پر کفایت
کرے - سخاوت کی خوبیون مین سے ایک یہ ہے کہ کسی شخص کو یہ خیال
نہین گذرتا کہ سخی مال جمع کرتا ہے اور بسا اوقات دانشمند آدمی کو اسمین مال جمع
کرلینے کا موقع ملجاتا ہے اور نہ اوسکی فضیلت مین فرق آتا ہے نہ اوسکی خوبیان

چھپی رہتی ہین - اور بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بخیل جب کسی مصیبت مین پھنستا ہے
تو سخی ہی کی مدد سے چھٹکارا پاتا ہے کیونکہ بخیل اپنی بخالت سے عزت کی
علامتین مٹا بیٹھتا اور عامہ خلایق کو اپنے پاس سے ہٹا چکتا ہے بخیل
اپنے مال کی حفاظت کے لئے جس چیز کو اختیار کرے اومین سب سے
عمدہ عبادت اور شریعت کی خدمت مین غلو ہے کیونکہ وہ اپنی ذاتی میانہ روی
و پرہیز کے باعث اس کام کے لیے مناسب ہے اور شریعت اسکو لوگون
کے دستبرد و شر سے محفوظ رکھے گی - کیا عجب ہے کہ سخی پر پوشیدہ رہنا
دشوار ہو اور بخیل پر ظاہر ہونا - اگر زمانہ کے فساد یا بادشاہ کی ناراضی یا اپنی
پیرانہ سالی کے باعث تم خانہ نشینی اختیار کرنا چاہو تو تمہارا یہ مقصد اوسی
صورت مین حاصل ہو سکتا ہے کہ تمکو کسی علم مین دستگاہ یا عبادت مین
شہرت ہو کیونکہ اکثر صورتون مین یہ دو باتین بدر ویگی سے محفوظ رکھتی ہین -
عامہ خلایق سے ایسی بے تکلفی نہ برتو جو سب کو تمہارے پاس سمیٹ لائے
اور تم اونکے ساتھہ سلوک نہ کر سکو اور جس بات کو تمہاری وہ پسند کرتے اور
ترجیح دیتے ہون اوسکو تم قائم نہ رکھہ سکو اور نہ ادن سے اسقدر رکھائی کرو کہ تم اون سے
وحشت کرنے لگو اور تمکو اونکی مدد سے روک دے بلکہ اونمین جو سربرآوردہ

ہون اون سے خندہ روئی اور برابری کی بات چیت کے ساتہہ ملو اور جو اون
سے کم رتبہ ہون اون سے خوش اخلاقی و سلوک کے ساتہہ اور جو کمینے
ہون اون سے مہربانی و عمدہ سلوک کے ساتہہ۔ ایسے شخص کی صحبت سے
حذر کرو جسکی زبان اوسکی عقل سے جسکی طلب اوسکی لیاقت سے اور جسکا
رتبہ اوسکے نزدیک اوسکے واقعی رتبہ سے زیادہ ہو کیونکہ ایسا آدمی تمہاری
بدبختی کے لیئے زمانہ کا بہت ہی زور آور آلہ ہوگا اور ایسا آدمی ڈہونڈ نکالو جس
نے اپنے قول اپنے مشاہدہ پر اور اپنے فعل کو اپنی واقفیت پر محدود رکہا
ہو اور جو کام اوس سے ہوتا ہو اوسکو بمقابلہ اوسکے جو اوسکی شرافت کی وجہ سے
اوسپر واجب ہون کم سمجہتا ہو اور جسکو اس بات پر ناز نہ ہو کہ جو بزرگی مجہہ مین
پائی جاتی ہے اوس سے میرا زمانہ خالی ہے اور جو شخص اوسکو آسمان پر
چڑہاے اوس سے یہ کہے کہ مجہے ستایش سے معاف رکہیے اس لیئے
کہ مین جانتا ہون کہ جو باتین میری ظاہر ہوئی ہین وہ اون سے بہت ہی کم
ہین جو لوگون کو معلوم نہین ہین۔

نفس جب عقل سے نزدیک ہوگا تو غیرت و سخاوت اختیار کرے گا
اور جب اوس سے دور ہوگا تو جسم کی اطاعت کریگا اور اوسکے ماسوا سے بخالت

اختیار کرے گا - جب تم کسیکی طبیعت کا امتحان کرنا چاہو تو اوسکی توہین کرو اگر
وہ اسکو خفیف بات سمجھے تو اوسکا خیال دل سے نکال دو کیونکہ وہ کمزور طبیعت
کا ہے اور اگر وہ تمہارے کہنے کا خیال کرے اور اسکو ہلکی بات نہ سمجھے تو
اوس سے امید رکھو اور اوسکی نگہداشت کرو - جس سے تم مقابلہ کرتے ہو اوسکو
اپنے قبضہ سے جانے دیتے ہو مگر اوسکو اپنے آپ سے کوئی ڈر یا کوئی
امید دلا کر لگائے رکھو اور اس سے بچتے رہو کہ غیظ کی حالت مین کوئی رائے
قائم کر لو کیونکہ یہ وہ نشہ ہے جس کا انجام بُرا ہوا کرتا ہے -
اگر کسی دشمن کے مقابلہ مین تمکو اوس سے اظہار خوشی کی ضرورت واقع ہو تو
اس کام کو تمہاری شرکت کے بغیر انجام ہونا چاہیئے - اور تمکو اپنے نفس کو قابو
مین رکھنے اور اپنے آپ سے عمدہ خصلت ظاہر ہونے کی سخت کوشش
کرنی چاہیئے اور اوسکو نرمی کے ساتھہ حق کی طرف کھینچنا چاہیئے - جب
بادشاہ تمسے کسی قوم کے بارہ مین مشورہ لے تو اوسکی اصلاح چاہنے اور اوسکی
لغزشون پر پردہ ڈالنے کی اوسکو ترغیب دو کیونکہ نیکی کرنے پر آمادہ کرنے مین تمہارا
خطا کرنا بُرائی کی تحریک مین خطا کرنے سے زیادہ تر سلامتی کا پہلو لئے ہوئے
ہے - شریف جب معاش کی فکر سے فارغ ہو گا تو اوسکو اچھے کام کرنے

کی فرصت ملے گی اور پسندیدہ کوشش سے تجاوز نکرے گا اور شریر جب معاش سے بیفکر ہوگا تو اوسکو مال جمع کرنے ہیروا بنتے اور لوگون کی لغزشون کی ٹوہ لینے کی فرصت ملے گی اور عامہ خلائق کے لیئے برائی کا مخزن ہوگا۔ آپنے معاملات مین ایسے شخص سے مشورہ کرو جسکو ان مین وہی جوکہون اوٹھانی پڑے جو تمکو اوٹھانی پڑی ہے اور مشورہ مین وہ تمام باتین اوسکے سامنے پیش کرو جنکی فکر مین تم ہو ورنہ جتنی باتین تم اوس سے پوشیدہ رکھو گے اونہین کے انداز سے اوسکی رائے مین کمی رہے گی۔ جب کسی ظالم سے معاملہ کرو تو اوسکے مقابلہ مین حجت قائم کرنے کے ساتھہ اوسکی خوشنودی کا بھی لحاظ رکھو اور اپنے کام کی دہن مین اوسکو کوئی چیز ایسی نہ بتاؤ جسپر قانون وغیرہ کی رو سے وہ اوس شئے کو گھما پھرا کر اپنے مطلب پر لے آئے جسکے باعث تمہارے ساتھہ برائی کرنا امکان سے خارج ہو۔ جب تمہاری حالت تنگ ہو تو اپنے فضول اسباب کو چھانٹنے کی طرف مائل نہ ہو ورنہ فراغ حالی مین اونکا فراہم کرنا تمپر دشوار ہوگا اور جو کام اختیار کرو اوسمین ایک حصہ نقصان کا بھی رکھہ لو تاکہ تمکو پورا کرنا آسان ہو اور فارغ البالی کی صورت ہاتھہ سے بجائے۔ جو لوگ فضائل مین ثابت قدم ہون اونکو اون جگہون پر مامور کرو جو تم سے دور

ہون اور وہان اونکو اپنا نائب قرار دو اس سلئے کہ جو کام تمہاری طرف سے
وہ کرینگے اوسمین تمکو کوئی اندیشہ نہوگا اور جو اون سے کم رتبہ ہون اور پورے طور
سے اپنے نفس پر قابو نرکہتے ہون اونکو تمہارے حضور مین رہنا چاہیئے کیونکہ
تم اونکو اپنی نگرانی مین درست کرلوگے اور ایسے آدمی غلامون سے زیادہ تر
مشابہ ہین کیونکہ اسپنے دلون کے مالک نہین ہین اور اگر ہوتے تو فضائل
مین ثابت قدم رہتے اور جو اپنے دل کے اختیار مین ہو وہ غلام ہے گو
اوسکے باپ دادا آزاد ہون -

جب تمکو فراغ حالی نصیب ہو تو اورون کو چھوڑکر مالدارون ہی سے میل جول
نہ رکھو اور یہ نہ خیال کرو کہ اور طبقہ کے لوگون کے اعتبار سے ان سے ملنے
مین کم بار پڑتا اور تھوڑا خرچ ہوتا ہے کیونکہ انکی دوستی ناکارہ اور انکی سرداری جہوٹی
ہوا کرتی ہے اور انکی وجہ سے تمہاری حرص بڑہجاے گی اور محتاجون کی طرف
سے تمہارا دل سخت ہوجائیگا اور تم انکو اپنے آپسے نزدیک کروگے مگر یہ ہمیشہ
تم سے جلتے اور اپنا تلون ظاہر کرتے رہین گے بلکہ فارغ البالی مین خندہ روئی
کے ساتھ ایسے لوگون سے ملو جو عقل مین نامی گرامی ہون تاکہ تمکو علم و مال دونون
دولتین حاصل ہون اور جو پسندیدہ یا ناپسندیدہ امر پیش آنے والا ہو اوسکا

علم انکے ذریعہ سے تمہاری پیش نظر ہے ۔
جس چیز سے کسی معاملہ کا کامل انتظام ہو اوسکو بادشاہ کامل آدمی سے
زیادہ تر دوست رکھتے ہین کیونکہ جس سے انتظام ہوتا ہے اوس سے
بادشاہون کی درستی ہوتی ہے اور وہ اسکے محتاج ہوتے ہین اور کامل
آدمی اونکی فرمانبرداری نہین کرے گا اس لئے کہ سارے لوگون مین
سے وہی ایک حکمت کا دوست ہوگا ۔ جب معشوق تمہارے مفرد و مرکب پر چہا جائے
تو تمہارا چہٹکارا اوس سے بہت مشکل ہے ۔ سب سے کمزور وہ ہے جسمین اپنے
راز کے چہپانے کی قوت نہ ہو ۔ سب سے زور آور وہ ہے جسکا زور اپنے
غصہ پر چلے ۔ سب سے صابر وہ ہے جو اپنے افلاس کو چہپاوے اور سب سے
غنی وہ ہے کہ جو کچہہ اسکو میسر آئے اوس پر قناعت کرے ۔ جب تمکو
کوئی ایسی نعمت ملے جسمین تمہاری ضرورت سے زیادہ مقدار شریک
ہو تو سمجہہ لو کہ اسمین اورون کا حصہ بہی ہے اسلئے اُسکے خرچ کرنے مین
جلدی کرو تاکہ اچانک چہن جانے سے محفوظ رہو ۔ آدمی پر گران گذرتا ہے
کہ اُسکا دوست دوستی سے اُسکی نوکری یا اُس سے معاملہ کرنے کے
منصب پر منتقل ہو جاوے کیونکہ نوکری مین اس بات کی ضرورت ہے

کہ نوکر کے دل مین اُسکی ہیبت بیٹھے اور جس کام پر اُسکو مامور کیا ہے اُسکی
اچھائی بُرائی سے بحث کرے اور جس امر کے وقوع کا اندیشہ ہو اُسکی نسبت
اُسکو ڈانٹ بتا سے اور جس سے دوستی ہے اُسکے ساتھ ایسا کرنا اُس پر
گران گذرے گا اور معاملہ کرنے مین حد سے زیادہ اُسپر اعتماد کر لینے کا
اندیشہ ہوگا - باہم معاملہ کرنے والون کی دوستی قائم نہین رہتی جب تک
کہ اُنکی دوستی کی رغبت معاملہ کی رغبت سے بہت زیادہ نہ ہو جس چیز
مین تم سے کوئی شخص جھگڑا کرے اُسکی نسبت جب تمکو پورا وثوق ہو تو
اُن پہلوؤن کو سوچو جن سے اُسکو شبہہ ہوا ہے اس سے فریقین کو حق
پر پہونچنے مین مدد ملے گی کسی شخص سے ایسے آدمی کے سامنے ہرگز
مناظرہ نہ کرو جو اپنی وجاہت اُسکے سامنے قائم کرنا چاہتا ہو کیونکہ اگر تم موجود گی
مین اُسکی خطا سے بچے رہے تو غیبت مین ہرگز نہین بچنے کے فضائل
کے لئے صرف وہی جیتا ہے جو آزادی موت مرتا ہے - صاحب فضیلت
وہی نفس ہے جو منافع کی جستجو مین رہے اور جو چیز مدت تک اُس کے
پاس رہی اور جسکی منفعت اُسکی کوشش محنت سے زیادہ ہوگئی ہو اُسمین
سے باعتبار اور چیزون کے زیادہ تر عطا کرے اور اُسکو ایک چیز دوسری

چیز سے غافل نہ کرے ۔ جب تک ایسا آدمی پایا جاسے جو صریح نحیف و
نزار و سخت افلاس مین گرفتار اور کمائی کی کمی سے بیزار ہو اسوقت تک مالدار
پر اپنی ضرورت سے زائد مال حرام ہے ۔
جس فضیلت کے سبب سے تمکو جاہلون پر فوقیت ہو اُسکا حق یہ ہے کہ تم جاہلون
کی خطاؤن کو برداشت اور اُنکی خوب رہنمائی و نگہداشت کرو کیونکہ اس سے
ثواب کے علاوہ وہ تمہارے عمدہ طور سے مطیع ہوجاینگے اور تمہاری منزلت
کا خیال رکھین گے ۔
آدمی کا رتبہ اُس جگہہ مین جہان وہ اپنی وجاہت قائم کرنی چاہے اور
خداوند عالم کا اُس سے کام لینا اُسکی اندرونی حالت اور باطن مین نیکی و
بدی کے لئے اُسکے نفس کے درست ہونے کے انداز سے ہوتے
ہین ۔ جب کوئی شخص تمکو ایسی نعمت عطا کرے جسمین اُسنے تمکو نہ فروتنی
کی تکلیف دی اور نہ دوڑ دہوپ کی تو اُسکے عطا کرنے کے وقت اسپر
غور کرو کہ کس چیز سے اُسکا دل خوش ہوتا ہے اور اسکو اسوقت کے لئے
جب اُسکو تم سے ضرورت پیش آئے اسپنے ذمہ ایک قرض سمجھو کیونکہ شرافت
کا یہی اقتضا ہے اور مُدبر عالم تمکو اسکی جزا دے گا ۔ جب تم کسی شخص کیطرف

راغب ہو تو اپنے نزدیک اُسکی ٹہیک قیمت ٹہیرالو اور اُس قیمت کی رو سے
اسکی راے کا جو وزن ہو اور راے دینے مین جسقدر شگفتگی اُس سے ظاہر
ہو اُس کا صحیح اندازہ کرلو اور ویسی ہی شگفتگی اور اُس حق کے ساتھہ جو اسکے لئے
تمپر واجب ہو اُس سے ملو اور اسکے بعد اُس سے ایسی چیز کا سوال کرو جسکو
اُسکی طبیعت برداشت کرسکے - اور جس سے اُسکا دل باغ باغ ہو جاے
اور اگر تم ان چیزون کا خیال کرلینے سے پہلے اُس سے سوال کر بیٹھو گے
تو تم اُسکی قدر و قیمت کے متعلق اُس پر ظلم کروگے اور اُس سے تمہارا جو مقصود
ہو گا اُس سے دور جا پڑوگے - جب تم کوئی حاجت پیش کرو تو امید جتنی باتون
کو تمہارے سامنے پیش کرے سب کے سب کو اپنے پیش نظر نہ رکھو ورنہ حرص
مین خراب ہوگے عاجزی و فروتنی مین حد سے گذر جاؤگے اور کام نہ نکلنے
کی بدبختی مین مبتلا ہوگے بلکہ جسقدر کامیابی کی اُسمین امید ہو اُسکے ساتھہ ناکامی
کے اندیشہ کو بھی ملا لو کیونکہ اس سے تمہاری کوشش پوری تمہاری قدر زیادہ
اور تمکو نقصان سے تسلی ہوگی جبتک کہ کسی شخص کے مادہ اور اسپنے رتبہ کو
جو اس کے نزدیک تمہارا ہو اور اُن تمام چیزون کو جو گھیرے ہوے ہون پوری
طور سے سمجھہ نہ لو اسوقت تک اُس سلوک کو جو وہ تمہارے ساتھہ کرے اسکے

عطیہ کی ایسی مقدار نہ قرار دو کہ جب تمہارا خیال اسکے طرف رجوع ہوگا تو وہ
اسی قدر تمکو عطا کیا کرے گا - کیونکہ ان باتون پر حاوی ہونے سے تمپر اُسکی
کمی و بیشی کا حال واضح ہو جاوے گا - انسان جو فعل کرتا ہے اسکے ساتھہ ایک
آسمانی فعل بھی ملا ہوا ہے جو اُسکے اعتماد کو بڑہاتا اور گھٹاتا ہے اسلیئے جب
کسی کام مین تم کسی شخص کیطرف رجوع کرنا چاہو تو اُس سے پہلے اُسکی درگاہ
مین لجاجت و زاری کرو جو عمدہ اتفاق کو حرکت مین لانے والا ہے اور اپنی
امیدگاہ کی طرف دوا دوش کرنے کے علاوہ اُس لجاجت کو بڑہاؤ اور سمجھہ رکھو
کہ تمہارے کام کو جیسا وہ دیکھتا ہے ویسا یہ نہین دیکھتا جسکی طرف تم رجوع ہو
اس لیئے ایسی چیز کا سوال کرنے سے شرماؤ جسکا سوال اوس سے مناسب
نہین ہے - مدبر عالم کے دشمن وہ ہین جو بھلائی کے بدلے بُرائی کرتے
اپنے شریف ترین قویٰ کو رذیل ترین قویٰ کا خادم بناتے جو بات اُنکی دنست
مین کھلی ہوئی ہے اوس سے عداوت رکھتے اور شریر بادشاہ کے کلام
کو شہرت دیتے ہین جس سے اُسکے افعال کو قوت پہونچتی اور اُسکے
غصہ کی آگ بھڑکتی ہے - امید کا استحکام اندرونی نیت کو غلام بناتا ہے
اور وعدہ کا ایفا ظاہری فعل کو - اور زمانہ مین بمقابلہ ہیبت کے محبت کو زیادہ

پائداری ہے - جب نفس مین خودپسندی آسے گی تو وہ اپنی وسیع داد و دہش کو تنگ اور کثرت توجہ کو جسمین اسکا خرچ نہوتا تھا کم کر دے گا - اور جب ایسی حالت ہو تو اسکو اپنی حالت کے نقصان کا امیدوار رہنا چاہیئے -

نفس مین جب بڑائی آتی ہے تو اُسمین ہمیشگی کا خیال پیدا ہوتا ہے اسلئے وہ ایسی نیکیان کرتا ہے جو زمانہ دراز تک باقی رہتی ہین جیسے حسن سیاست اور جلب شکر اور جب نقصان آتا ہے تو اُسکو مدت کے نزدیک ہونے اور موت کے قریب آنے کا خیال پیدا ہوتا ہے اسلئے وہ فوری فائدہ کو آیندہ کے نام پر ترجیح دیتا ہے اور زمانہ آیندہ اور کار نیک کیطرف مائل نہین ہوتا -

زمانہ بیوفا اور بُرا مصاحب ہے - جب کبھی کسی شخص کا مصاحب بنتا ہے تو اُسکی صورت بدلجاتی اور اُسکے جسم مین کمزوری آجاتی ہے اسلئے اس کو اپنے اوپر قابو نہ دو کیونکہ اگرچہ یہ تمہارے جسم و قُوی پر غالب آسے گا لیکن تمہارے فضائل اور اُن نیکیون پر غالب نہ آسے گا جنھین تمنے دو اد و دہش کی ہے -

تمہارا میلان شریف کیطرف تمکو اُس سے ملائیگا اور اُسکا مقرب بنا سے گا اور تمہارے اور اُسکے درمیان سے رعب و داب کے پردے اُٹھا دیگا

اور کمینہ کیطرح اُس مین تم سے رُکاوٹ پیدا کرے گا اور تمکو اُس سے دور اور
اُسکی نظرون مین ذلیل کردے گا - جب تم دشمن کے مقابل آؤ تو اُسکے
بارہ مین غصہ کی پیروی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ اُس سے بڑھکر تمہارا دشمن ہے
کسی چیز سے تمہاری محبت تمہاری اور اُسکی بُرائیون کے بیچ مین پردہ ہے
اور تمہاری عداوت تمہاری اور اُسکی بھلائیون کے بیچ مین پردہ ہے -
رئیس کو لازم ہے کہ اپنے مصاحبون پر غور کرے اگر وہ اس لائق ہون کہ
اُنپر اعتماد و اطمینان کیا جاے تو مال سے زیادہ اُنپر بھروسا کرنا چاہیئے اور
مال کے ذریعہ سے اُنکو فراخ حال بنانا اور اُسمین سے اُنکو عطا کرنا اور ان پر
احسان کرنے مین عدل سے تجاوز کرنا مناسب ہے اور اگر نا قابل اعتبار اور
ابن الوقت ہون تو اُن سے زیادہ مال پر بھروسا کرنا چاہیئے اور اُسمین سے
اونکو صرف اُسیقدر دینا چاہیئے جس سے اُنکی جانین بچین اور زیادہ کے بارہ مین اونکو عمدہ حیلون
سے ٹالتے رہنا چاہیئے یہانتک کہ معرکو نمین اُنکی جانو نکو مال سے خرید نا اور جس چیز کو
اُنپر ترجیح دی تہی اُسکے ذریعہ سے اُنہین اپنی طرف کہینچنا چاہیئے کیونکہ اس قسم کے آدمی قرض
ادا کرتے ہین اور نہ رعایت کے سزاوار ہوتے ہین حیا جب اوسط درجہ کی ہوتی ہے تو آدمی
کو معیوب چیز سے روکتی ہے اور جب حد سے زیادہ ہوتی ہے تو غیر معیوب ضروری چیز سے

بھی روکتی ہے اور جب کم ہوتی ہے تو اکثر حالتون مین زینت کے لباس سے ننگا کر دیتی ہے ۔ ایسے شخص کی مصاحبت نکرو جو کسی ادر پایل ہوتا وقتیکہ تم علم یا کسی دوسری عمدہ صفت مین اُس سے کم نہ ہو اور جس ملک مین تم رہتے ہو اُس کی رسم کے خلاف صرف اُسی صورت مین عمل کرو جب تم اپنے عذر کو ظاہر اور مشہور کردو اور ایسا کرنے سے حاسد کی کُسر پُھسر اور دشمن کے شور و شر سے محفوظ رہو گے ۔

ارسطوطالیس کے اقوال

ارسطوطالیس نے سکندر کو لکھہ بھیجا تھا کہ مین تمکو بتاتا ہون کہ دنیا بُری ہے یہ جو کچھہ دیتی ہے لے لیتی ہے جو پہناتی ہے اُتروا لیتی ہے ۔ اشراف کی جگہہ اجلاف کو اور کامیون کی جگہہ نکمون کو سردار بناتی ہے ۔ ہر بات مین ہر ایک کے بدلے اُسکو دوسرا ملجاتا ہے اور ہر بات مین ہر ایک بدل سے وہ راضی ہو جاتی ہے ۔ ہر بہادر جنگ آزما کے گھر مین دوسرے سورما کو آباد کرتی اور ہر قوم کی کوشش کا پہل دوسری قوم کو کہلاتی ہے جسکو اپنی شیرینی کے شربت کا جام گلگون پلاتی ہے اُسکو تلخیٔ انجام سے سرنگون کر کے تلخکام کر دیتی ہے

اُس سے کسی نے کہا کہ تم اپنے دوست افلاطن سے مناقضہ کیون
کرتے ہو تو اس نے کہا کہ افلاطن دوست ہے، اور حق کی دوستی کو اوس
پر ترجیح ہے - اس سے پوچھا گیا کہ عالم و غیر عالم مین کیا فرق ہے
اسنے کہا جو زندہ و مردہ مین ہے - اُس سے کہا گیا کہ تم اپنی نسبت
کہو کہ کس چیز پر اعتماد آزردگی کا باعث ہوتا ہے - اسنے کہا کہ اعتماد
کی سخن چینی نہین ہوتی - اور اس سے سوال ہوا کہ آدمی پر کون سی
چیز نہایت دشوار ہے اسنے کہا کہ خموشی - اور پوچھا گیا کہ کون سا حیوان
سب سے اچھا ہے؟ اس نے کہا کہ ادب سے آراستہ انسان -
اُس کا قول ہے کہ کسی جماعت کے بیچ مین بے سمجھے بوجھے پڑنے
سے لڑائی مین نہتا جانا بہتر ہے - اور پوچھا گیا کہ فاضل کے لیے کس
چیز کا جمع کرنا مناسب ہے اسنے کہا کہ ایسی چیزون کا کہ اگر اوس شخص
کی کشتی ڈوب جاے تو اوسکی جان کے ساتھ وہ بھی بچ جائین -
اسی کا قول ہے کہ علم مالدارون کے لیے آرایش ہے اور محتاجون
کے لئے وجہ معاش جس سے وہ شریفانہ زندگی بسر کرسکتے ہین -
حُسن صاحب حسن کے لیے برا اور دوسرون کے لئے اچھا ہے

عقلین دو قسم کی ہین پیدائشی اور سُنی سُنائی - جاہل جب کوئی بات علم کی سیکھتا ہے تو وہ علم ہی بدل کر جہل ہوجاتا ہے جسطرح کہ اچھی غذا بیمار کے پیٹ مین جاکر فاسد ہوجاتی ہے - جسمین عقل نہین ہے سلطنت سے اوسکی عزت نہین بڑہتی - جسمین قناعت نہین ہے مال سے اوسکی امارت نہین بڑہتی - اور جسمین ایمان نہین ہے روایت سے اوسکی نقاہت نہین بڑہتی انسان بغیر عقل کے گویا بیجان مورت ہے - غم عقل کو چکر مین ڈالتا اور تدبیر کی دھجیان اڑاتا ہے مگر جب عاقل کو کوئی امر ناگوار پیش آتا ہے تو اوسکو ایسی تدبیر کی ضرورت پڑتی ہے جس سے ہوشیاری کے ساتھ غم کا قلع قمع ہوجائے اور وہ عقل کو تدبیر سوچنے مین مشغول کردیتا ہے - جھوٹ بولنے والا بادشاہ شمار نہین ہوتا مولف کہتا ہے کہ جسطرح کہ سراب پانی نہین سمجھا جاتا -

اور ارسطوطالیس کا قول ہے کہ ادب کا جاہل مین آجانا ویسا ہی بعید ہے جیسا کہ آگ کا پانی مین روشن ہونا - عالم بے عمل کے علم کی رونق ویسی ہی کم ہوتی ہے جیسے بڑے مالدار بخیل کے مال کی - جھوٹ بولنے والا اپنے مُنہ سے آپ رسوا ہوتا ہے -

کم تردد کے ساتھہ کم - بد انجام زیادہ سے زیادہ خوشگوار ہے -

جس نے مال کو شکر کے راستہ سے روکا ناشکر اوس کا وارث ہوا نصیحت جاہل کی ایک کان سے آتی ہے دوسرے سے نکلجاتی ہے -

بدکار کی زندگی زمانہ کی رسوائی ہے - نادان کو اپنے دل کی دایمی نادانی کی تکلیف اوسیطرح محسوس نہین ہوتی جسطرح مستو اسے کو اپنے ہاتھہ پانون مین چبھے ہوے کانٹون کی - کھلا عتاب چھپے کینے سے بہتر ہے -

خیرخواہ کی مار بدخواہ کے پیار سے بہتر ہے -

فروتنی بزرگی بڑہاتی ہے اور نخوت گمنامی کی راہ دکہاتی ہے - بڑہاپے سے موت اوتنی ہی قریب ہے جتنا پکا ہوا پہل ہوا چلتے وقت گرنے سے تنگ حالی مین حق ادا نہ کرنے والا فراخ حالی مین احسان نہ کرنیوالے سے زیادہ معذور ہے - دانشمند کو چاہیئے کہ زمانہ کے ساتھہ ویسی مدارات کرے جیسے بہتے پانی کے ساتھہ تیرنے والا کرتا ہے -

ان چیزون پر ہرگز رشک نہ کرنا چاہیئے - ناانصاف بادشاہ کی ناجایز دولت مالدار کی بے راست گفتاری کی بلاغت - بیراہ و بے موقع سخاوت اور بے خوف خدا اطاعت - اصلی عقل انسان کے باطن مین درخت کی

جڑون کی طرح ہے جو زمین مین رہتے ہین اور کبھی عقل جو تعلیم سے
حاصل ہوتی ہے انسان کے ظاہر مین درخت کی ٹہنیون کیطرح ہوتی
ہے۔ جسمون کا سہارا غذائین ہین اور عقلون کا سہارا حکمتین اس لئے جب
عقلون کو حکمتین نہ ملینگی تو اوسیطرح مرجائینگی جسطرح غذا نہ ملنے سے
جسم۔ شفیق معلم اپنے شاگرد کی بڑے علمون کے پہلے چھوٹے علمون
سے اسیطرح پرورش کرتا ہے جسطرح مان اپنے بچہ کو غذا کے
قبل دودھ سے پالتی ہے۔ جو نعمت کی ناشکری کرے وہ اگلی نعمت
کے چھین لئے جانے اور زیادہ سے محروم رکھے جانے کا سزاوار ہے
دانشمند حاکمون کے ستانے اور اسکو چھوڑ کر جاہلون کو اپنا مقرب بنانے
سے نالہ و فریاد نہین کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ قسمتین بہنون کے اندازہ سے
نہین رکھی گئی ہین۔
نیکوکار کی نیکی ظاہر ہو کر رہتی ہے گو وہ اوسکے چھپانے کی کوشش
کرے جسطرح مشک گو چھپا ہوا ہو اوسکی خوشبو پھیلتی ہی ہے۔ جب
اللہ تعالی نے عدل کو پیدا کیا جسکو اوس نے اپنی بارگاہ کی طرف جانے
کی راہ بنایا ہے تو شیطان نے اوسکے مقابلہ مین کمی و زیادتی کو پیش کیا

اس لئے ان دونون کو جہنم کی راہین بنایا - **مولف کہتا ہے** کہ عدل سے وہ افعال مراد ہین جو بندون پر واجب ہین اور جنمین زیادتی "افراط" اور کمی "تفریط" ہے اور بارگاہ باری کی طرف جانے سے مراد اللہ عزوجل کی طرف رجوع ہونا ہے کہ یہی معاد اور حشر ہے - **ارسطو طالیس کا قول ہے** کہ شاباش ہے اوس شخص کو جو میانہ روی کی راہ چلتا ہے کیونکہ گو اوسکی چال سست ہو وہ عنقریب منزل پر پہونچے گا اور پھٹکار ہے اوسپر جو ظلم و زیادتی کی راہ چلتا ہے کیونکہ یہ جسقدر رستہ کے طے کرنے مین مشقت اوٹھاوے گا اوسی قدر منزل سے دور ہوتا جاوے گا - بمقابلہ فریب دینے والے کے فریب خوردہ سعادتمند ہے - اگر سچ بولنے والی زبان پہاڑ کو ہٹ جانے کا حکم دے تو وہ ضرور ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹ جاوے - حکیم نیکو کار کسی کو دہوکا نہ دے گا اور دانشمند کامل کسی سے دہوکا نہ کہاوے گا - **مولف کہتا ہے** کہ آدمی کا دہوکا کھا جانا کوئی پسندیدہ صفت نہین ہے کیونکہ اسکا شمار کم عقلی مین ہوتا ہے حالانکہ لوگون کا اکثر گمان ہے کہ یہ اچھی صفت ہے کیونکہ یہ مقولہ سُنا جاتا ہے کہ "الکریم یخدع" سخی

وہ ہے جو دہوکا کہاے اور ایک شاعر کا یہ قول سننے مین آیا ہی کہ مصرع

اِنَّ الْکَرِیْمَ اِذَا مَا خُوْدِعَ انْخَدَعَ

(فیاض کو دہوکا دیکہا جاسے وہ دہوکا -)

اور ایک دوسرے شاعر کا قول ہے کہ

ان الخلیفة للسؤال ینخدع خادع خلیفتنا عنہا بمسألة

(اوسکے بارہ مین ہمارے خلیفہ سے سوال کرکے اوسکو دہوکا دو - خلیفہ سوال کے دہوکے مین آجایا کرتا ہے -)

لیکن جیسا کہ لوگون کا گمان ہے ویسا نہین ہے دہوکا کہا جانے سے یہان مراد یہ ہے کہ دہوکے کو جان کر انجان بنجاتا اور بناوٹ سے دہوکا کہاتا ہے - چنانچہ ابوتمام طائی نے اس معنی کو کہول دیا ہے وہ کہتا ہے کہ

لکن سید قومه المتغابی لیس الغبی بسید فی قومه

(غبی اپنی قوم کا سردار نہین ہوتا البتہ اپنی قوم کا سردار غبی بن جاتا ہے)

ارسطو طالیس کہتا ہے کہ آدمی کو مصیبتون مین اپنے بہائیون اور قرابت دارون پر بہروسا کرنا چاہئیے - قول و قرار مین راستبازون پر

افلاس مین نیکو کاربیوی پر ادرمرنے کے وقت اون نیکیون پر جو پہلے
سے کر رکہی ہین - جہل سے بڑہکر کوئی محتاجی نہین خود پسندی سے
زیادہ کوئی وحشت نہین اور مشورہ سے زیادہ زیرک کوئی مصاحب نہین
مشورہ راے کو لغزش سے اوسی طرح پاک کر دیتا ہے جسطرح آگ
سونے کو کہوٹ سے - حاکمون کا عالمون کو اپنا مقرب بنانا پوشاک و سواری
سے زیادہ آرایش کا ذریعہ ہے کیونکہ انکی زینت تو صرف دیکہنے والون
ہی کے سامنے ہے اور علما سے جو زینت حاصل ہوگی وہ دیکہنے والون
کے نزدیک بہی ہے اور اونکے نزدیک بہی جو انکی زندگی مین اور انکے مرنکے بعد ہونگے
جنسے سخیون سے امید رکہی وہ فائز المرام ہوا - عاقل کے نفس کو عاقلون کے
ساتہ بیٹہہ اُٹہنے مین جو خوشی ہوتی ہے وہ جاہلون کے ساتہ کہانے
پینے مین نہین ہوتی کیونکہ اوسکو دونون حالتون کے انجام کی خبر ہے - عاقل
کی نصیحت عام لوگون کے لئے ہوتی ہے اور اوسکا راز خاص لوگون کے
سوا سب کے لئے سربستہ ہوتا ہے -

بدکار کی تعظیم کرنی اوسکی بدکاری مین مدد کرنی - کنجوس سے سوال کرنا آبرو
کہونی جاہل کو سمجہانا اوسکے جہل کو بڑہانا - بے عقل کو تعلیم کرنی عمر کو ضایع

کرنا اور ناشکرے کے ساتھہ احسان کرنا نعمت کا خون کرنا ہے۔
اس لیئے ان کامون مین سے جب کسی کا ارادہ کرو تو عمل کا اقدام کرنے
سے پہلے موقع ومحل کی جستجو لازمی سمجھو۔ رومیون کا قول ہے کہ بادشاہ
اگر اپنی ذات کے لیئے بخیل اور اپنی رعیت کے لیئے سخی ہو تو اوسکے
لیئے عیب نہین ہے اور ہندیون کا قول ہے کہ بادشاہ کا اپنی ذات اور
اپنی رعیت کے حق مین بخیل ہونا درست ہے، اور ایرانیون کا قول ہے
کہ بادشاہ کا اپنی ذات اپنی رعیت کے حق مین سخی ہونا واجب ہے اور سب کے
سب اسپر متفق ہین کہ بادشاہ کا اپنی ذات کے لیئے سخی اور اپنی رعیت کے
لیئے بخیل ہونا عیب ہے۔ فصاحت فضیلت کی بنیاد ہے۔ جس بادشاہ
نے اپنے دین کو اپنے ملک کا خادم بنایا اوسکا ملک اوسپر وبال ہے۔
جس بادشاہ کا راز اوسکے وزیر سے آگے بڑہا وہ کمزور یا بازاریون کے
شمار مین ہے۔ جلد غصہ آجانا درندون اور بچون کی خصلت ہے۔ جماع کی
کثرت جسم کو کمزور اور عمر کو کم کرتی ہے۔ اپنی جان کو اپنی خاطر درست کرو۔
اور ارسطو نے سکندر سے کہا کہ رحیم رہو مگر تمہاری رحمت فساد نہونے
پائے۔ جو تم سے پہلے ہو گذرے ہین اون سے عبرت حاصل کرو اور

جو تمہارے بعد آنے والے ہین اون کے لئے عبرت نہ ہو۔ جو شخص
تم سے باتین کرے اوسکا قطع کلام نہ کرو کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے۔
اے اسکندر سمجھہ رکھہ کہ تیرے کارکنون کے عیب تیرے ہی عیب ہین۔
جب تو اپنے سپاہیون کے لئے خون بہا مقرر کرے تو جس شخص کے
باپ سے تو واقف نہو اور جو شخص غلامی مین پیدا ہوا ہو اونکے لئے کچھہ مقرر
نہ کر کیونکہ لوگ حمیت اور غیرت کی وجہ سے لڑتے ہین۔ اے سکندر تیرے
انعام کی کوئی حد نہونی چاہیے کیونکہ اس سے لوگون کو تجھسے زیادہ وسیع امیدین
ہون گی۔
اے سکندر جو عمارتین تجھسے پہلے کے لوگ بنا گئے ہین اونکی شکست و
ریخت کی مرمت کرا کہ تیرے بعد والے تیری عمارتون کی مرمت کرین۔
اے سکندر اپنے دشمن کی قبل اسکے کہ وہ ہاتھہ پانون پہیلانے پائے توڑ ہلے
اور رخنہ کو وسیع ہونے سے پہلے بند کر۔ اے سکندر جب تیری کوئی اولاد
ہو تو اوسکو بیدار رکھہ اور جب کوئی آگ سلگائے تو اوسکو روشن رکھہ۔
اے سکندر جب تو کسی قوم پر فتح پاوے تو دیکھہ اون مین سے اپنے غصہ کو ہاتھہ
پانون نہ پہیلانے دے کیونکہ اون مین سے اکثر ضعیف و ناتوان گناہ سے

بری ہونگے - اے سکندر جان لے کہ سنت عادلہ (قانون انصاف) مین ہے کہ جو اوس سنت پر ہو اوسکو نام نہ رکھے - اور جو شخص اوسکی رسی کو پکڑے ہو اوس سے جنگ نہ کر - اے سکندر خاص وعام پر حکم جاری کر - اور اوسکا قول ہے کہ حاکم جسکو حکومت عطا کرتا ہے اوسکا وہ شریک ہوتا ہے - صرف وہی تمہارا ہمنشین ہو جسپر تمکو اعتماد ہو - بہت تھوڑے ہین جنکو شہوات نے مغلوب نہ کیا ہو - اپنے دین کی بلائین اپنے ملک کے ذریعہ سے دفع کرو - اپنی دنیا کو اپنی عقبیٰ کا محافظ بناؤ - علم بادشاہون کی زیبایش ہے - جو چیز زایل ہونے والی ہے اوسمین کچھہ فخر نہین اور جسمین ثبات نہین اوس مین غنا نہین - لوگون کی ستایش حاصل کرو کیونکہ اون کے ستایش کی عمر تمسے بہت زیادہ ہے - عذاب کو اپنی آنکھون کے سامنے رکھو - اور جو نعمتین اللہ نے تمکو عطا فرمائی ہین اونپر غور کیا کرو - قناعت کرو غنی ہو جاؤگے - دنیا پر جھگڑا کیونکہ تمکو اسمین بہت تھوڑا رہنا ہے -

اور ارسطو نے کہا تھا کہ اے سکندر قدیم گھرانون کی مدد کرو اون کی حالت متزلزل ہو کیونکہ اونکے اسلاف اونکے لئے مایہ فخر ہین - اے سکندر یہی شرف تیرے لئے کافی ہے کہ بادشاہون کی اولاد تیری طرف مائل ہے ارسطو کہتا ہے کہ

جس شخص کے دل مین دنیا جو ہمیشہ قطع تعلق کرنے والی ہے جمی ہوئی ہو وہ عجیب و غریب آدمی ہے - جس بادشاہ نے اپنے سپاہیون اور فوجی افسرون پر ظلم و تعدی کی وہ ہرگز موت سے بے کھٹکے نہین ہے - جس بادشاہ نے اپنے چھوٹے معاملہ کو برباد کیا وہ بڑے معاملہ مین بے خطرہ نہین ہے - ہٹ بادشاہون کے لئے ہلاکت ہے - جو بادشاہ اپنی راے کی غلطی کو معلوم کرکے اوسپر قائم رہے وہ اپنے آپ کو برباد اور اپنے دشمنون کو مسرور و شادکرنیوالا ہے -

جس بادشاہ نے اپنے سے آگے کے قابل تعریف بادشاہون کی تعریف کی اور قابل مذمت کی برائیون سے احتراز کیا اوس سے بھی اوسکے بعد ایسا ہی برتاو ہوگا - جس بادشاہ نے زورآورون پر نظر رکھی اور کمزورون کے معاملہ کو نظرانداز کیا اوسکی مثال اوس باغ والے کی سی ہے جو شاداب درختون کو سیراب کرے اور جو مرجھا رہے ہون اونکو چھوڑدے - اور اُس نے اسکندر سے کہا کہ صیغہ جنگ کے انتظام مین مقتول کی اولاد کا وظیفہ مقرر کر اور جسکے چہرہ پر زخم لگا ہو اوسکو انعام دے اور جس نے پیٹھ پر زخم کھایا ہو اوسکو صرف باتون سے ملامت کر لڑائی مین جسکا کوئی عضو بیکار ہوگیا ہو وہ جبتک زندہ

رہے بچہہ اوسکی پرورش واجب نے لڑائی مین کم عمر کو ہرگز آگے نہ بڑہا کیونکہ زندگی
کی محبت اوسکو مقابلہ سے روکے گی اور نہ پیر فرتوت کو کیونکہ برودت رطوبت
اوسمین جوش نہ آنے دینگے اور نہ بڑے مالدار کو کیونکہ مال کی محبت اوسکو
مقابلہ سے باز رکہے گی اور نہ غلام کو اور نہ ایسے شخص کو جو غلامی کی حالت مین
پیدا ہوا ہو کیونکہ ان مین غیرت نہین ہوتی۔
حمیت اور حسب والون کو آگے بڑہا اور ایسے شخص کو جو پہلے غلبہ پاچکا ہو
کیونکہ یہ اپنی نیکنامی کو بچائے گا۔ صفراوی وسوداوی مزاج والون کو آگے
رکہہ کیونکہ انمین اورون سے زیادہ سہار ہوتی ہے اپنے ساتہیون کو منع کر
کہ بہیڑون کی طرح ایک جگہہ جمع نہ ہون اس سے فوج کی آراستگی مین
نقصان ہوتا ہے کثرت سے کمینگاہین بنا اور ہر کمینگاہ پر پیدلون کو تعینات
کر کیونکہ پیدل لڑائی کا قلعہ ہین اور جب تجہے جنگ مین دشواری معلوم ہو
تو مکر پر بہروسا کر کیونکہ اس سے لڑائی بہی مات ہے اور جب تجہے فتح حاصل
ہوجائے تو دیکہہ اس سے سخت پرہیز کر کیونکہ فتح کے بعد سختی ویسی ہی ہے
جیسے صحیح ہوجانے کے بعد مرض کا عود کرنا۔ گریزے* کو قتل نہ کر اور
نہ ایک شب سے زیادہ شکست کہانیوالون کا تعاقب کر۔ اے سکندر اس کو

روک کہ تیرے لشکرین بدکاری و نشہ بازی پہیلے کیونکہ یہ کمزوری کی کنجیان
ہین اور سپاہیون کے آپس کی پہوٹ کو دفع کرتا رہ اس لیے کہ اسکی آگ کی
لپک بہت سخت ہوتی ہے - دیکہہ بذات خود ہرگز مقابلہ پر جالیو نکلگر تو بچ گیا تو خطا کا
خطرہ مین پڑنیوالا ٹہیرا اور اگر دشمنو نکے پنجہ مین پہنسا تو نادانی کا مقتول ہوا - اور اوسکا قول ہے
کہ ہرگز بغیر وصیت کئے رات کو نہ سو و رات کو مشورہ کیا کرو کیونکہ راے باصواب
دن کے رات کو خوب قائم ہوتی ہی - رات کو مشورہ کرنا اوس شخص کا دروازہ ہے
جس سے قسمت تمکو محروم رکہے - دنیا پلٹے کہانیوالی ہے اور سلطنت
عاریت ہے بادشاہ کا ہاتہہ اسکو عزت والون کے لیے ذلت کے پہلو پرا اور ذلت
والون کے لیے عزت کے پہلو پر لاتا ہے تمکو چاہیے کہ دوست اور نزدیک
دور ہونا چاہیے بالکل نرم بہی نہ ہو کہ طمع کے دانت تمپر تیز ہون اور بالکل سخت

ع ۵ کتاب کی عبارت کا یہی ترجمہ ہو سکتا ہے لیکن اصل عبارت چونکہ مبہم ہے اس لیے ترجمہ
سے بہی ظاہر نہین ہوتا کہ قائل کا مطلب کیا ہے - غالباً اس سے مقصود یہ ہے کہ جو عقلا
زمان یا مکان کی دوری کے باعث تمہارے مشورہ مین شریک نہ ہو سکتے ہون
رات کے مشورے مین گویا اون کی عقل و تجربے سے بہی روحانی فیض پہنچتا
ہے ۱۲

بہی نہین کہ لوگ تمسے بہاگین - گالیان دینی سرداروں کی خصلت نہین ہے
حق کی طرف رجوع کرگو تجہپر گران گذرے - اور اوسکا قول ہے کہ اے سکندر
اپنے کمزور دشمن سے اس اصول پر معاملہ کر کہ وہ تجہسے زیادہ قوی ہے اور
اپنے سپاہیون کی اوس شخص کی طرح لوٹ لیا کر جسپر کوئی آفت آئی ہو اور وہ اوسکے
دور کرنے پر مجبور ہو اور تاوقتیکہ لوگ تیرے ظلم سے بے کہٹکے نہ ہو جائین
تو اپنی سلامتی کی امید نہ رکہہ اور جس چیز کو تو اپنے لئے جایز نہ کہتا ہو اوس پر
اورون کو سزا نہ دے -
راستگوئی سے خلق کے معاملات قایم ہین اور دروغگوی وہ بیماری ہے کہ جسکو
لگتی ہے وہ جانبر نہین ہوتا - جس نے موت کو پیش نظر رکہا اوس نے اپنے
نفس کو درست کیا - جسنے اپنے نفس کو ناپاک کیا اوس سے اوس کے
خاص لوگ بہی دشمنی رکہین گے - جو شخص اپنے بہائیون کے چہپے ہوئے
عیبون کے تجسس مین رہے گا وہ ہرگز سردار نہین ہو سکتا - جو لوگون پر جبر
کرے گا لوگ اوسکی خطا کے خواہان رہین گے - جو ملامت مین افراط کریگا
لوگ اوسکے جینے کو ناپسند کرینگے -
جو تعریف کے ساتہہ مذمت کے ساتہ جینے والے سے اچہا رہا - جو بادشاہ

سے دست دگریبان ہوا وہ اپنے وقت سے پہلے مرا۔ جو بادشاہ بازاریون
سے جھگڑا اوسنے اپنی شرافت ڈبوئی ۔
جو بادشاہ ذلیل چیزون کی طرف جھکا اوسکے لئے موت ہی مناسب ہے ۔ جو
دنیا کی محبت مین حد سے گذر گیا وہ محتاج مرا ۔ شراب مین حد سے گذرنا کمینون
کی خصلت ہے ۔ جو اپنے حاسدون سے پہلے مرا اوس سے حاسد
خوش ہوئے ۔ حکمت اوسکے لئے شرف کا باعث ہے جسمین کوئی اگلی
بزرگی نہین ۔ لالچ ایسی ذلت کا سبب ہوتا ہے جو کبھی نہین جاتی ۔
بخالت بزرگی کو مٹاتی اور جان کو ہلاکت کا نشانہ بناتی ہے ۔ سوءادب بزرگون
کی عمارت کو ڈھاتا ہے ۔ جہل سب سے بڑا مصاحب ہے ۔ لوگون کے سامنے
آبرو کھونا ہی بڑی موت ہے ۔ امید کی برداشت مصیبت کی برداشت سے
زیادہ دشوار ہے ۔ اور اوس نے اسکندر سے کہا تھا کہ جب کسی گروہ پر تو فتح
پائے تو غصہ کے ہتیارون کے ساتھ لڑائی کے ہتیار بھی رکھ دے کیونکہ وہ
اوس حال مین دشمن تھے اور اس حالت مین غلام ہین ۔
کمزور کی دوستی خوشامد اور زور آور کی فروتنی دعا لی ہمتی شمار ہوتی ہے ۔ زمانہ ہر شخص
پر اثر کرتا اور افعال کو پیدا کرتا نشانیون کو مٹاتا اور یاد کو بھلاتا ہے ۔ البتہ محبت

جو لوگون کے دلون مین بیٹہہ جاتی ہے وہ آیندہ نسلون تک بطور وراثت کے پہونچتی ہے - بے سبب پتہر کہینچکر مارنے سے بے معنی لفظ لڑہکانا زیادہ سخت معلوم ہوتا ہے - جب تم بادشاہ عادل کی قوت لالچی کے مقابلہ مین دیکہنا چاہو تو اونہین پر نگاہ ڈالو - تمکو اون مین تنگ دلی کی باتین اور خرافات کی مشابہ چیزین ملینگی جو عادت کے سبب سے لوگون کے نزدیک ایسے متبرک وتوی ہین کہ وہ اون کی حقیقت کو پہچان نہین سکتے - آداب امیر کی امارت کو زینت دیتا اور فقیر کے فقر کو چہپاتا ہے - شہوت ہی سے لذت ہے بخشش ہی سے سخاوت اور شجاعت ہی سے عزت -

حکمت کا گفتگو کے وقت پتہ لگتا ہے شجاعت کا غصہ کے وقت اور پارسائی کا شہوت کے وقت -

جسنے آدمیون سے شرم کی اور اپنی روح سے شرم نہ کی اوس کے نزدیک اپنی روح کی کچہہ قدر نہین ہے -

اس سے پوچہا گیا کہ کون سے پیامی کو زیادہ کامیابی ہوسکتی ہے اوسنے کہا کہ جسمین عقل کے ساتہہ جمال بہی ہو - اور کسی نے اس سے پوچہا کہ تمہارے نزدیک کسوقت جماع کرنا مناسب ہے - اوس نے کہا کہ جب کمزور ہونیکی خواہش ہو

اس نے ایک کمزور آدمی کو دیکھا کہ زیادہ کھاتا پیتا اور یہ سمجھتا ہے کہ اس سے
اوسکو قوت ہوگی - اسپر اوس سے کہا کہ اے شخص زیادہ غذا کے تیرے جسم
مین داخل ہونے سے قوت نہ ہوگی بلکہ زیادہ غذا کے نیک لگنے سے -
ایک شخص نے اسکے سامنے بہت ہی طولانی گفتگو کی تو اس نے اوس سے
کہا کہ تمہاری تقریر کے اول کو تو مین بہت دیر ہو جانے کے باعث بھول گیا
اور اوسکے آخر کو اول سے میل نہ کھانے کے سبب مین نہین سمجھا -
اس سے سوال کیا گیا کہ شریر آدمی لوگون کے سرکیون ہو جایا کرتے ہین - اسنے
کہا کہ اس سبب سے کہ جب لوگون پر تہمتین لگا ئینگے تو اونہین انکی برائیون پر توجہ
کرنے کی فرصت نہ ملے گی - اور اسکا مقولہ ہے کہ مجھے " مین نہین جانتا " کہنا
اسقدر بھلا معلوم ہوا کہ جو مین جانتا ہون اوسکی نسبت بھی یہی کہہ دیتا ہون -
لوگون کو ذلت کے وقت نہین بلکہ قابو و حکومت کے وقت آزماؤ کیونکہ جسطرح
چرخ دینے سے سونے کی آزمایش ہوتی ہے اوسیطرح قابو سے آدمی کا امتحان
ہوتا ہے - اسی وقت نیک سے نیکی اور بد سے بدی ظاہر ہوتی ہے -
آداب نفس کے معاون ہین - مین اس غرض سے علم کی تلاش نہین کرتا کہ مین
اوسکی چوٹی پر پہونچ جاؤن اور اوسکی انتہا کو پالون بلکہ اوس چیز کی جستجو کے لیے ہی

جس سے ناواقف رہنے کی گنجایش نہین ہے ۔

ایک دن افلاطن نے ارسطوطالیس سے پوچھا کہ باریتعالے کے وحدت پر کیا دلیل ہے ؟ اوسنے کہا کہ جو دلیل مین ایجاد کرونگا وہ اوس کے مخلوقات سے زیادہ اوسپر دلالت کرنے والی نہوگی (اور ابو العتاہیہ نے اسی مضمون کو نظم کیا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے)

تعجب ہے! کیسے ہین منکر ذلیل ۔۔۔ جو کرتے ہین انکار رب جلیل
ہر اک شے مین موجود ہے یہ دلیل ۔۔۔ کہ وہ ایک ہی ہے بلا قال و قیل

سقراط کا کلام

سقراط سے کسی نے کہا کہ تم بہی کتنے محتاج ہو!! اوسنے کہا کہ اگر تم محتاجی سے واقف ہوتے تو تمکو اپنے درد سے سقراط کی ہمدردی کی فرصت نہ ملتی **مولف کہتا ہے** اوسنے کنایۃً یہ کہا کہ تونگری قناعت ہی ہے جسکو سقراط سمجھا ہے اور محتاجی سے اوسکی مراد جہالت ہے جو روح کی محتاجی ہے کیونکہ آدمی نفس کی خواہشون کا غلام ہے اور مال کا نہونا جسم کی محتاجی ہے اور اوس کے نزدیک آدمی جسم کو کوئی بڑی چیز نہین سمجہتا ۔ اور ایک عورتنے سقراط

سے کہا کہ تم کیسے بدشکل ہوا تو اوس نے کہا کہ اگر تو زنگ خوردہ آئینہ نہوتی تو تجھے
میری صورت بُری نہ نظر آتی **مولف کہتا ہے** کہ اوسنے عورتون کے
کم عقل ہونے کی طرف اشارہ کیا جسکی غایت یہ ہے کہ وہ اصلی خوبصورت و
بدصورت مین بھی تمیز نہین کرسکتین - اوس سے کسی نے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے
کہ مین تجھہ مین غم کا کوئی اثر نہین دیکھتا - اوس نے کہا کہ مین دنیا کی کسی ایسی چیز
کا مالک ہی نہین ہون جسکے چلے جانے سے مجھے غم ہو - کسی نے اوس سے
پوچھا کہ اگر تمہارا یہ مٹکا ٹوٹ جاے تو تم کیا کرو اوس نے کہا کہ اگر مٹکا ٹوٹ جائیگا
تو اوسکی جگہہ تو نہین ٹوٹے گی - ایک شخص نے اوسکو پھٹا ہوا کمل پہنے دیکھکر تعجب
کیا اور کہنے لگا کہ یہ گمراہی کے ناموس کا بانی ہے - اسپر سقراط نے اوس سے
کہا کہ اے شخص ناموس حق (شریعت حقہ) کی علت کچھہ نیا کمل نہین ہے -
مولف کہتا ہے کہ انکے یہان " ناموس " شرع واوضاع شرعیہ کو
کہتے ہین اور سقراط بانیان شریعت مین سے ایک تھا مگر اوسکی قوم والون نے
اوسکی قدر نہین کی اور انتہا یہ ہوئی کہ اونکے بادشاہ نے اوسکو مروا ڈالا اور سقراط
کا قول ہے کہ غصہ کی دوا خموشی ہے - انسان کے لئے سب سے زیادہ مضر
چیز اپنے نفس سے راضی ہونا ہے اور جو شخص اپنے نفس سے راضی ہوا اوس پر

جو کچھہ لازم ہے اوسکی انتہا تک اوسکا پہونچنا بند ہوگیا - خود پسند اپنی ذات مین
ایسی چیز سمجھتا ہے جو اوس سے زیادہ بزرگ ہے اسلئے اپنی ذات کی نسبت
اوس سے خوشی کا ظہور ہوتا ہے - جاہل کا گم گشتہ مال موجود نہین ہے -
مولف کہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جاہل کا گم گشتہ مال حکمت ہے
اور جاہل کو خبر نہین کہ وہ اوسکا گم شدہ مال ہے اسلئے وہ اسکی تلاش نہین کرتا
پھر کیونکر وہ اوسے مل سکتا ہے اور اوسکا مقولہ ہے کہ عالم جہان جائے اوس کا
مال اوسکے ساتھہ ہے **مولف کہتا ہے** کہ اس سے اوسکی مراد یہ ہے
کہ عالم کا مال علم ہی ہے اسلئے وہ کسیطرح اوس سے جدا نہین ہوسکتا جیسا کہ
ایک دوسرے حکیم نے کہا ہے کہ "وہ مال جمع کرو کہ اگر سمندر مین کشتی ٹوٹ جائے
تو تمہارے ساتھہ تیرے،، اور سقراط کہتا ہے کہ حکیمون کی راحت حق کے
ملنے مین ہے اور نادانون کی باطل کے ملنے مین - چراگاہ عالم کا چشمہ زبردست
بادشاہ ہے - اس سے پوچھا گیا کہ تم نے فضیلت کی تلاش کب سے شروع کی
اسنے کہا کہ جب سے مین نے اپنے نفس کو ڈانٹنا شروع کیا - اور اسکا قول ہے
کہ جسکو حکمت عطا ہوئی اور اوسنے سونے چاندی کے لئے گریہ وزاری کی اوسکی
مثال اوس شخص کی سی ہے جسکو سلامتی سلے اور اوسنے بیماری کے لئے وادیلا

مچائی کیونکہ حکمت کا ثمرہ سلامتی وسعادت ہے اور سونے چاندی کا نتیجہ کلفت و شقاوت ۔

افلاس عاقل کو کمینہ خصلتوں سے بچانے کیلئے قلعہ ہے اور جاہل کی راہ اونہین کی طرف ہے **مولف کہتا ہے** کہ یہ قول ایک عربی شاعر کے قول کا سا ہے ؎

اِنَّ مِنَ الْعِصْمَۃِ ان لا تجد

(یہ بھی ہے ایک بچاو کہ کچھ بھی نہین ملے)

سقراط سے کہا گیا کہ ایک گروہ نے کل تمکو پکڑ لینے کا ارادہ کیا ہے ۔ اوسنے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو کل میرا علم اونپر ظاہر ہوگا ۔ اور کسی نے اوس سے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ تمہارے شاگرد شعر کہتے ہین اور تم نہین کہتے ؟ جواب دیا کہ مین اوس سان کی مانند ہون جو لوہے کو کاٹنے کے قابل بنا دیتا ہے اور خود نہین کاٹتا ۔ اسی کا مقولہ ہے کہ خوشی کے اندازہ سے ناخوشی بھی ہوا کرتی ہے ۔ ایک شخص نے اپنے غلام کو سزا دینی چاہی اوس سے سقراط نے کہا کہ اوسکی خطا معاف کردے کیونکہ اپنے غلام کے بگاڑ سے تیرا درست ہونا اس سے بہتر ہے کہ اپنے بگاڑ سے تو غلام کو درست کرے ۔ ایک شخص نے اس سے کہا کہ سقراط

تم بہت ہی بدصورت ہو اس نے اوسکو جواب دیا کہ نہ تمہاری صورت کا اچھا بنانا
تمہارے اختیار مین تہا کہ تمہاری تعریف کیجائے اور نہ میری صورت کا بُری بنانا
میرے اختیار مین تہا کہ میری مذمت ہو ۔ یونانیون مین ایک پہلوان تہا جو ہر شیہ
بچہڑ جاتا تہا آخر اوس نے پہلوانی چہوڑدی اور طبابت سیکہی اسپر سقراط نے کہا کہ اب
یہ لوگون کو بچہاڑا کرے گا ۔ اور اسکا قول ہے کہ جہان شراب وکباب اور چنگ و
رباب ہون وہان حکمت جمع کرو ۔ ایک عورت بناؤ سنگار کرکے تماشہ دیکہنے
باہر نکلی سقراط نے اوس سے کہا کہ تو اس لئے نکلی ہے کہ شہر تجہکو دیکہے نہ کہ تو
شہر کو دیکہے ۔ اور اسکا مقولہ ہے کہ انصاف جان کی امان ہے حکمت خدا
کیطرف چڑہنے کا زینہ ہے ۔ جمع کیا ہوا مال خدمت کرتا ہے اور جو شخص اپنی
سواری کے جانور کے سوا کسی کی خدمت کرے وہ آزاد نہین ہے ۔
اے موت کے قیدیو اپنی بیڑیان حکمت کے ذریعہ سے دور کرو ۔ جمع کیا ہوا
مال رنج وغم کا چشمہ ہے ۔ اسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ ارادہ سے مرو
طبیعت سے زندہ رہو ۔ **مولف کہتا ہے** کہ ارادہ سے مرنا یہ ہے کہ شہوت
وغضب پر حکمت کو غالب کرکے اون کو ماردیا جاوے اور طبیعت سے زندہ رہنا نفس
کا بدن سے مجرد ہوکر زندہ رہنا ہے اسلئے وہ کہتا یہ ہے کہ علم وعمل کے ذریعہ سے

اپنی روحون کی تکمیل کرو تاکہ بدن کو چھوڑنے کے بعد دایمی زندگی تمہین حاصل ہو۔
اور سقراط کی بیوی جب اوسکے قتل کے باعث نالہ وزاری کرنے لگی تو اوسنے
پوچھا کہ تو کیون روتی ہے؟ اوسنے کہا کہ اسلیئے کہ تم ناحق مظلوم مارے جاتے ہو
سقراط نے کہا کہ اے کم عقل کیا تو یہ چاہتی تہی کہ مین حق پر قتل ہوتا۔
سقراط سے مرتے وقت کسی نے پوچھا کہ اے سقراط تم اپنی نعش کی نسبت کیا
مناسب سمجھتے ہو اوسنے کہا کہ اسکی فکر تو وہ کرے جسکو مکان کی ضرورت ہو۔
ایک مرتبہ سقراط بیٹھا ہوا دہوپ کہا رہا تہا کہ اوسکے پاس سے بادشاہ کا گذر ہوا مگر
یہ کہڑا نہوا اسپر چوبدار نے اوسکو پاؤن سے ٹھوکر ماری سقراط نے کہا کہ ہان اللہ
نے انسان بہی پیدا کیئے ہین اور جانور بہی تمکو میرے ساتہ یہ حرکت کرنے کیا باعث
ہوا؟ چوبدار نے کہا کہ بادشاہ کی تعظیم کو تمہارا نہ کہڑا ہونا۔ سقراط نے کہا کہ بہلا مین اپنے
غلام کے غلام کے لیئے کیا کہڑا ہوتا۔ اس اثنا مین وہان بادشاہ بہی آگیا اور اوسنے
یہ گفتگو سُنی اور پوچھا کہ تمکو کس نے بتایا ہے کہ مین تمہارے غلام کا غلام ہون؟ سقراط
نے اوس سے کہا کہ کیا تم اپنی شہوت وغضب کے تابع فرمان نہین ہو۔ بادشاہ نے
کہا کہ ہان ہون۔ تب سقراط نے کہا کہ یہ دونون میرے غلام ہین اسلیئے تم حقیقت
مین میرے غلام کے غلام ہو۔ اس پر بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تم میرے ساتہ

چلو مین تمکو مزے مزے کے کہانے کہلاؤنگا اور عمدہ عمدہ پوشاکین پہناؤنگا سقراط
نے پوچہا کہ جن چیزون سے بہوک دور ہو اور شرمگاہ ڈہنک جاسے اونپر اون کو
کیا فضیلت ہے؟ بادشاہ نے کہا کہ اے سقراط تمکو ہمارے پاس آنے سے کونسی
چیز مانع ہے؟ اوسنے کہا کہ جس چیز سے زندگی قایم رہے اوسمین میرا مشغول رہنا
اور جو چیز موت کے مناسب ہے اوسکو مین نے لٹا دیا ہے سقراط کو مین کے پتہرون
گہاس پات اور کیڑون کے لعاب کی کوئی ضرورت نہین ہے - جنکے ساتہ وہ
جہان جائیگا محتاج ہی رہے گا آسیر بادشاہ کے مسخرہ نے کہا کہ اے سقراط تمنے
اپنی جان کو دنیا کی نعمتون سے محروم رکہا سقراط نے اوس سے پوچہا کہ دنیا کی
نعمتین کیا ہین؟ مسخرہ نے کہا کہ عمدہ عمدہ گوشت کہانا شراب مصفا پینی حسین
عورتین رکہنی اور ستہری پوشاکین پہنی - سقراط نے کہا کہ جو عورتون پر حریص ہونے
اور اپنے پیٹ کو حیوانون کا مقبرہ بنانے مین اپنے آپ کو بندرون کتون سورون
اور گدہون کے مانند بنانے پر خوش ہو اور جس نے فانی کے آباد کرنے کو باقی کے
آباد کرنے پر ترجیح دی ہو کچہہ تعجب نہین ہے کہ اوسکے نزدیک یہ چیزین دنیا کی
نعمتین ہون - اور سقراط کا قول ہے کہ حکمت کو چارپایون کے چمڑون مین جمع
کرنے سے زیادہ تر اوسکو اپنے دل مین جمع کرنے کا اہتمام ہونا چاہیئے - بڑی

بادشاہت یہ ہے کہ انسان اپنے شہوات کا مالک ہوجاسے - ایک جوان نے
سقراط سے اپنی شادی کے بارہ مین مشورہ پوچھا تو اوسنے کہا کہ دیکھو جو معاملہ مچھلیون
کو جال کے ساتھ پیش آتا ہے کہین وہی تمکو بھی نہ پیش آسے کیونکہ جو مچھلیان جال
کے باہر ہوتی ہین وہ اوسکے اندر جانا چاہتی ہین اور جو اندر ہوتی ہین وہ باہر آنے کو
تڑپتی ہین - سقراط علم موسیقی سکھیاتا تھا اسپر ایک شخص نے اوس سے کہا کہ تمکو سفید
چونڈا لیکر سکیتے ہوے شرم نہین آتی - اوسنے کہا کہ سفید چونڈا لیکر جاہل رہنا
اوس سے بدتر ہے - اس سے پوچھا گیا کہ سب سے خوبصورت کونسا جانور ہے ؟
اس نے کہا کہ عورت - سقراط کی زوجہ نے جو ہاتھ مین عرق کا قرابہ لیئے ہوئے تھی
اوسپر حملہ کیا اور وہ عرق پر اونڈیل دیا - اسپر سقراط نے اوس سے کہا کہ ہمیشہ تو گرجتی
اور چمکتی تھی آخر برس پڑی - سقراط سے کسی نے پوچھا کہ تمکو نہایت ہی کم عقل عورت
کیون پسند آئی ؟ اوس نے کہا کہ اس لیئے کہ مین اوسکے ذریعہ سے اپنے نفس
کو ذلیل کردون اور میرے اخلاق خاص و عام کیلیئے درست ہوجائین - اس سے
کسی نے کہا کہ اے سقراط شہر کے لوگ تم سے ہنسی مذاق کرتے ہین اوس نے کہا کہ
اونکی دوستی کے سبب سے چاہتا ہون کہ اونکا مجھہ سے ہنسنا میرے مرنے تک تمام
ہوجائے - اور سقراط سے پوچھا گیا کہ بادشاہ سے لوگون کو کیا فائدہ ہے اوس نے

کہا کہ وہ اونکو اونکے ارادہ کے بغیر ادب دیتا اور ایک کو دوسرے کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

اور اوسکا قول ہے کہ عشق ایسی قوت ہے جسکو اللہ تعالی نے جاندار کے بقا کے لئے مہیا کیا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عشق حیوان کو جماع کی رغبت دلاتا ہے جس سے اولاد پیدا ہوتی ہے اور حیوان کی صورت باقی رہتی ہے اور اسکے سوا اوسکی افراد کے باقی رہنے کی اور کوئی تدبیر نہ تھی

وہ کہتا ہے کہ عاشق اچھی ہی صورت پر اس لئے مرتے ہین کہ عمدہ ترین صورتین ظہور مین آئین سقراط سے کہا گیا کہ یہ کیا بات ہے کہ تم ہمیشہ کم عمرون سے ملاجلا کرتے ہو؟ اوس نے کہا کہ گھوڑے پھیرنے والے جو کرتے ہین وہی مین بھی کرتا ہون کیونکہ وہ بچھیرون کو پھیرنا چاہتے ہین نہ کہ بڑی عمر کے گھوڑون کو۔ اسکا مقولہ ہے کہ اپنی فکرین کم کرو تمہاری مصیبتین کم ہونگی۔ اس سے کہا گیا کہ تم مین غم کا اثر ہم کیون نہین دیکھتے اوسنے کہا اس لئے کہ مین ایسی چیز ہی نہین رکھتا جسکے جاتے رہنے سے مجھے غم ہو۔ بعض شاعرون نے کہا ہے کہ ؎

مٹاتا ہے بنے گھر گو زمانہ ۔۔۔ وہ لے لیتا ہے جو اسنے دیا ہے
جو چاہو رنج سے محفوظ رہنا ۔۔۔ نہ لو وہ شے جسے آخر فنا ہے

اور اسکا قول ہے کہ فضائل کا نہ جاننا موت کے برابر ہے - جسکا فعل اچھا نہ سمجھا جائے اوسکا خیال بھی دل مین نہ لاؤ - ہر شخص کا عطیہ اوسکی ہمت کے انداز سے ہوتا ہے - جسکو نفسانی خواہشون نے اپنا غلام بنا رکھا ہو اوسکا صاحب فضل ہونا بہت دور ہے آدمی کو اوسکے فعل سے جانچو نہ قول سے - بھاری کام کرو بھاری سامان جمع کرو - جو تمسے سختی کرے اوسکی تعریف کرو نہ کہ جو نرمی و چاپلوسی کرے **مولف کہتا ہی** کہ اسی کے مانند اہل عرب کا یہ قول ہی کہ اپنے رلانے والے کو حاکم بناؤ نہ ہنسانیوالے کو اور اسکا مقولہ ہے کہ جاہل وہ ہے جو ایک پتھر سے دو مرتبہ ٹھوکرین کھاے - **مولف کہتا ہے** کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ "ایک سوراخ سے دو مرتبہ مومن کو ڈنک نہین لگتا" اسیکے مشابہ ہے -

سقراط کہتا ہے کہ جس حالت پر تم زندہ رہنا پسند کرو اوس سے کم پر مرجاؤ - **مولف کہتا ہے** کہ مین خیال کرتا ہون کہ اوسکی مراد یہ ہے کہ نفسانی خواہشون سے حظ اوٹھانا چھوڑ دے کیونکہ یہ عمر کو تباہ کرتی ہین اور **سقراط کہتا ہے** کہ مین کثرت سے خواب دیکھا کرتا تھا کہ مین اپنے زمانہ کے لوگون کو جانتا ہون حالانکہ مین اپنے آپ کو اس صفت کا مستحق صرف اتنی بات سے پاتا تھا کہ جو کچھ مجھ سے پوچھا جاتا تھا اوسکے جواب مین اکثر "مجھے معلوم نہین" کہدیتا تھا **مولف کہتا ہی** کہ

یہ حکایت اور طرح سے بہی منقول ہے اور وہ یہ کہ سقراط نے کہا کہ مجہپر وحی آئی ہے
کہ مین اپنے زمانہ کے لوگون کو جانتا ہون اس سے مجہے تعجب ہوا کیونکہ مجہے معلوم
تہا کہ مجہہ مین یہ صفت نہین ہے اور وحی جہوٹی نہین ہوا کرتی اور اب مین سمجہا کہ مین
اس صفت کا مستحق اسوجہ سے ہون کہ مین نہین جانتا اور جانتا ہون کہ مین نہین جانتا
اور دوسرے لوگ نہ جانتے ہین اور نہ یہ جانتے ہین کہ نہین جانتے اسی مضمون کو
بعض شاعرون نے لیکر کہا ہے کہ ؎

ولیس یدری المسکین ان لیس یدری

(بیچارہ کو جہل سے بھی ہے جہل)

ایک شخص نے سقراط سے کہا کہ مجہے امید ہے کہ مین ایک سال مین فلاسفر ہوجاؤنگا
اوسنے کہا کہ اگر ایک سال مین تم بدلکر فلاسفر ہوجاؤ تو مین خودکشی کرلون - بعض جاہلون
نے اوسے گالیان دین تو اوسکے شاگردون نے جواب دینے کی اجازت چاہی
اسپر اوسنے کہا کہ جو بُرائی کی اجازت دے وہ حکیم نہین ہے -
سقراط سے پوچہا گیا کہ کون درندہ سب سے خوبصورت ہے؟ اوس نے کہا کہ عورت -
اسی سے پوچہا گیا کہ نوجوانون کے آداب سیکہنے مین کیا فائدہ ہے؟ اوس نے کہا
کہ اگر اونکو اور کوئی فائدہ اوس سے نہو صرف یہی ہو کہ بُرے طور وطریق سے الگ

رہین تب بہی کافی ہے - اور اسکا قول ہے کہ جسطرح طبیب بیمارون کی سلامتی کے سبب ہین اوسیطرح قوانین مظلومون کی سلامتی کے سبب ہین - اسنے ایک بوڑہے کو دیکہا کہ علوم سے واقف ہونا چاہتا ہے مگر شرماتا ہے اوس سے کہا کہ اے شخص تجہے شرم آتی ہے کہ جس حالت مین تو آخر عمر مین ہے اوس سے افضل مین ہوجاے اور اسکا قول ہے کہ جسکو دینا نہ چاہیئے اوسکو دینا اور جسکو دینا چاہیے اوسکو نہ دینا دونون خطائین ایک ہی سی ہین - عاقل کو چاہیئے کہ جاہل سے اوسطرح باتین کرے جسطرح طبیب بیمار سے کرتا ہے - مزہ میٹھی چہُری ہے - سقراط نے ایک جوان کو جس نے اپنے باپ کا چہوڑا ہوا مال لٹا دیا تہا زیتون کہاتے ہوئے دیکہا تو اوس سے کہا کہ صاحبزادے اپنے باپ کا ترکہ ضایع کردینے کے پہلے ہی اسپر بسر کرتے تو عمر بہر کے لئے تمہاری یہ غذا ہوتی -

ایک مرتبہ سقراط ایک موچی کی دوکان مین بیٹہا تہا کہ موچی کو پیاس معلوم ہوئی اور اوس نے اپنے چہوکرے کہا کہ نان بائی کے پاس جا اور اوس سے درخواست کر کہ تہوڑی شراب مجہے قرض دے - اسپر سقراط نے کہا کہ اس سے تو بہتر یہ ہے کہ تو اپنے نفس سے درخواست کرے کہ پانی پر قناعت کرے سقراط کہتا ہے کہ کسی چیز کے حاصل کرنے پر اوسقدر توجہ ہونی چاہیے جسقدر کہ اپنے حاصل کئے ہوے کو عمدہ

طور سے کام مین لانے پر۔ عاقل کی رایون سے ڈرد اور جاہل کے زورون سے۔
خواب خفیف موت ہے اور موت سنگین خواب۔
ایک شخص نے سقراط کے گال پر طمانچہ مارا تو اوس نے طمانچہ کے نشان پر یہ عبارت لکھہ دی "فلان شخص نے مجھے طمانچہ مارا تھا یہ میری طرف سے اوسکا بدلہ ہے۔

ارسیجانس و سقراط کی گفتگو

ایک دن ارسیجانس نے سقراط سے کہا کہ میری اور تمہاری طبیعتین ملتی جلتی ہوئی ہین اس لئے مجھے مختصر سا ایسا دستور العمل بنادو کہ زیادہ کی ضرورت نہ رہے۔ اسپر **سقراط** نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اختصار پر تم بس کردوگے تو جو باتین تمہارے لئے مفید ہین اونمین سے کچھہ ہی مین رکھہ نہ چھوڑتا۔
ارسیجانس سوال کرکے آزمایش کرو۔
سقراط۔ راتون کو ایسی جگہہ باتین کیا کرو جہان جمگادڑون کے گھونسلے نہ ہون۔
ارسیجانس۔ اے حکیم! تیری مراد یہ ہے کہ مین تنہائی مین بیٹھکر غور و فکر کیا کرون اور حق کی طلب کے وقت محسوسات کے ملاحظہ سے اپنے نفس کو روکون۔

سقراط۔ ظرف مین خوشبو بہرو۔

ارسیجانس۔ تمہارا مطلب یہ ہے، کہ اپنی عقل کو علم و فہم سے معمور کرو۔

سقراط۔ ترازو سے باہر نہ جاؤ۔

ارسیجانس۔ تمہاری مراد یہ ہے کہ حق سے تجاوز نہ کرو۔

سقراط۔ چہری کی آنچ کو تیز نہ کرو۔

ارسیجانس۔ تمہارا مقصود یہ ہے کہ جو غصہ مین ہو اوسکو اور غصہ نہ دلاؤ۔

سقراط۔ اوس شیر سے بچو جو چوپایہ نہین ہے۔

ارسیجانس۔ مطلب یہ ہے کہ بادشاہ سے بچے رہو۔

سقراط۔ جب مرد تو چیونٹی نہ بنو۔

ارسیجانس۔ مدعا یہ ہے کہ جب تمہاد النفس خواہشون کے مار دینے پر راضی ہوجائے

تو فنا ہونیوالی چیزین جو محسوس ہوتی ہین جمع کرکے نہ رکہو۔

سقراط اپنے دوستون کے ساتہہ گہوڑے نہ بنو اور اپنے دشمنون کے دروازہ

پر نہ سو جاؤ۔

ارسیجانس مقصود یہ کہ اپنے بہائیون سے گردن کشی نہ کرو اور جب تک

اس فانی زندگی مین ہو مطمئن ہو دہو نہ بن جاؤ۔

سقراط۔ کسی زمانہ مین بہار کا موسم دور نہین رہتا۔

ارسیجانس۔ تمہارا مطلب یہ ہے کہ کسی زمانہ مین فضائل حاصل کرنے کی کوئی چیز مانع نہین ہے۔

سقراط۔ ترنج کو انار سے ڈہانکو۔

ارسیجانس۔ اسکے معنی یہ ہین کہ اپنی باطنی تدبیر کو ظاہری تدبیر سے چہپاؤ جیسا قیمتی جواہرات کو چوری کے ڈر سے خاک مین دبا دیتے ہین

سقراط۔ جس نے سیاہ سے کہیتی کی اوس نے سفید سے کاٹی۔

ارسیجانس۔ تمہارا مقصود یہ ہے کہ جس نے اس تاریک عالم مین اچہے کام کیے اوسکو اللہ تعالی عالم نور مین اونکی جزا ئین دے گا۔

(گفتگو ختم ہوئی)

سقراط سے کسی نے کہا کہ فلان شخص سے تمہارا ذکر آیا مگر وہ تمکو نہین جانتا۔ سقراط نے کہا کہ اوسیکا نقصان ہے کہ وہ مجہے نہین جانتا اور امین بہی اوسیکا ضرر ہے کہ مین اوسے نہین جانتا کیونکہ مین ذلیل کو جاننے کی کوشش نہین کرتا۔ سقراط سے پوچہا گیا کہ کون بہی چیز آرہ سے زیادہ تیز ہے۔ اوسنے کہا کہ چغلی۔ سقراط نے ایک عورت کو دیکہا کہ درخت سے لٹکا کر اوسکو پہانسی دیگئی ہے اسپر اوسنے کہا کہ اے کاش درختون مین ایسے ہی پہل

لگا کرتے - سقراط نے ایک شخص کو دیکھا کہ تیر چلا رہا ہے - مگر اوسکے تیر داپین
باپین جاتے اور نشانہ پر نہین بیٹھتے ہین - اس سبب سے سقراط نشانہ کی جگہہ
جا کہڑا ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے اندیشہ تہا کہ اوسکے تیر مجھکو لگتے - اور یہہ بہی روایت ہے
کہ اوسنے کہا کہ مین نے تمام جگہون سے زیادہ محفوظ نشانہ ہی کی جگہہ کو پایا - اور
سقراط نے ایک شکاری کو ایک شکیل عورت کے پاس کہڑا ہوا اوس سے کچھہ خریدتے
دیکہا تو شکاری سے کہا کہ تجھکو اپنے ہنر سے یہ فائدہ تو ضرور ہوگا کہ تو اوسکو جال سمجھیگا
مگر دیکھہ اسمین پہنس نہ جانا -

اومیرس (ہومر) شاعر کے مقولے

جہوٹا کسی چیز کے لایق نہین ہو سکتا تاوقتیکہ بوڑہی مین بہتر یا ہو جانے کی صلاحیت
نہ ہو - نیک آدمی روے زمین کے سب جانورون سے افضل ہے اور برا آدمی
سب جانورون سے ذلیل ہے اومیرس (ہومر) نے یہ نقل لکہی ہے
کہ ایک فلاسفر کی کشتی دریا مین تباہ ہوئی تو اوس نے کہا کہ اے لوگو! ایسی
چیزین جمع کرو کہ اگر سمندر مین تمہارا جہاز تباہ ہو جاے تو وہ تمہارے ساتہہ تیر کر
نکل آئین اور جب تم اونکو لیکر بچ جاؤ تو تمہارے پاس باقی رہین اور وہ علوم و فضائل

ہین اومیرس کا قول ہے کہ ایسا کام کبھی نہ کرو کہ جب تمکو اوسکا عیب لگایا جائے تو تمکو غصہ آئے کیونکہ جب تم اوسکے مرتکب ہوئے تو اپنے آپ کو تمہین نے عیب لگایا - جو فروتنی سے رام ہوگا وہ فائز المرام ہوگا اور جو علم مین نامی ہوگا وہ نامور و گرامی ہوگا مگر اسپر فخر نہ کرنا چاہیئے - فضائل کا نگہبان بن محبت تیری نگہبان بنے گی - اچھے کام کا ایک پیشرو ہوتا ہے اور تمام اچھے کامون کی پیشرو حیا ہے - اور ہر برے کام کا بھی ایک پیشرو ہوتا ہے اور تمام برائیون کی پیشرو بیحیائی ہے - مجھے لوگون سے سخت تعجب ہے کہ اللہ تعالی نے تو اونکو فرشتون کی پیروی کی قدرت عطا فرمائی ہے اور وہ اوسے چھوڑ کر جانورون کی پیروی پر جھکتے ہین - **مولف کہتا ہے** کہ ان لوگون کا عقیدہ یہ ہے کہ فلسفی ہونا ہی اللہ تعالی کا اقتدا کرنا ہے اور اوسکی صورت یہ ہے کہ حق کو جانے اور نیک کام کرے - چنانچہ افلاطون نے فلسفہ کی تعریف یہ کی ہے کہ ”فلسفہ انسانی استطاعت بھر اللہ کے ساتھ مشابہت پیدا کرتی ہے“

اور اومیرس کا قول ہے کہ وہی انسان جو ہر چیز کو جانتا ہے اپنے نفس کے نزدیک کچھ بھی نہین جانتا -

اسکندر کے بعض کلام

جب اسکندر نے دارا بسر دارا پارس کے بادشاہ کا ملک فتح کرلیا اور اوسکی حکومت
حاصل کی تو دارا کی بیٹیون کے اوصاف سُنکر اونکے دیکھنے کی خواہش کی اور
پہر خود ہی کہا کہ یہ بُرا معلوم ہوتا ہے کہ ہم تو لڑنے والون مردون پر غالب آئین
اور ہم پر وہ عورتین غالب آجائین جو قید مین ہین - ایک مرتبہ سکندر نے اپنے
مصاحبون مین سے ایک شخص کو ایلچی بناکر پارسیون کے پاس بہیجنا چاہا مگر اوسکو
اندیشہ ہوا کہ پارسی اوس شخص سے دغا کرینگے اسپر اوس شخص نے کہا کہ مین اس
سے خوش ہون کہ اپنے بادشاہ کی خدمت گذاری مین تصدق ہوجاؤن اسکندر
نے کہا کہ اسی لئے تو مجھپر ضرور ہوا کہ مین تجھپر مہربان ہون - اسکندر کے پاس اوسی کا
جاسوس یہ خبر لایا کہ اوسکے مقابلہ کے لئے بہت بڑا لشکر تیار ہوا ہے اس کو
سُنکر اسکندر نے کہا کہ بہیڑیا ایک ہی ہو تب بہی بہیڑون سے گو بہت زیادہ
ہون خوف نہین کہلتا - اس سے کہا گیا کہ دارا نے جو فوج تیار کی ہے اومین
تیس ہزار مردان کارزار ہین اوس نے کہا کہ قصاب گو ایک ہی ہو بہیڑون سے
جا ہے جتنے ہون نہین ڈرتا - اسکو مشورہ دیا گیا کہ پارسیون کی لڑکیون کو اپنی

فتح کا ذریعہ بناؤ مگر اسنے کہا کہ بادشاہ کو یہ زیبا نہین ہے کہ فتح حاصل کرنے کو چوری
کرے - اور اسکندر نے اپنے ہمنشینون سے کہا کہ آدمی کو چاہیئے کہ برائی
کے ارتکاب سے شرم کرے - گھر مین تو اپنے بال بچون سے اور دوسری جگہہ اپنے
ملنے والون سے اور جہان کوئی ملنے والا نہو تو اپنی روح سے اور اگر اپنی روح کو
اس قابل نہ بناے کہ اوس سے تنہائی مین شرم کیجاے تو اللہ تعالی سے
شرم کرنی چاہیئے - اسکندر سے ایک شخص کی چغلی کہائی گئی تو اسکندر نے
چغلخور سے پوچھا کہ کتنے دنون سے تم اوسکو جانتے ہو؟ اوس نے کہا اتنے دنون
سے اسکندر نے کہا کہ چلو ہٹو مین اوسے پہلے سے جانتا ہون - اور ایک اور
شخص نے کسی کی چغلی کہائی تو اوس سے اسکندر نے کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ
اوسکے بارہ مین جو تم کہتے ہو اوسکو مین اس شرط پر سنون کہ وہ جو کچھہ تمہاری نسبت
کہے اوسکو مین مان لون؟ اوس نے کہا کہ نہین - اسکندر نے ایک چور کو سامنے
بلواکر اوسکو سولی دینے کا حکم دیا - چور نے کہا کہ بادشاہ سلامت مین نے جسوقت
چوری کی تہی اوسکو برا سمجہتا تہا اوس نے کہا کہ اچہا سولی پر چڑہو اور اس کو بہی بہت
ہی برا سمجھو -

بعضون نے اسکندر سے کہا کہ حضور بہ نفس نفیس کیون جنگ مین شریک ہوتے

ہین - اوس نے کہا کہ یہ ٹھیک نہین ہے کہ میرے ہمراہی میری طرف سے لڑین
اور مین اپنی طرف سے نہ لڑون - اوسکے مذہبی سردارون نے اوس سے آکر کہا
کہ اللہ تعالی نے تمہاری سلطنت کو بہت وسعت دی ہے اسلیئے تمکو عورتون کی
تعداد زیادہ کرنی چاہیے تاکہ تمہاری اولاد بہت ہو - اسکندر نے کہا کہ جو مردون پر
غالب آیا ہوا اوسکے لیئے یہ خوب نہین کہ عورتین اوسپر غالب آئین -
ایک روز اس نے دربار عام کیا مگر کسی شخص نے اُس سے کوئی درخواست نہ کی
اس لیئے اس نے کہا کہ مین اس دن کو اپنی سلطنت کے دنون مین شمار نہ کرون گا -
اسکندر نے اپنے دو مصاحبون کو جھگڑتے اور ہر ایک کو ایک دوسرے کی آبروریزی
کرتے دیکھا حالانکہ دونون مین پہلے دوستی تھی اسپر اسکندر نے اپنے ہمنشینون
سے کہا کہ آدمی کو چاہیے کہ جب کسی دوست سے بھائی چارہ کرے تو جو باتین
اوسکی معیوب ہون اون کو اوسکے سامنے کھولکر نہ رکھدے اور اوس کے فسادون
سے بچتا رہے - مولف کہتا ہے کہ ابن الرومی کہتا ہے کہ

احذر عدوك مرة   واحذر صديقك الف مرة
فلربما انقلب الصديق   فكان اعلم بالمضرة

دشمنون سے اگر ڈرو اک بار (ترجمہ) دوستون سے ہزار بار حذر

بار ہا جاتے ہین بدلی احباب   ان سے ہوپہنچے گا سب کے بڑے بکے ضرر

اسکندر کے پاس اوسکے ایک دوست کی سناونی آئی تو اوس نے کہا کہ مجھے اوسکے
مرنے کا اسقدر غم نہین ہے جسقدر اس بات کا ہے کہ میرے جسقدر احسان کا
وہ مستحق تہا اوسقدر احسان مینے اوسکے ساتھ نہین کیا اسپر حاضرین مین سے
ایک شخص نے کہا کہ بادشاہ سلامت! حضور کا فرمانا فلان شخص کے قول سے کسقدر
مشابہ ہے اوسکو جب نیزہ لگا اور وہ بخوشی مرنے لگا تو اوس نے کہا کہ مجھے
اپنے مرنے کا اسقدر غم نہین ہے جسقدر اس بات کا ہے کہ دشمنون مین جو میری
دہاک بندہی تہی اور جو ہیبت بیٹھی تہی وہ جاتی رہی۔
اور اسکندر کا قول ہے کہ مین نے باعتبار اپنے دوستون کے اپنے دشمنون سے
زیادہ فائدہ اوٹہایا کیونکہ میرے دشمن مجہپر خطا کا عیب لگاتے اور مجھے اوس سے
متنبہ کرتے تہے اور میرے دوست میری خطا کو میرے سامنے عمدہ ٹھیراتے
اور مجھے اوسپر جرأت دلاتے تہے۔ اسنے ایک شہر کا محاصرہ کیا تو وہان کی عورتین
جنگ کرنے کو تیار ہوئین۔ اسنے لڑنے سے ہاتھ اوٹہایا اور کہا کہ یہ وہ فوج
ہے کہ اگر ہم اسپر غالب آئے تو ہماری کوئی سرخروئی نہوئی اور یہ ہمپر غالب آئی
تو قیامت تک رسوائی ہوئی۔

اسکندر سے کسی نے پوچھا کہ چھوٹی عمر مین تجھے اتنی بڑی سلطنت کیونکر مل گئی؟ اوس نے کہا کہ دشمنون کی دلجوئی اور دوستون کی خبرگیری سے - اور مین ادمیرس شاعر کے اس قول سے عمر بھر کبھی غافل نہ ہوا " رئیس کو ساری رات سونا نہ چاہیئے" اور اسکندر نے ایک سفلے بدکردار شخص کو کہ اوسکا بھی نام اسکندر ہی تھا دیکھکر کہا کہ سنو جی! یا تم اپنا نام بدل ڈالو یا اپنی خصلت بدلو -

پاسلیوس کے بعض کلام

کلام کی خوبی پر نہ اترا جب اوسکی غرض مضر ہو کیونکہ جو لوگ زہر دیتے ہین وہ زہر کو میٹھائیون مین ملا دیتے ہین اور کلام کی درشتی پر نہ جا جب اوسکا مقصود مفید ہو اس لیئے کہ اکثر صحت بخش دوائین کڑوی کسیلی ہوتی ہین - اون فضائل کی مذمت نہ کرو جنکو حاصل کرنے کی تم مین سکت نہین ہے اور اون مین سے جسکی طلب مین تم ہوا وسکے چھوٹے ہونے کا خیال نہ کرو بلکہ اپنی قوت کی مقدار کو دیکھو کیونکہ پھولون سے شہد جمع کرنا مکھیون کے لئے ممکن ہے اور انسان کے لیئے ممکن نہین - کیا یہ بری بات نہین کہ ملاح اپنی کشتی کو ہر ہوا کے ساتھہ نہ چھوڑے اور ہم اپنی روح کو بغیر سوچے سمجھے کل اعتقادون کے حوالہ کردین؟ جب آدمی جلوت مین

کسی چیز سے شرمائے تو اوسکو خلوت مین بھی شرمانا چاہیے کیونکہ یہ انصاف کے
خلاف ہے کہ آدمی عوام کی عزت وآبرو کرے اور اپنی ہی جان کو ذلیل وخوار جانے
لوگون کے پاس جو کچھ ہو سب نہ لے لیا کرو بلکہ جسکی سب خصلتین پسندیدہ ہون
اوس سے تو سب لو اور جسکی ایک آدہ بات اچھی ہو اوسکی صرف وہی بات لو۔
دیکھو سیب ایسی شے نہین ہے جسکی صرف خوشبو ہی مزہ دیتی ہو بلکہ اوسکے کھانے
سے بھی حظ حاصل ہوتا ہے۔ خوشبودار پھول صرف سونگھنے ہی کے ہین۔
کنیر کی پتیان صرف دیکھنے ہی کی۔ کھجور کے درختون کے پھل کام کے ہین
اور گلاب کے پودون سے پھول چن لیتے اور کانٹون کو چھوڑ دیتے ہین۔ جب
ایسی حالت ہے تو جو شخص سراپا خوبی ہو اوسکے تو قول وفعل اور سب صفات لینے
چاہئین اور جسکا صرف فعل پسندیدہ ہو اوس سے فعل اخذ کرنا چاہیے نہ قول ہم
کے سارے اعضا خصوصاً اعضاء رئیسہ کی بڑی نگہداشت کیا کرتے ہین اس
لئے ہمکو مناسب ہے کہ نفس کے اجزا خصوصاً عمدہ ترین جز یعنی عقل کی خوب
نگہداشت کرین جسطرح کہ ایسے لوگ جو صرف حواس بدنیہ سے کام لیتے ہین
محسوس بادشاہ کی حضوری کے خوف سے غصّہ کی اطاعت سے باز رہتے ہین
اوسیطرح جو شخص حواس نفسیہ سے کام لیتا ہے اوسپر واجب ہے کہ معقول بادشاہ

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے خوف سے جسکے حضور مین وہ ہردم حاضر ہے۔
غصہ کی فرمانبرداری سے باز رہے جب تم کسی آدمی کو اوسکی بہتری کے ارادہ
سے نصیحت کرو تو اوس شخص کا پیرایہ نہ اختیار کرو جو اپنے دوست کی سخت بیماری
کے علاج مین اول تو تساہل کرے اور پھر جسم کے داغنے پر آمادہ ہوجاوے
اور جب تمکو تمہاری درستی کے لئے نصیحت کیجاوے تو وہ ہیئت اختیار کرو
جو طبیب کے سامنے مریض کی ہوتی ہے۔ جسطرح تمکو جسم پر اسبات مین
رحم نہین آتا کہ اوسکا کوئی جزو جسمین زہر اثر کر گیا ہے کاٹ ڈالا جاوے اور اگر تمکو
اوسپر رحم آوے تو حقیقت مین تم جسم کے خیرخواہ نہین بدخواہ ہو اوسیطرح تمکو نہین
چاہیے کہ نفس جب غلبہ کرے تو اوسکو ملامت کرنے مین رحم کرو کیونکہ کہتے
ہین کہ جسنے اپنے تازیانہ پر رحم کھایا وہ اپنے بیٹے کی زندگی تلخ کرنے والا
ہے اور اگر ایسے جسم کو جو میلا کچیلا اور گندہ ہو صاف ستھرے لباس سے
آراستہ کرنا برا ہے تو اوس سے زیادہ برا یہ ہے جان عیبون کے میل مین
آلودہ اور جسم باہر سے آراستہ ہو۔

فیثاغورس کے بعض اقوال

کہتے ہین کہ یہی پہلا حکیم ہے جسکے پاس شاگرد جمع ہوئے اسنے ایک موٹے تازے آدمی کو دیکھکر اوس سے کہا کہ تنے اپنے قیدخانہ کی چاردیواری کو بلند کرنے مین کسقدر اہتمام کیا ہے؟ **مولف کہتا ہے** کہ اسکا مقصود یہ ہے کہ جسقدر لحم وشحم کی زیادتی ہوگی اوسیقدر فراست وفہم کی کمی ہوگی۔ فیثاغورس اپنے شاگردون کو منع کیا کرتا تہا کہ حکمت کو کتابون کی صورت مین جمع نہ کرو اور کہتا تہا کہ "جیتی جاگتی حکمت کو مرے مردون کے چمڑون مین نہ رکھو" اسنے اپنے بیٹے سے کہا تہا کہ مین تجہے دس باتون کی نصیحت کرتا ہون انہین یاد کرلے توتجہپر کبھی آنچ نہ آئیگی (۱) لوہے سے کے مُنہ نہ چڑہ۔ (۲) غیرتمند کے ہم پیالہ نہو۔ (۳) حاسد کا ہم خانہ نہو۔ (۴) جاہل سے بات نہ کر۔ (۵) اپنے سے زیادہ زوروالے کا مقابلہ نہ کر۔ (۶) ریائی کو بہائی نہ بنا۔ (۷) جہوٹے سے معاملہ نہ کر (۸) عورتون کے ساتہہ زیادہ نہ بیٹہا کر۔ (۹) بخیل کی مصاحبت نہ کر۔ اور دسوین نصیحت جو سب مین جان کی تان اور اسی پر تیری جان کی سلامتی وامان ہے یہ ہے کہ اپنا رازدار کسی کو بنا۔ جب تم چیزون کو ان کے اندازے

دیکھنا چاہو تو اپنی بصیرت کو ہوا و ہوس سے خالی کرلو - صقلیہ کے سرکش حاکم نے
فیثاغورس سے اپنے پاس ٹھیرنے کی درخواست کی فیثاغورس نے اوس سے
کہا کہ تیری عقل اوسکی مخالف ہے جو تیرے لئے مفید ہو اور تیری عادت تیری تنبیہ کو کہوتی
ہے اسلیئے ہرگز اسکی طمع نہ کر کہ مین تیرے پاس رہونگا کیونکہ طبیبون کا یہ فرض
نہین ہے کہ بیمارون کے ساتھہ خود بھی بیمار ہوجائین - آدمی پر واجب ہے کہ
والدین کے حق تربیت کو ادا کرے اور اپنی اولاد کے ساتھہ بھلائی کرے
تاکہ وہ اوسکا بدلہ دین - تدبیر مین خطا کرنی یہی ہے کہ چیزون کو فطرت جسطرف
لیجاتی ہو تم اوسکے خلاف کیطرف لیجاؤ - جس سے یہ بن آئے کہ اپنی اور نیز دوسرون
کی آزادی کو بچائے یعنی نہ کسی کے نزدیک بے آبرو ہو اور نہ کسی کو بے آبرو
کرے وہی فیض رسان اور وہی آزادی کا نگہبان ہے - لوگ تمکو صرف
اوسی اندازہ سے دیکھتے ہین جس اندازہ پر تم اپنے نفس کی صورت قائم کرتے
ہو - اس لئے اگر تم نے اوسکو معزز بنایا ہے تو عزت سے دیکھے جاؤگے
اور اگر مبتذل تو ذلت سے -

چھوٹی چیز اگر بڑہنے والی ہے تو ابتدا مین اوسکو چھوٹی نہ سمجھو کیونکہ جب ابتدا مین
تم تھوڑے کو جمع کروگے تو آخر مین اوسی تھوڑے کا کئی گونہ ہوجاے گا -

جسم عود[ع٥] کے مانند ہے اور عقل تو بڑے کھونٹیون کیطرح اور روح اوس موسیقی کے مشابہ جو نپی تلی آوازین نکالتی ہے اور حکمت روحون کی طب ہے۔

بقراط طبیب کے بعض اقوال

بقراط کہتا ہے کہ عمر قلیل یعنی طب فن طویل وقت تنگ تجربہ مین عقل دنگ اور قضا بر سر جنگ ہے۔ ہر بیمار کا اوسکی سرزمین کی جڑی بوٹیون سے علاج کرنا چاہیئے کیونکہ طبیعت اپنی ہوا کی مشتاق اور اپنی غذا کے لئے بیقرار رہتی ہے۔ طبیعت کے مناسب غذا سب سے خوشگوار دوا ہے۔ اس سے پوچھا گیا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ جب آدمی دوا پیتا ہے تو اوسکے جسم مین نہایت سخت ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اوسنے کہا کہ اسکی مثال گھر کی سی ہے کہ جسوقت اوسمین جھاڑو دیجاتی ہے اوسیوقت اوس سے بہت گرد اوٹھتی ہے

جالینوس کے بعض کلمات

ضرر کرنیوالی چیزون سے پرہیز کرنیوالے تھوڑے اور جو چیزین ضرر کر چکی ہین اون

ع٥ ایک باجہ کا نام ہے ۱۲

سے شفا چاہنے والے بہت ہین۔ دل جب پاک صاف ہوگا اور منطق کے تخم کو جگہہ دے گا تو اوسکو کبہی کو نہ بڑہائے گا ضاف کرے گا۔ طبیبون کے حق مین لوگون نے کیا خوب نصاف کیا ہے۔ جب بیمار اچہا ہوگیا تو کہا کہ خدا نے صحت دی۔ اور جب مرا تو کہا طبیب نے مار ڈالا۔ یا تو دونون حالتون کی نسبت اللہ تعالے ہی کی طرف کرین۔ یا دونون کو طبیب کے ہی سر منڈہین۔
بیمار اپنی سرزمین کی ہوا سے اوسیطرح شگفتہ و شاداب ہوتا ہے جس طرح مینہ کی تری سے دانہ۔

دمیستانس خطیب کے بعض مقولے

جو شخص کوئی بہلائی کرے اوسپر واجب ہے کہ اوسکو فوراً بہلا دے اور جسکے ساتہہ کوئی نیکی کیجائے اوسپر فرض ہے کہ اوسکو ہمہ دم یاد رکہے مولف کہتا ہے کہ یحیی بن فضل کی تعریف مین ہے کہ ؎

ینسی الذی کان من معروفہ ابدا　　الی الرجال ولا ینسی الذی یعد

اپنے احسان بہول ہی جاتا ہے وہ　(ترجمہ)　بہولتا پر نہین وہ قول و قرار

دمیستانس کا قول ہے کہ ہم مین سے ہر آدمی کے پاس دو جہولیان ہین ایک

سامنے اور ایک پیچھے۔ جو سامنے ہے وہ تو لوگون کے عیبون سے بہری ہوئی ہے اور جو پیچھے ہے وہ خود اپنے عیبون سے۔ اسی لئے انسان دوسرون کے عیب دیکھتا ہے اور اپنے عیبون کو نہین دیکھتا۔ اس سے پوچھا گیا کہ انسان کیا ہے؟ اسنے کہا کہ آگ ہے جسکو ہر طرف سے ہوا گھیرے ہوے ہے۔

جب اسکندر نے اوس شہر کو فتح کیا جسمین دمیستانس رہتا تھا تو اوسنے اوسے دیکھا کہ ایک درخت کے سایہ مین لیٹا ہوا ہے اور اوسکی آنکھہ لگ گئی ہے۔ اسکندر نے اوسے ایک لات ماری وہ گھبرا کر اوٹھا اور سنبھل کر بیٹھا تب اسکندر نے اوس سے کہا کہ اے حکیم اوٹھہ مین نے تیرے شہر کو فتح کرلیا اوسنے کہا کہ شہرون کا فتح کرنا بادشاہون کے لئے کوئی عجیب بات نہین ہے یہ تو اونکا کام ہی ہے البتہ دولتیان جہاڑنی گدہون کا کام ہے۔ بادشاہون کی سی طبیعت رکھو اور دیکھو گدہون کی خصلت چھوڑ دو۔

زینون فیلسوف کے بعض کلام

جب تمہاری کوئی چیز چلی جاے تو یہ نہ کہو کہ جاتی رہی بلکہ یہ کہو کہ مینے واپس کر دی کیونکہ اگر وہ تمہاری ہوتی تو تمہارے ہی قبضہ مین رہتی۔ اسنے اسکندر کے پاس

پاس جاکر کہا کہ مجکو دس ہزار دینار دینے کا حکم ہوجائے سکندر نے کہا کہ اتنی تو

تمہاری قدر نہین ہے۔ اوسنے کہا کہ آپ کی تو قدر ہے۔ چنانچہ اوس نے اوسیقدر

دینے کا حکم دیا۔

دیقومیس کے بعض قول

اس سے پوچھا گیا کہ جو بوڑہا بیاہ کرے اوسکی نسبت تم کیا کہتے ہو؟ اسنے کہا

کہ جو خود دریا مین تیر نہ سکتا ہو وہ دوسرے کو اپنی گردن پر بٹھا کے کیونکر لیجائے گا

اور اس سے کسی نے کہا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ جسقدر علما دولتمندون کے دروازہ

پر آتے ہین اوسقدر دولتمند عالمون کے دروازہ نہین جاتے؟ اسنے کہا کہ اسکی

وجہ یہ ہے کہ عالمون کو دولت کی قدر معلوم ہے اور دولتمندون کو علم کی قدر نہین معلوم

فیلمون بادشاہ کے بعض مقولے

اس نے اپنے مصاحبون سے کہا کہ بھائیون سے محض دوستی کا برتاؤ کرو۔

رعایا سے رغبت و ہیبت کا۔ اور کمینون سے ڈرانے اور ذلیل جاننے کا۔

اس سے پوچھا گیا کہ کون سا بادشاہ افضل ہے؟ اسنے کہا کہ جو اپنی نفسانی خواہشون

کا مالک بنا اور جسکو خواہشون نے اپنا غلام نہ بنایا۔

نوموس کے بعض کلمات

اسکی بیٹی کا پیغام دو شخصون نے بہیجا ایک امیر تہا اور دوسرا فقیر مگر اس نے امیر کو لڑکی نہ دی فقیر کو دی۔ اسکندر نے اسکا سبب پوچہا تو اسنے کہا کہ بادشاہ سلامت! دولتمند نادان تہا اور اوسمین اسقدر سلیقہ نہ تہا کہ اپنی دولت کو بچاتا اور محتاج سلیقہ مند تہا اوسکے دولتمند ہو جانے کی امید تہی۔

کسانوقراطس کا کلام

اس سے اسکندر نے پوچہا کہ بادشاہ کو کس بات کی پابندی ضرور ہے؟ اسنے کہا کہ رات مین رعایا کی فلاح مصالح پر غور کرنے اور دن مین اون کو جاری کرنے کی۔

فورس اسکندر کے کلانوت کا کلام

اس نے اسکندر سے کہا کہ جب تمکو کوئی بات حکیمون سے پوچہنی ہو تو مجہسے

پوچھو - اسکندر نے اوس سے پوچھا کہ وہ کون سی چیز ہے جس سے آدمی بڑھاپے مین فائدہ اُٹھا سکتا ہے ؟ اوس نے کہا کہ مال - اسکندر کو سخت تعجب ہوا -

فلطین اسکندر کے مسخرہ کا کلام

اس نے اسکندر سے کہا کہ ایک مرتبہ مین ایک مصوّر کے پاس سے گذرا تو اوسکے ہاتھہ مین مینے ایک لڑکی کی تصویر دیکھی جسکو اوس نے زیور سے لاد دیا تھا مین نے اوس سے اسکا سبب پوچھا - اوس نے کہا کہ اسکو حسین بنانا میرے امکان مین نہ تھا اسلئے مین نے اسکو مالدار بنا دیا -

انخرسیس صقلے کے بعض کلام

اس نے ایک حکیم سے مباحثہ کیا تو اوس نے اس سے کہا کہ صقلیہ والے چپ رہ - اسنے کہا کہ میرا ننگ تو میری جماعت ہے مگر تم اپنی جماعت کے ننگ ہو - [ع]

ع اسی مضمون کو ہمارے زمانے کے سعدی شمس العلما رمولانا الطاف حسین حالی نے اس شعر مین ادا کیا ہے سہ حالی کو تو بدنام کیا اسکے وطن نے ہ اور آپنے بدنام کیا اپنے وطن کو ۱۲ مترجم

مولف کہتا ہے کہ یہ ایک دوسرے حکیم کے قول کے مماثل ہے جسکو نسب کا عیب لگایا گیا تو اسنے عیب لگانیوالے سے کہا کہ ہٹو بھی جس چیز کا تم عیب مجھے لگاتے ہو اوسکی ابتدا مجھسے ہے اور تمہارے نسب کا تمہین پر خاتمہ ہے اور اسکا قول ہے کہ جب تمہارے امکان مین ہو نیکی کرو کیونکہ بدی ہر وقت ممکن ہے۔

ویسطس کے بعض کلام

یہ کہتا ہے کہ میرا ایک پڑوسی ناکارہ مصور تھا اسکو خبر ملی کہ مین ایک مکان مین نقش و نگار بنوانا چاہتا ہون۔ اس لیے اوس نے مجھسے کہا کہ اپنے مکان پر گچ کراو تو مین تمہین پھول بوٹے بنا دونگا مین نے کہا کہ نہین پہلے تم پھول بوٹے بنا لو تب مین گچ کراونگا۔

دیوجانس کلبی کے اقوال

فلسفیون مین کلبیون کا ایک فرقہ ہے جو ذلیل عادتین رکھتے اور خفیف حرکتین کرتے ہین مثلاً راہون مین کھالینا جو ملجاے اوسکو پہن لینا اور جہان اتفاق ہو سو رہنا۔ اسی لیے اونکو کتون سے تشبیہ دیگئی ہے۔

دیوجانس نے ایک ایسے لڑکے کو جسکو کسی نے اُٹھا کر پال لیا تھا پتھر پھینکتے دیکھکر کہا کہ پتھر نہ پھینکا کر۔ شاید تیرے باپ کے لگجائے اور تجکو خبر نہو مولف کہتا ہے کہ عرب کے شاعرون نے اسی مضمون کو لیکر کہا ہے کہ

لا تهجون اسن منك فربما ۔ تهجوا بالك وانت لا تدرى

تو اوسکی ہجو نکر سن مین جو بڑا ہو ۔ تجھے خبر نہو شاید وہ تیرا دادا ہو

دیوجانس نے دو شخصون کو ساتھ شراب پیتے اور ہمیشہ ساتھ رہتے دیکھکر اونکا حال پوچھا۔ کسی نے کہا کہ یہ دونون آپس مین دوست ہین تو اوس نے کہا "پھر اسکی کیا وجہ ہے کہ ایک کو مین امیر اور دوسرے کو فقیر دیکھتا ہون" اور اسنے ایک احمق جوان کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو کہا کہ اس سونے نے جسقدر تجکو زینت دی اوس سے زیادہ تو نے اسکو ذلت دی ہے۔

نیکوکار وہ نہین جو بُرائی سے باز رہے بلکہ نیکوکار وہ ہے جو نیک کام کرے۔ اسنے ایک بوڑھے سے جو ڈاڑھی مین خضاب کیئے ہوے تھا کہا کہ مین نے مانا کہ تم نے اپنے بالون کی رنگت چھپالی مگر کیا بوڑھاپے کو بھی چھپا سکتے ہو؟ اسنے ایک آدمی سے اپنا ذکر برائی کے ساتھ سُنکر کہا کہ جو حال ہمارا اللہ کو معلوم ہے وہ اس سے زیادہ ہی ہے جو تو کہتا ہے۔ ایک عورت کو اسنے دیکھا کہ تازیا سے نے

کہا رہی ہے اور خود اوس سے فریاد کرتی ہے اسنے کہا کہ مجھسے زیادہ تیرے لئے وہی مفید ہے۔
ایک زشت رو خوشخو آدمی کو دیکھکر اس نے کہا کہ تمہاری نفس کی خوبیون نے تمہارے چہرہ کی خوبیان بھی اڑالین۔ کہانے کا وقت اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ مقدور والے کیلئے تو جب بھوک لگے اور نادار کے لئے جب ملجائے۔ دوستون کو اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ ایک جان کئی قالبون مین۔ کسی نے پوچھا کہ یونانیون مین سب سے بڑا شاعر کون ہے ہا اسنے کہا کہ اپنے نزدیک ہر شخص اور جمہور کے نزدیک اومیرس (ہومر) کسی نے دولتمندی کو پوچھا تو کہا شہوات سے باز رہنا۔ اور عشق کو پوچھا تو کہا کہ بیکار بے ہمت نفس کی بیماری کا نام عشق ہے پوچھا گیا کہ آدمی کو کس چیز سے بچنا چاہیئے؟ تو کہا کہ دوستون کے حسد اور دشمنون کے مکر سے۔ اسکو ایک مرتبہ کتے نے کاٹ کھایا۔ اس لیے اسکندر بادشاہ نے اپنے مزاح مطلس کو مزاج پرسی کے لئے بھیجا اوس نے اوسے تکلیف مین مبتلا پاکر کہا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا درد جاتا رہے تو جس کتے نے تمکو کاٹا ہے اوسکو ثرید اور روغن کہلاو۔ دیوجانس نے کہا کہ اگر مین تمہارے کہنے پر عمل کرون تو شکر کا کوئی کتا مجھے کاٹے بغیر نہ رہے۔ اسی سے کسی نے

پوچھا کہ حکیمون کو کس چیز سے تشبیہ دیجائے ؟ جواب دیا کہ آدمیون پر قیاس کرو
تو دیوتاؤن کے مشابہ ہین اور اللہ پر تو فرشتون کے - لوگون نے پوچھا کہ تم
مین اور بادشاہ مین کیا فرق ہے ؟ تو کہا کہ بادشاہ شہوات کا غلام ہے اور مین
اونکا آقا ہون - اس سے کسی نے کہا کہ بادشاہ تمکو دوست نہین رکھتا -
اس نے کہا کہ آدمی اپنے سے بڑے کو دوست نہین رکھتا - اس نے کچھ
لوگون کو دیکھا کہ ایک عورت کو دفن کر رہے ہین تو اون سے کہا کہ اچھے داماد سے
تم نے رشتہ کیا مولف کہتا ہے کہ عقلون کا تو اردبھی کچھ عجیب ہے !
حضرت علی علیہ السلام کی نسبت روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "کیا اچھا داماد مرقد ہے"
دیوجانس کہتا ہے کہ جو شخص تم سے محبت بھی کرے اور تمکو صلاح بھی دے
اوسکی تم محبت کے ساتھہ اطاعت بھی کرو - ہر چیز کی زیادتی پسندیدہ ہے -
الا کلام کی اس لئے اس سے بچو کیونکہ یہ ناپسندیدہ ہے - اس نے اپنے
شاگردون سے کہا کہ اپنی خطاؤن کو صدقہ سے اور اپنے گناہون کو رحمت سے
پاک کرو - اگر تم نیکی کو نیکی کی نیت سے نہین بلکہ صرف ستایش کی تمنا مین کرتے
ہو تو تم مین اس سے زیادہ خوبی نہین کہ اگر تمھاری تعریف ہو تو تم برائی بھی کرو -
کیونکہ بہت سے آدمی تعریف کے لئے برائیان بھی کرتے ہین - اور دیوجانس

نے ایک گورے لڑکے کو دیکھکر جو ادب سے معرّا تھا کہا کہ یہ وہ گھاس ہے
جسمین جڑ نہین ہوتی - اور اس نے ایک عورت کو درخت مین لٹکے اور چہپے
ہوئے دیکھا تو کہا کہ کاش سب درخت یون ہی پڑا کرتے -
اور ایک بدسیرت خوبصورت آدمی کو دیکھکر اس نے کہا کہ مکان تو اچھا ہے مگر مکین
بُرا ہے - ایک بےادب جوان کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھکر کہنے لگا کہ گدہا
ہے جسکی لگام سونے کی ہے - ایک جاہل کو پتھر پر بیٹھا دیکھکر کہا کہ پتھر پر پتھر ہے
اور اسکا قول ہے کہ جو چاہے کہ اوسکی روش عمدہ ہو اوسکا رویہ بُرے آدمیون کی
روش کی ضد ہونا چاہیئے - اس سے کہا گیا کہ دیکھو شہر کی گلیون مین نہ جاؤ
ایک گروہ نے تمہارے مارنے کی سازش کی ہے - اِسنے کہا کہ اگر وہ ایسا
کرینگے تو میری حکمت دیکھہ لینگے - اسکو ایک شخص نے گالیان دین مگر اسنے
اوسکو کچھہ نہ کہا - اسپر کسی نے اس سے پوچھا کہ تمکو غصہ کیون نہ آیا؟ اسنے کہا کہ
اوسکے لیئے یہ گالی کیا کم ہے کہ اوسنے مجھی کو گالیان دین اور مینے نہ دین - اس سے
کسی نے سوال کیا کہ دوست کس بات سے پہچانا جاتا ہے - اسنے کہا کہ مصیبتون
کے وقت -

ع۵ یعنی اوسکو امربیل سے تشبیہ دی جو سفید ہوتی ہے مگر کڑوی ہے ۱۲ مترجم

اور ایک سپاہی کو اسنے ایک چور کو مارتے ہوئے دیکھکر کہا کہ دن دہاڑے
چوری کرنے والے کو دیکھو کہ چہپکر چوری کرنے والے کو سزا دیتا ہے - اور
اس نے ایک عورت کو دیکھکر جسے سیلاب بہائے لیئے جاتا تہا کہا کہ گدلے پن
پر گدلا پن بڑہا اور برائی برائی ہی سے مٹتی ہے - اس سے کسی نے کہا کہ تم
بازار مین کیون کہاتے ہو؟ اسنے کہا " اس لئے کہ مجھے بازار مین بہوک معلوم
ہوئی ،، اور اسنے ایک حسین لڑکے کو بنتے سنورتے دیکہا تو ہنسا اور اوس
سے کہا کہ اگر تم نے مردون کے لئے بناؤ سنگار کیا ہے تو خطا کی اور عورتون
کے لئے تو گنے - ایک عورت کو سر پر آگ لیے ہوئے دیکہکر اسنے کہا کہ
آگ پر آگ ہے اور بوجہ سے بوجہ اُٹہانے والا زیادہ برا ہے - یہ ایک
نان بائی کی دُکان کے پاس سے گذرا اور اوسکی ایک روٹی لیکر کہا گیا اور دوسرے
دن پہر ادہر سے اسکا گذر ہوا اور ایسا ہی وقوع مین آیا تب نان بائی نے
کہا کہ حکیم جی! کل تو تم میرے یہان کی روٹی کہا چکے ہو - اسنے کہا کہ اور
آج بہی کہاتا ہون کیونکہ تم روزانہ روٹیان پکاتے ہو اور مجھے روزانہ بہوک
لگتی ہے - اسکندر جب تخت سلطنت پر بیٹہا تو اس نے اوس سے جاکر
کہا کہ اے سردار! پہلے مین تمہارا بہائی تہا اور آج تمہارا تابع ہوگیا اور بہائی

اور تابع مین بڑا فرق ہے - اور اسنے ایک بچہ کو اپنے باپ سے بہت ہی مشابہ دیکھکر کہا کہ تو اپنی مان کا کیا اچھا گواہ ہے - اور یونان کے ایک شہر کے رہنے والون نے جسمین بہت سے طبیب رہتے تھے اس سے پوچھا کہ ہم اپنے دشمنون کو کیونکر قتل کرین ؟ اسنے کہا کہ اپنے یہان کے طبیبون کو اپنی فوجون کے سردار مقرر کردو بس وہ جسکا علاج کرینگے اوسے مار ہی ڈالینگے اور اپنی فوجون کے سردارون کو اپنے یہان کے طبیب بنا لو کیونکہ اونہون نے کبھی بھی کسیکو مارا نہین ہے - اور اسکو ایک شخص نے جسکی چندیا کے بال اُڑے ہوئے تھے گالیان دین - اسنے کہا کہ مین تو تجھے گالیان نہ دونگا - ہان تیری چندیا کے بالون پر مجھے البتہ رشک آتا ہے کہ وہ تجھسے بچ نکلے -

ایک دن اسکندر نے اپنے ہاتھہ مین ایک روٹی لی اور سونگھہ کر حکیمون کیطرف بڑہائی اور اون سے پوچھا کہ بتاؤ اسکی بو کیسی ہے ؟ مگر کسی نے کوئی جواب نہ دیا - آخر مین اوس نے دیوجانس کی طرف وہ روٹی بڑہائی - اسنے اوسے ہاتھہ مین لیکر اور سونگھہ کر کہا کہ اس مین حیات کی بو آتی ہے - اور اسکندر کے ایک طبیب نے کھانے کیلئے گھاس پات دہوتے ہوئے دیکھکر کہا کہ اگر تم بادشاہ کے پاس آتے تو تمکو اسکے کھانے کی احتیاج نہوتی - دیوجانس نے اوس سے

کہا کہ وہ اور تم بھی اگر اسی کے کہانے پر قناعت کرتے تو آزادی کے بعد تم
بادشاہ کے غلام نہ بنتے"۔ دیوجانس کا قول ہے کہ جسطرح بجانے پر آواز سے
مٹی کے درست اور ٹوٹے ہوئے برتن پہچان لئے جاتے ہین اوسیطرح آدمی
کی باتون سے اوسکا کمال ونقصان پہچانا جاتا ہے۔ اسنے ایک کانی عورت
کو بناؤ سنگار کرتے ہوئے دیکھکر کہا کہ آدہی برائی بھی آخر برائی ہی ہے۔ اسکندر
نے اسکے لئے نفیس خلعت کا حکم دیا مگر اسنے قبول نہ کیا اور کہا کہ بادشاہ سلامت
بدشکل آدمی جب عمدہ پوشاک پہنتا ہے تو اور بدصورت نظر آتا ہے اور جب
اپنی شکل سے بھی برا لباس پہنتا ہے تو اوسکی بدصورتی اچھی معلوم ہوتی ہے
اسلئے حضور اپنی پوشاک سے مجھے بدصورت نہ بنائین اور میرے لباس کی
برائی کو مجھے اچھا ظاہر کرنے دین۔ اور اسکندر نے اس سے پوچھا کہ کس چیز
سے ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے اس نے کہا کہ خیرات کے کامون سے
اور اے بادشاہ سلامت آپ ایک دن مین جو ثواب حاصل کرسکتے ہین وہ
رعایا قیامت تک نہین کرسکتی۔

اس سے پوچھا گیا کہ سونے کا رنگ زرد کیون ہے اسنے کہا کہ دشمنون کی کثرت
اور اس دہشت سے کہ مبادا باندہا اور جکڑا اور زمین مین گاڑا جاؤن۔ اس سے پوچھا گیا

کہ فلان شخص کو بتاؤ کہ وہ دولتمند ہے یا نہین؟ اسنے کہا کہ مجھے معلوم نہین ہو سکتا
جبتک کہ یہ نہ معلوم ہو کہ وہ اپنے مال کا کیا انتظام کرتا ہے - ایک مرتبہ یہ چنگی
وصول کرنیوالے کے پاس سے گذرا تو اوس نے اس سے پوچھا کہ تمہارے
پاس کچھ ہے؟ اسنے کہا کہ ہان اور اپنی جھول اوسکے سامنے رکھدی - اوس
نے اوسکو ٹٹول کر دیکھا تو کچھ بھی نہ پایا - اسپر وہ کہنے لگا کہ تمنے جو کہا تہا کہ "ہے"
وہ کہان ہے - دیوجانس نے اپنا سینہ کھولکر کہا کہ یہان ہے جہان سے نہ کوئی
لے سکتا ہے اور نہ تم دیکھ سکتے ہو - اس نے ایک خوش گلو لڑکے کو حکمت
حاصل کرتے ہوئے دیکھکر کہا کہ میان لڑکے؟ تمنے بہت اچھا کیا جو گلے کی خوبی
اپنی عقل کو دیدی - اور ایک شخص کو جو اپنے عمدہ عمدہ مال کو برباد کر رہا تہا دیکھکر
اسنے کہا کہ مجھے ایک من چاندی دلواؤ اوسنے کہا کہ تجھے خیر ہے! اوردن سے
تو ایک حبّہ اور ایک پیسہ مانگتا ہے اور مجھسے ایک من چاندی - اس نے کہا
کہ اوردن سے مجھے پھر سوال کرنے کی امید ہے اور تجھسے اسکی امید نہین - اسنے
ایک جوان کو ایک آدمی کے پہلو پر ادہر اودہر رینگتے ہوئے دیکھکر کہا کہ یہ چور
ہے جو جنگل مین رستہ نہ ملنے سے پریشان ہے - اور اس نے ایک جنگل مین
ایک عورت کو دیکھکر جو شراب کے بڑی رسیا تھی کہا کہ اسکے لئے شراب کے سگّے

کے سرپر روئی کا ایک گالا رکھدو تاکہ یہ مٹکے کے قریب نہ جانے پائے - ایک
جوان کو اسنے دیکھا کہ ایک بگڑی ہوئی عورت کو نصیحت کر رہا ہے - اس لیئے
اوس سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو اوسنے کہا کہ اس عورت کو سمجھاتا ہون - دیوجانس
نے کہا کہ حبشی کو دہو و شاید گورا چٹا ہو جائے - اس سے پوچھا گیا کہ میٹھا اور
کڑوا کیا ہے ؟ اسنے کہا کہ میٹھا باادب فرزند اور کڑوا بیماری دین ہے -
یہ بیمار ہوا تو اِسکے بہائی بند مزاج پرسی کو آئے اور اس سے کہنے لگے کہ تم گبہراؤ
نہین - یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے - اسنے کہا کہ تب تو اور بہی سخت ہے - اور اس
سے پوچھا گیا کہ کونسی خصلتون کا انجام بخیر ہے ؟ اسنے کہا کہ اللہ تعالےٰ پر
ایمان و والدین کے ساتھہ احسان اور قبول ادب - ایک بڑے چپ رہنے والے
جوان کیطرف اسنے نگاہ کی اور اوس سے کہا کہ اگر تمہاری خموشی کا باعث تمہارا
سوء ادب ہے تو تم بڑے باادب ہو اور اگر حسن ادب ہے تو تم نے اپنے
ادب سے بُرا برتاؤ کیا کہ اوسکو روک رکہا - اور اسکا مقولہ ہے کہ عقل کو جیسی جنگ
ہوا وہوس سے کرنی پڑتی ہے ویسی کسی سے نہین - ایک خوشحال گردہ
نے اسکی طرز زندگی پر طعن کیا اسنے اون سے کہا کہ اگر مین تمہاری جیسی
زندگی بسر کرنی چاہتا تو مین کر سکتا تہا لیکن اگر تم میری جیسی زندگی بسر کرنی چاہو

تو تم سے نہین ہو سکتا۔ ایک عورت کو چند عورتون سے مشورہ کرتے دیکھکر اس
نے کہا کہ اژدہا کالون سے زہر قرض لے رہا ہے۔ ایک بوڑھیا کو بناؤ سنگار
کرتے ہوئے دیکھکر اوس سے کہا کہ اگر زندون کے لئے بنتی سنورتی ہے تو تو نے
کچھہ بھی نہ کیا اور اگر مردون کے لئے تو جلدی کر۔ ایک پست قد حسین عورت کو
دیکھکر اسنے کہا کہ خوبی تو ذرا سی اور شر بڑی ہے۔ ایک لڑکی کو جو کمسن و حسین
تھی پڑہتے دیکھکر اسنے کہا کہ برائی کے لئے تلوار سان پر چڑہائی جاتی ہے
اور اسنے ایک گنجے سفلے کو دیکھکر اس سے کہا کہ مین تو تیرے بالون کو سراہتا
ہون کہ بُرے سر سے سرک گئے۔ ایک معلم کو یہ دیکھکر کہ وہ ایک لڑکی کو پڑہا رہا
ہے اسنے کہا کہ بُرائی مین اور بُرائی نہ ملاؤ۔ اس سے پوچھا گیا کہ انسان کے
لئے کونسی چیز سب سے زیادہ فسادکی ہے؟ اس نے کہا کہ مال۔ اور اسکا قول
ہے کہ دشمن جو باتین کرے اونپر نہ بھولو بلکہ جو دل مین رکھے اوسکا خیال رکھو۔
ایک طالب علم سے جو پڑہنے مین کاہلی کرتا تھا اسنے کہا کہ میان لڑکے اگر تم
سے پڑہنے کی مشقت نہین اُٹھائی جاتی تو جہالت کی بدبختی اوٹھانے پڑے گی
ایک جوان آدمی کو اپنے پدر بزرگوار سے حقارت کے ساتھہ پیش آتے ہوئے
دیکھکر اسنے کہا کہ میان صاحبزادے تمکو شرم نہین آتی کہ اوسی کی حقارت کرتے ہو

جسکے سبب سے تم خود پسند بنے ہو - ایک آدم خوار حبشی کو اسنے دیکھا کہ لڑکیون کو کھا رہا ہے اسلیئے کہا کہ دن کو رات کھا رہی ہے - اور اسکا قول ہے کہ عورت بُری ہوتی ہے خصوصاً جب اس لفظ کی دوہری مصداق ہو ایک تو عورت اور پھر باپ کی عورت - اس نے ایک دوشیزہ صاحب جمال لڑکی کو لکھنا سیکھتے دیکھکر کہا کہ مین دیکھتا ہون کہ تلوار سان پر چڑھی ہوئی ہے اس سے پوچھا گیا کہ کھانے کا کونسا وقت سب سے بہتر ہے ؟ اسنے کہا کہ مقدور والے کیلیئے جب اشتہا ہو اور جو بیمقدور ہو اوسکے لیئے جب ملجائے ایک شخص نے اسکو کھانے پر بلایا تو یہ اوسکے پاس چلا گیا - لیکن جب اوس نے دوسری مرتبہ بلایا تو نہ گیا - اسکا سبب پوچھا گیا تو اسنے کہا کہ اوس نے پہلی مرتبہ میرا شکریہ نہ ادا کیا - اور یہ ایک اونچی عمارت پر چڑھکر اے آدمیون کہکر چلایا چنانچہ ہرطرف سے عوام جمع ہو گئے تو اسنے کہا کہ مین نے تمھین نہین آدمیون کو بلایا تھا - اور اُسنے ایک خوشرو بدخو آدمی کو دیکھکر کہا کہ اچھا مکان ہے مگر مکین شیطان ہے -

اکیس کا کلام

بوڑھا ہوجانے کے بعد ایک شخص نے اس سے پوچھا کہ کہو کیا حال ہے

اسنے کہا کہ اب تو مین آہستہ آہستہ مر رہا ہون۔

اِسٹحولیس

اسنے ایک لڑکے کو یہ کہتے سنا کہ مین بہتیرے عالمون سے ملا ہون۔ تو کہا کہ مین بہت سے دولتمندون سے ملا ہون مگر مین دولتمند نہین ہون۔

انکسیمینیس

زمانہ عالم کو عبرت دلانے والا ہے۔

فندروس کا مقولہ

جو حالت جسم کی ہے کہ جب روح اوس سے الگ ہو جاتی ہے تو اوسکی بدبو باہر پہلیتی ہے یہی حالت جاہل کی ہے جو حکمت سے الگ ہے کہ جو لفظ اوسکے مُنہ سے نکلتا ہے اوسکی گندگی و بدبو سننے والے تک پہونچتی ہے اور جیسا کہ جسم کو مردہ ہونے کے باعث اوسے بدبو کی خبر نہین ہوتی جو اوس سے ظاہر ہوتی ہے ویسا ہی جاہل کو اپنے کلام کی بدبو محسوس نہین ہوتی۔ اس لیئے کہ اوسکی تمیز بے جان ہے۔

سولون کے بعض کلمات

کہا جاتا ہے کہ یہ یونان کے انبیا مین سے ایک تھا - اسکا قول ہے کہ جاہل سے خطا سرزد ہوتی ہے تو اورون کو الزام دیتا ہے اور ادب کا طالب اپنے آپ کو اور با ادب نہ اپنے آپکو نہ غیرون کو - اس سے پوچھا گیا کہ سخی کون ہے ؟ اسنے کہا کہ جو اپنے مال مین سخاوت کرے اور دوسرے کے مال سے اپنے آپ کو بچائے اور پوچھا گیا کہ بچہ مین کونسی صفت زیادہ قابلِ تعریف ہے حیا یا خوف ؟ اسنے کہا کہ حیا کیونکہ حیا عقل کیطرف لیجاتی ہے اور خوف نامردی کی راہ دکھاتا ہے - اسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ اپنے حاکمون سے ڈرتے رہو تاکہ جنپر تم حاکم ہو وہ تم سے ڈرین اور ڈرکر تمھاری اطاعت کرین اور اسکا قول ہے کہ اقبال کی حالت مین نیکیان سمیٹنے ادبار کی حالت مین سمیٹنے سے بہتر ہے - دولتمندون کے مقابلہ سے بچو کیونکہ بدنصیب ہی پٹ جاتا ہے - اور اسنے اپنے بعض شاگردون سے کہا کہ اپنے کامون مین سبک رہو بوجھل نہ بنو کیونکہ جو کاہلی سے ہنغم رہا دہی کاہل ہے اور اسنے اپنے بیٹے سے کہا کہ ہنسی مذاق چھوڑ دو کیونکہ یہ عداوتون کا تخم ہے - اس سے پوچھا گیا

کہ تمنے باپکے قاتل کے لئے کوئی سزا کیون نہ مقرر کی۔ اسنے کہا کہ مجھے کوئی ایسا شخص معلوم نہین ہے جو اپنے باپ کے قتل کا اقدام کرے۔ اور اس سے کسی نے پوچھا کہ مین کیا تدبیر کرون کہ میری خطائین کم ہون؟ اسنے کہا کہ شریرون کی عداوت کی زد مین نہ آؤ۔ اور ایک مالدار سے جس نے اسکو محتاجی کا عیب لگایا تھا اسنے کہا کہ میرے مال کو دیکھو کہ وہ کسی وقت اورون کا نہین ہو سکتا لیکن اگر مین خود کسی آدمی کو عطا کرون تو بھی بغیر کمی کے میرے پاس باقی رہے ہے۔ اور تمہارا مال اورون کا ہو جائیگا اور اگر اسمین سے کچھ دو تو کم ہو جائے اور اسمین اور کھیل کے اون پانسون مین کوئی فرق نہین ہے جسکے پہلو اتفاقی طور پر ہر ایک طرف پلٹے کہاتے ہین۔ اسکا قول ہے کہ جو ایسی چیز کا طالب ہو جسکی انتہا نہین وہ جاہل ہے اور توانگری کی کوئی حد نہین اور بادشاہون کے ساتھ عمدہ ترین برتاؤ خندہ رو رہنا اور اپنا بار کم ڈالنا ہے اور اس سے پوچھا گیا کہ سب سے دشوار کیا ہے؟ اسنے کہا کہ انسان کا اپنے نفس کو پہچاننا اور اپنے راز کو چھپانا۔ اور سوال کیا گیا کہ سب سے گران کونسی بات ہے اسنے جواب دیا کہ انسان کا اپنی کوشش مین ناکام رہنا۔ اور پوچھا گیا کہ کونسی چیز لوگون کے اخلاق بگاڑتی ہے؟ اسنے کہا کہ زر۔

دیموقریطس کا مقولہ

اس سے کہا گیا کہ تم نے خوبصورت و ذی وجاہت ہوکر بدصورت و بدسیرت عورت اپنے لئے کیون پسند کی - اسنے کہا کہ بُرائی مین سے مین نے تہوڑی ہی اختیار کی -

حکیم قراطس کے بعض مقولے

اسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ ضروری خورش پر قناعت کرو اور بہوک کی بیقراری کو اپنے آپ سے دور کرو اللہ تعالی سے قریب ہوجاوٴگے کیونکہ اللہ تعالی کبہی کسی چیز کا محتاج نہین اسلئے جسقدر زیادہ محتاج ہوگے اوسی قدر اوس سے دور رہوگے - اور اسکا قول ہے کہ اگر چاہتے ہو کہ تمہاری خواہش پوری ہوکر رہے تو جو تمہارے امکان مین ہو اوسی کی خواہش کرو - اور اس سے پوچہا گیا کہ کونسی چیزین بُری ہین تو اوسنے کچہ جواب نہ دیا اور جب کہا گیا کہ تم جواب کیون نہین دیتے تو کہا کہ اسکا جواب سکوت ہی ہے - اور اسکندریہ نے

ع زینوفسن نے لکہا ہے کہ سقراط سے کسی نے پوچہا کہ کون کون چیزین اچہی اور کونسی بُری ہین تو اوسنے کہا کہ فی ذاتہ کوئی چیز نہ اچہی ہے نہ بُری - چیزین باضافت و نسبت سے بہلی یا بُری کہلاتی ہین مترجم

اس سے پوچھا کہ کونسا آدمی بادشاہ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے؟ اسنے
کہا کہ یا حکیم صاحب مملکت یا بادشاہ طالب حکمت - اور قراطس سے راستہ
مین ایک مالدار آدمی کا ساتھہ ہوا دونون رہزنون کے ہتھے چڑھے اس پر مالدار
نے کہا کہ میری شامت ہے اگر رہزنون نے مجھے پہچان لیا اور قراطس نے کہا
کہ میری شامت ہے اگر اونون نے مجھے نہ پہچانا -

انیفانیوس کا جملہ

کسلمند کے سامنے امور حکمیہ کو بیان کرنا نہ چاہیئے کیونکہ جسطرح سے چوپایے
سونے چاندی کو صرف بوجھہ سے حس کرتے اور اونکی نفاست کو نہین جانتے
اسیطرح کسلمند آدمی حکمت کی باتون کو اونکی نفاست سے نہین بلکہ صرف اس سے
حس کرے گا کہ اُسپر بھاری ہین -

انیدرس کے مقولے

جسکو معلوم ہو کہ مین عنقریب مرنے والا ہون اوسکو کسی امر دشوار پر عزم نہ کرنا چاہیئے
اور اگر تمکو کسی انسان کی نسبت معلوم ہو کہ وہ حکیم عادل ونکو کار ہے اور اسکے بعد

تحملو خبر ملے کہ اوسنے شادی کرلی تو پہلے جو کچھہ تمہارا خیال اوسکی نسبت تہا اوس کو اپنے دل سے نکال ڈالو۔

دوقودیس کے بعض کلام

اگر گالیان دینے والا کمینہ ہو تو گالیون کا معاوضہ گالیون ہی سے کرنیوالا بھی کمینہ ہے۔ اور شریف وہی ہے جو گالیون کو تحمل سے سُن لے۔ اسخینس کو ایک شخص نے گالیان دین تو اوسنے کہا کہ مین ایسی لڑائی مین نہین پڑتا جس مین فریقین مین سے جو زیادہ کمینہ ہو وہی میدان مارے۔ اور شادن[ع۱] کا قول ہے کہ مال ہی کی محبت کل برائیون کی جڑ ہے اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ سب برائیان اوسی کی شاخین ہین۔ اور آبحیات کے باعث این اور حکما اوسکی درستی کے سبب ہین۔ عنان طفیل سے پوچھا گیا کہ تجھے سب سے زیادہ کونسی بات پسند ہے؟ اوسنے کہا کہ جس دن مینہ برستا ہو اوس دن دعوت مین جانے کا اتفاق ہو جانا اور کودوس[ع۲] سے پوچھا گیا کہ کونسی چیز گھوڑے کو تیار کرتی ہے اوسنے کہا کہ آقا کی آنکھہ۔ قندرس کے ایک شخص نے دولتمندی

ع۱ کسی غیر معروف حکیم کا نام ہے ۱۲ ع۲ کسی شخص کا نام ہے ۱۲

زہد اختیار کرنے کی بتایش کی تو اوسنے کہا کہ مجھے ایسی چیز کی کیا ضرورت ہے جسکو اتفاق لائے بخل نگاہ رکھے اور پارسائی لات مارے - اور پوچھا گیا کہ انسان کیا ہے اسنے کہا کہ عالم کی ہلاکت -

سیمونیدس شاعر کے بعض کلمات

اسنے ایک بہت خاموش رہنے والے جوان کو دیکھکر کہا کہ او میان سکوت بتون کے لئے ہے آدمی تو آپسمین بولتے چالتے ہین - اس سے کسی نے پوچھا کہ قارون کی مدح سرائی سے تم کب ہاتھہ اوٹھاؤ گے ؟ اسنے کہا کہ جب قارون اپنے احسان سے ہاتھہ کھینچے گا - اسنے ایک پہلوان کو شیخی بگھارتے دیکھا تو اس سے کہا کہ کیا تم اپنے آپ سے زیادہ زور والیکو پچھاڑتے ہو یا اپنے جوڑ کو یا کم کو ؟ اوسنے کہا کہ زیادہ زور والے کو اسنے کہا کہ غلط اوسنے کہا کہ اچھا تو جوڑ کو - اسنے کہا کہ یہ بھی غلط اگر تمھارے برابر ہو تو تم دونون برابر رہے ہو اوسنے کہا کہ اچھا تو اپنے آپ سے کم کو - اسنے کہا کہ اپنے آپ سے کم پر تو ہر آدمی غالب آتا ہے - ایک شخص نے اسکو رات کے کھانے کی دعوت دی مگر وہان اسے کچھہ بھی کھانے کو نہ ملا تب اسنے دعوت کرنیوالے سے کہا کہ تم نے

مجھے رات کا کھانا کھانے کو نہین بُلایا تھا بلکہ مجھے اپنے گھر مین رات کا کھانا کھانے سے منع کیا تھا۔ اِس سے ایک شخص نے کہا کہ مین ہمیشہ رنج مین رہتا ہون چاہے بیٹھون چاہے چلون چاہے کھڑا ہون اور چاہے لیٹ رہون اسنے کہا کہ سولی ہی پر چڑہنا باقی رہ گیا ہے۔ بعضون کا مقولہ ہے کہ عجلت کلام کی بیڑی ہے

قیلن کا کلام

اس سے پوچھا گیا کہ تم اولاد کیون نہین چاہتے اسنے کہا کہ اسلئے کہ مجھے اولاد سے سخت محبت ہے

بعض کا قول ہے کہ جو حکمت کو قبول کرتا ہے وہی حکمت کا گم شدہ ہے حکمت اوسکی گم شدہ چیز نہین ہے۔ مولف کہتا ہے کہ یہ متنبی کے اس قول سے ملتا ہوا ہے ؎

اذا ترحلت عن قوم وقد قدروا ان لاتفارقهم فالراحلون ھُم"

ترجمہ اگر جُدا ہو تم اون سے جو روک سکتے تھے ✢ تو تم حضر مین ہو۔ اور خود وہی سفر مین گئے۔

اور ارسطوطالیس کہتا ہے کہ حق فی نفسہ روشن ہے اور ہمسے جو چھپا ہے تو

ہماری عقلون مین فتور آنے کے باعث کیونکہ آفتاب روشن ہے اور چمگادڑ اپنی بینائی کے فتور سے اوسے نہین دیکھتی مولف کہتا ہے کہ ایک قصیدہ مین میرا ایک شعر اسی مضمون کا ہے ؎

وزادکم التبصیر جہلا وقد یری   سنا الشمس یعمی ناظر المتامل

وفور علم سے زنگِ جہالت ہو گیا گہرا **ترجمہ** گرد وکرآنکھ دیکھا جسنے سورج کو ہوا اندہا

ایک حکیم کو ایک شخص نے دن بہر اس دہوکے مین رکہا کہ رات ہے یہانتک کہ رات کی تاریکی پہیل گئی اور جب وہ شخص چلا تو وہ حکیم ہاتہہ مین چراغ لیکر دوڑا اور تا بخانہ اوسے پہونچا آیا۔

سیافیدس سکیت (خاموش کے) کلام

یہ فلاسفر تہا اور اسنے بولنا اپنے اوپر حرام کرلیا تہا انتہا یہ کہ بعض بادشاہون نے اسے تلوار کی آنچ دکہائی کہ بولے گر اسکی مہر سکوت نہ ٹوٹی پر نہ ٹوٹی اور جب بادشاہ کو اسکے بولنے سے مایوسی ہوئی۔ اوسنے حکم دیا کہ کچہہ مسائل لکہکر اوسکو دئے جائین کہ اونکے نیچے جواب لکہہ دے اون جوابات مین سے جو نادر تہے اونکو ہمنے چہانٹ لیا ہے۔

سوال - عالم کیا ہے -

جواب - سرہدی پردہ - موجودات کا جامع -

س - اللہ کیا ہے -

ج - عقل سے معلوم نامعلوم - اوسکا کوئی مثل نہین مطلوب نایافتہ -

س - آفتاب کیا ہے -

ج - چراغ جواکسایا نہ جاسے - دن کے آسمان کی آنکھہ نباتات کی علت
پہلون کا سبب -

س - ماہتاب کیا ہے

ج - آفتاب کا پس آہنگ رات کا چراغ آسمان کا فرفیر - مولف کہتا
ہے کہ ان لوگون کے نزدیک تارون مین سے ماہتاب ناقص النور ہے
اسی لئے اسکی روشنی تیرگی مائل نظر آتی ہے اور "فرفیر" رومی زبان مین
اوس رنگ کو کہتے ہین کہ جو سرمئی کے قریب مگر اوس سے زیادہ گہرا ہوتا ہے
اسی لئے اس حکیم نے ماہتاب کو آسمان کا فرفیر کہا ہے -

س - انسان کیا ہے -

ج - عالم کی ٹوہ مین رہنے والا - بخت و اتفاق کا کہلونا زمین کا مطلوب

مٹی کی مراد۔

س۔ زمین کیا ہے۔

ج۔ آسمان کی ٹھیک۔ عالم کا بیچوں بیچ۔ ہوا میں گڑی ہوئی جڑ۔ پہلوں کی ماں

س۔ عورت کیا ہے۔

ج۔ مرد کی فکر۔ بیان سے باہر برائی۔ ہم نوالہ وہم پیالہ درندہ تمہاری ہی چادر میں شیری کپڑ۔ زمین چھپا ہوا کالا۔ جنگ بے صلح۔ سونے والی تمکو بیدار رکھنے والی دائمی رنج و مصیبت کم عقل کی ہلاکت فواحش کا آلہ۔ انسانی چھلاوا بقا رصورت کی کل۔

س۔ کشتی کیا ہے۔

ج۔ بے بنیاد مکان مانوس گورستان۔

س۔ ملاح کیا ہے۔

ج۔ ہوا کا بازیچہ۔ دنیا سے قریب۔ زمین سے دور اٹکل پر لڑنیوالا۔ بلا اختیار مرنے والا۔

س۔ جنگ کیا ہے۔

ج۔ کمینہ فن۔

س - کاشتکار -

ج - غذا کا خادم - جان کو اتفاق پر چھوڑ دینے والا -

س - دوست کسکو کہتے ہین -

ج - اسم بے مسمّیٰ - نہ ظاہر ہونے والا انسان - خود تم مگر کوئی اور -

س - حسن کیا چیز ہے -

ج - فطرتی تصویر - مرجھانیوالا پہول -

س - توانگری کیا چیز ہے -

ج - شہوات کی بیش خدمت - ہر روز کی فکر و غم دلپسند برائی -

س - بینوائی کیا ہے -

ج - ناپسند بہلائی - دولتمندی جسمین ہماہمی نہین - مشکل سے جدا ہونیوالا فتنہ - فکر و غم کا پہاڑ - مال جسمین محاسبہ نہین - تجارت جسمین گہاٹا نہین -

س - بوڑہاپا کیا ہے -

ج - برائی جسکی آرزو کی جاتی ہے - حالت صحت کی بیماری جیتے جی کی موت حرکت کرنیوالا مردہ - سٹہائی ہوئی عقل - جان رہتے ہوئے مردہ -

س - موت کیا ہے -

ج - بغیر بیداری کی نیند - بیمار دن کا آرام - پیوند کی جدائی - عمارت کی ویرانی عنصر کی طرف لوٹنا - توانگرون کی ہیبت - بینوا ؤن کی آرزو - جان کا سفر - پائی ہوئی چیز کا کھونا -

طارس کا کلام

اس سے کہا گیا کہ مایندرس نے جو اسکا استاد تھا وفات پائی تو اسنے کہا کہ میری شامت - میری عقل کو سان پر چڑہانے والا جاتا رہا -

حارافزن کا مقولہ

اس سے کہا گیا کہ تم نیچ لوگون مین سے ہو - اسنے کہا کہ گلاب کانٹون سے نکلتا ہے - مگر اسے اوسکا کچھ نقصان نہین ہوتا -

بادریوس خطیب کے مقولے

رعب کلام کی بیڑی ہے - اور جنگ مین مارا جانا قربانی ہونا ہے -

سطیموس کا مقولہ

اس سے کہا گیا کہ اومیرس (ہومر) بہت جھوٹ بولتا ہے اسنے کہا کہ لوگ

شاعر سے توصرف اچھا مزہ دار ہی کلام چاہتے ہین۔ اور سچائی کی تو انبیاء علیہم السلام سے خواہش کرتے ہین۔

سطناطونیقوس کے کلام

اس سے کہا گیا کہ فلان شخص نے تجھے پیٹھ پیچھے گالیان دی ہین۔ اسنے کہا کہ مین موجود نہون اور کوئی مجھے کوڑے لگائے تو مجھے مطلق چوٹ نہین لگے گی۔ یہ پچھنے لگوانے کو ایک حجام کے پاس گیا اوسنے بُری طرح پچھنے لگائے اور چر کے دیے۔ جب حجام فارغ ہوا تو اسنے اوسے تین پیسے دیے۔ حجام نے کہا کہ میری مزدوری تو ایک ہی پیسہ ہوتی ہے اسنے کہا کہ مجھے معلوم ہے مگر مین نے تمکو دو پیسے زیادہ اس لئے دئے ہین کہ تمنے میرے ساتھ احسان کیا کہ اپنے پاس سے مجھے زندہ جانے دیا۔ اور اسنے ایک چھوٹے گھر کیطرف جسکا دروازہ بہت ہی بڑا تھا نگاہ کر کے کہا کہ "دروازہ کے کس مقام مین گھر واقع ہے۔

بطولامس کا قول

اس سے کہا گیا کہ تیرا بیٹا لڑائی مین مارا گیا اسنے کہا کہ وہ اپنے باپکا بیٹا تھا

اسکے بعد اس سے کہا گیا کہ وہ مارا نہین گیا بلکہ گرفتار ہوا تب اسنے کہا کہ وہ اپنی
ماں کا پوت تہا -

بطلیموس کا قول

ایک بادشاہ نے اسکو کہانے پر بلایا تو اسنے معافی چاہی اور کہا کہ صورتون کے
دیکہنے والون کی جو حالت ہوتی ہے تقریباً بادشاہون کو بہی وہی حالت پیش
آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دور سے دیکہتے ہین تو اونکی صورتین بہت ہی
بہلی معلوم ہوتی ہین - مگر جب اونہین کو نزدیک سے دیکہتے ہین تو اچہی نہین معلوم ہوتین

اناقراطس کا مقولہ

اسنے دو چوکیدارون کو گشت کرتے وقت سوتا پاکر مار ڈالا اور کہا کہ جس حال
مین مینے انکو پایا اوسی مین چہوڑ آیا -

بیاس کا مقولہ

حاسد اپنی جانون کے لئے آرہ ہین (اپنے لئے سوہان روح ہین) -
مولف کہتا ہے کہ یہ اپنے جانون کو خود ہی ہلاک کرتے اور اونہین حسد سے

ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہین - ان لوگون کے نزدیک ارّہ سب سے تیز اوزار ہے کیونکہ
جن چیزون کو چھری اور تلوار نہین کاٹتی اوسکو آرّہ کاٹ دیتا ہے اور شاعر نے
اسی معنی مین کیا خوب کہا ہے - ؎

اصبر علی مضض الحسو | د فان صبرک قاتله
کالنار تاکل بعضها | ان لم تجد ما تاکله

ترجمہ
جو سب جلتے ہون تم سے اونہین چھوڑدو | حسد اور آتش کا ہے ایک حال
ملے گر نہ باھر سے ان کو غذا | یہ اپنے لئے آپ ہی ہین وبال

ابافیثاغورس کا مقولہ

مسافرت مین یہ مرنے لگا تو اسکے رفیقون کو اسکی پردیس کی موت پر غم ہوا -
اسنے کہا کہ یارو! دیس اور پردیس کی موت مین کچھہ فرق نہین ہے کیونکہ تمام
جگہون سے آخرت کو ایک راہ گئی ہے -

افرسیبس کے مقولے

نقل ہے کہ یہ دریا کے سفر پر روانہ ہوا اور جب سمندر مین پہونچا اسنے ملاح سے

پوچہا کہ اس کشتی کے تختون کی موٹائی کسقدر ہے؟ اوسنے کہا کہ دو انگل تب یہ کہنے لگا کہ ہمارے اور موت کے درمیان مین دو ہی انگل کا فرق ہے۔ کسی حکیم سے ایک شخص نے پوچہا کہ فلان شخص کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنی ڈاڑہی مین خضاب لگاتا ہے اوسنے کہا کہ یہ ڈرتا ہے کہ لوگ بوڑہون کے تجربے ڈہونڈینگے۔

اسکندر کے مسخرہ فورنفس کا کلام

نقل ہے کہ ایک سردار لشکر اپنے بیٹے کو ساتھ لیکر اسکندر کے حضور مین آیا اوسوقت اسکندر خاصہ پر تہا اور سامنے خواصے مین فورنفس حاضر تہا۔ اوس فوجی افسر کا بیٹا نہایت ہی کریہ منظر تہا اور اسکے باپ نے کوئی شعر سنانے کو اُسے کہا تو شعر پڑہنے مین اوسکا مُنہ اور بہی بن گیا مگر اوسکا باپ اوسپر جہومتا اور بہولا نہ سماتا تہا۔ یہ عجیب منظر دیکہکر اسکندر نے فورنفس سے پوچہا کہ کہو یہ شعر خوانی کیسی رہی؟ اوسنے کہا کہ جہان پناہ! لوگون کا خیال ہے کہ بندریا جب بچہ دیتی ہے تو اپنے بچہ کے پاس بیٹہتی اور اوس پر اور اوسکے حسن پر اتراتی اور بندرون کی جماعت سے کہتی ہے کہ اسقدر حسن اسمین کہان سے آیا؟ اور مین اس لڑکے کے باپ کے سوا سارے خلایق مین کسی کو ایسا نہین جانتا جسکو آج سے لیکر

قیامت تک یہ لڑکا اور اسکا شعر پڑہنا بہلا معلوم ہو -

اقلیدس کے جملے

ایک شخص نے اسکو دہمکانے کے لیئے کہا کہ مین تیری جان کہونے مین کوئی کوشش اوٹہا نہ رکہونگا - اسپر اقلیدس نے کہا کہ مین تیرا غصہ کہونے مین کوئی کوشش اوٹہا نہ رکہونگا - ایک حکیم کو جو شراب پر جان دیتا تہا ایک یونانی نشہ مین دیکہکر ملامت کرنے ڈانٹنے اور کہنے لگا کہ تجہے شرم نہین آتی - نشہ پیتا ہے؟ اسنے کہا کہ تجہے شرم نہین آتی کہ متوالے کو نصیحت کرتا ہے -

ثاوفرطیس کا جملہ

اسنے ایک بدخط معلم کو دیکہا کہ بچونکو لکہنا سکہا رہا ہی تو اوس سے کہا کہ تم کشتی لڑنیکی تعلیم کیون نہین دیتے اوسنے کہا اسلیے کہ مجہے یہ فن خوب نہین آتا - اسنے کہا کہ اب بہی تمہارا یہی حال ہے کہ لکہنا سکہاتے تو ہو مگر اوسکو خوب نہین جانتے -

کلمات جو یونانیون سے منسوب ہین مگر اونکے قائل کے نام مذکور نہین

کسی حکیم کا قول ہے کہ کسکو دوست بنانیوالے کا حال بحری مسافر جیسا ہے -

نہین جانتا کہ بچ نکلیگا یا نہین - اور جسمون کی غذا طعام ہے اور عقلون کی حکمت کے کلام - اسلئے عقلون کو جب اونکی غذا یعنی حکمت نہین ملتی تو اوسی طرح مردہ ہوجاتے ہین جسطرح کہانا نہ ملنے سے جسم - ایک حکیم سے پوچہا گیا کہ کون سے علوم بچون کو سیکہنا واجب ہین ؟ اسنے کہا کہ وہ علوم جنکا نہ جاننا بڑہاپے کے وقت معیوب ہو - ایک اور کا قول ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ تندمزاجی مین اس حدتک نہ پہونچے کہ لوگ شریر سمجہین اور نہ نرم دلی مین اس غایت تک کہ لوگ خوشامدی جانین - شریرون کا ایک گروہ ایک حکیم سے مدح سرائی کے ساتہ ملا تو اوسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ دیکہو تو سہی شاید مینے کسی معاملہ مین برائی کی ہے جب تو یہ گروہ میری ستایش کرتا ہے - ایک اور حکیم کا قول ہے کہ انسان کی فطرت مین حب وطن کا خمیر ہے - اسکندر نے ہندوستان کے حکمار سے پوچہا کہ تمہارے یہان قوانین کی حاجت کیون نہین ہے اونہون نے کہا اسلئے کہ ہم اپنے حقوق ادا کرتے اور ہمارے بادشاہ ہمارے حقوق مین انصاف کرتے ہین ،، اور اسکندر نے بابل کے حکمار سے پوچہا کہ تمہارے نزدیک کونسی چیز زیادہ کارگر ہے بہادری یا انصاف ؟ اونہون نے کہا کہ جب ہم انصاف کا برتاؤ کرینگے تو بہادری سے بے نیاز ہوجائینگے -

اور ایک حکیم کہتا ہے کہ خوف کی تونگری سے امن کی بینوائی بہتر ہے - اور ایک اور کا قول ہے کہ قناعت پرہیزگارون کا ہتیار ہے - اور ایک دوسرے کا قول ہے کہ قانع کبھی بینوا نہین ہوسکتا اور بخیل کبھی صاحب غنا نہین ہوسکتا - اور ایک اور کہتا ہے کہ اگر صاحب قناعت کو دیکھو تو قناعت ہی اوسکو آشکارا کرتی ہے - ایک اور حکیم کا مقولہ ہے کہ غصہ تنگی فکر کا نتیجہ ہے - اور ایک دوسرے کا مقولہ ہے کہ گئی ہوئی چیز پر افسوس کاہلی ہے -
ایک اور کہتا ہے کہ خودپسندی مین وسوسہ کی بارہین - ایک حکیم کا مقولہ ہے کہ حسد حاسد ہی کی ہلاکت ہے - اور دوسرے کا مقولہ ہے کہ حسد کا نتیجہ عداوت ہے - ایک حکیم کہتا ہے کہ طالب علم کو جب کسی مجمع مین دوسرے طالب علم سے ملنے کا اتفاق ہو تو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا یا وہ اوس سے علم مین زیادہ ہوگا - ایسی صورت مین معلم کی شان سے باتین کرے یا اس سے کم ہوگا اس حالت مین متعلم کے رتبہ کی باتین کرے - پس ضرور ہے کہ اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو دونون صورتون مین ٹٹولے تاکہ اوسکا کلام حسب حال ہو ورنہ سوء ادب مین داخل ہوگا - **مولف کہتا ہے** کہ اسکی تیسری صورت کو بھی شمار مین لینا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ یا علم مین اوسکا ہمسر ہوگا تو ہمسرون

کیطرح کلام کرے اور **مولف کہتا ہے** کہ خلیل بن احمد بصری نے
اس قول کے حسن کو بڑہا کر ایسا کر دیا ہے کہ گویا وہ حکیم ہی اسکا خوشہ چین ہے
وہ کہتا ہے کہ جب مجھے اپنے سے زیادہ علم والا ملجاتا ہے تو وہ دن میرے
استفادہ کا ہوتا ہے اور جب اپنے سے کم علم والا ملتا ہے تو وہ دن میرے افادہ
کا ہوتا ہے اور جب اپنا ہمسر ملتا ہے تو وہ دن مذاکرہ کا ہوتا ہے اور جب ان
مین سے کوئی بہی نہین ملتا تو میری مصیبت کا دن ہوتا ہے ۔

ایک شخص نے کسی حکیم سے پوچہا کہ کیا آپ میرے لئے مناسب سمجھتے ہین
کہ مین شہسواری سیکہون اوسنے کہا کہ عمر تو تمہاری ہی ہے جسمین چاہو صرف
کرو ۔ ایک حکیم نے دیکہا کہ ایک شخص نے اوسکا مال چورایا اور اوسکو اوٹہائے
لئے جاتا ہے مگر اسکو دیکہکر شرما گیا اور کہنے لگا کہ مجھے معلوم نہ تہا کہ تمہارا مال
ہے ۔ حکیم نے کہا کہ اگر تمکو یہ معلوم نہ تہا کہ میرا ہے تو کیا یہ بہی معلوم نہ تہا کہ تمہارا
نہین ہے ۔

ایک حکیم سے کسی نے کہا کہ تمہاری یہ کیا عادت ہے کہ جس سے پاتے ہو
اوس سے سیکہتے ہو اور تمکو برا نہین معلوم ہوتا ۔ اوسنے کہا کہ اسکا سبب یہ
ہے کہ ہمکو معلوم ہے کہ علم جہان سے ہاتہ آجائے مفید ہے ۔ ایک اور

حکیم سے کسی نے پوچھا کہ کس بات سے تمکو حکمت نصیب ہوئی؟ اوسنے کہا
کہ اس سے کہ جو مجھپر واجب ہے اوسکو سب کام چھوڑکر کرتا ہون - اور ایک
فلسفی سے کہا گیا کہ اس غم کو تم اپنے دل سے نکال ڈالو - اوسنے کہا کہ
مجھسے پوچھکر نہین آیا تھا - اور ایک اور سے کہا گیا کہ نہ دیکھو اوسنے آنکھین
میچ لین - پھر کہا گیا کہ نہ سنو اوسنے کان بند کر لئے - پھر کہا گیا کہ باتین نہ کرو
اوسنے منہ پر ہاتھ رکھہ لیا - تب اوس سے کہا گیا کہ نہ جانو - اوسنے کہا کہ یہ میرے
بس مین نہین ہے - ایک حکیم کا قول ہے کہ برج اور فصیلین شہر کو نہین بچاتین
اوسکو تو مردون کی رائین اور حکیمون کی تدبیرین بچاتی ہین - **مولف کہتا**
ہے کہ شاعر کا قول بھی اسکے مشابہ ہے -

ان الحصون الخیل لا مدر القریٰ

ترجمہ - گھوڑے ہین قلعے رڑ سے نہین - خوب جان لو

نقل ہے کہ علاقہ الطیفی کی ایک بوڑھیا نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنی بی بی کو اوسکے
میکے سے لایا چاہتا ہے اور اوسنے اپنے مکان کو آراستہ کر رکھا اور
اوسکے دروازہ پر یہ جملہ لکھکر لگا یا ہے " اے گھر تجھہ مین غم نہ آنے پائے "
اس لئے بڑھیا نے اوس سے کہا کہ پھر تمہاری بیوی کدہر سے آئیگی؟ -

اور ایک حکیم کہتا ہے کہ جو ادب مین مشغول ہوگا اوسکو کم سے کم یہ نفع ہوگا کہ اوسے بدراہی کے لیے فرصت نہ ملیگی۔

اونکی تمثیلی حکایتین

لومڑی نے شیرنی پر طعنہ زنی کی کہ تو اپنی ساری عمر مین ایک بچہ دیتی ہے۔ اوسنے کہا کہ ہان مگر وہ ہوتا بھی تو شیر ہے۔ نقل ہے کہ ایک بھیڑیا ہڈی نگل گیا تھا۔ اس لیے اوسے معالج کی جستجو تھی چنانچہ سارس کے پاس آیا اور اسنے حلق سے ہڈی نکالنے کی کچھہ مزدوری ٹھیرالی۔ سارس نے بھیڑئے کے مُنہ مین سر ڈالکر اپنی چونچ سے ہڈی نکالدی اور بھیڑے سے کہا کہ مزدوری دلواو۔ بھیڑیے نے کہا کہ تو اسی کو غنیمت نہین سمجھتا کہ میرے مُنہ مین سر ڈالکر صحیح سلامت نکال لایا کہ مجھہ سے مزدوری بھی مانگنے لگا۔

نقل ہے کہ ایک بکری کا بچہ چھت پر کھڑا تھا کہ اوسکے پاس سے ایک بھیڑیا گذرا بکری کا بچہ اوسے مغلظات سُنانے لگا۔ بھیڑیے نے کہا کہ بچہ! تم مجھے گالیان نہین دیتے مجھے تو وہ جگہہ ملاحی سناتی ہے جسمین تم ہو۔

نقل ہے کہ کانٹون کے گٹھے پر ایک کالا سوٹا ہوا تھا کہ سیلاب اوسے بہالے گیا

اور کالا اوسی پر رہا ایک لومڑی نے اسکو دیکھکر کہا کہ اس کشتی کے لیئے ایسا ہی کشتیبان مناسب تھا۔

نقل ہے کہ ایک لومڑی نے ایک دیوار پر چڑہنے کا قصد کیا - اور چڑہنے کے پووے سے چمٹی تو اوسکے ہاتھ زخمی ہو گئے - چڑ چٹا اوسے ملامت کرنے اور کہنے لگا کہ اے نادان! تو نے اوسیوقت غلطی کی جب مجھسے چمٹی یہ تو میری عادت ہے کہ ہر چیز سے چمٹ جاتا ہون -

ایک کاشتکار سے کہا گیا کہ تم فوج مین کیون نہین بہرتی ہوتے تم تو جیدار ہو؟ - اوسنے کہا کہ اس لئے کہ مین دیکھتا ہون کہ کاشتکار مدتون مین مرتے ہین اور سپاہی تو ہزار دن گھنٹے بہر مین صاف ہو جاتے ہین -

ایک حکیم کو نسب کا طعنہ دیا گیا تو اوس نے طعنہ دینے والے سے کہا کہ تمہارا نسب تو تمہین تک ختم ہو گیا اور میرے نسب کا مجھسے آغاز ہوا ہے -

جانورون پر اکثر آفتین اس وجہ سے آتی ہین کہ وہ بول نہین سکتے اور انسان کی اکثر آفتون کا ظہور اونکے بولنے کیوجہ سے ہوتا ہے -

کسی نے ایک حکیم سے اوسکے بیٹے کو پوچھا اوسنے کہا کہ اگر اوسنے نشہ نہ پیا تو جیسا مین چاہتا ہون ویسا ہو گا اور اگر اوسنے نشہ پیا تو جیسا شراب چاہیگی

ویسا ہوگا۔

ایک تنبورچی نے ایک حکیم کو بلایا اور کھانے کیلیے پکا ہوا کدو اوسکے سامنے پیش کیا۔حکیم نے اوس سے کہا کہ میان تم نے ہمارے لیے اپنا تنبورا ہی پکا ڈالا۔

ایک حکیم نے شاگردسی جسکو وہ کچہہ سمجھا رہا تہا پوچہا کہ تم سمجھے؟ اوسنے کہا کہ ہان۔ حکیم نے کہا کہ تم نے جہوٹ کہا کیونکہ سمجھنے کی دلیل بشاشت ہی اور مین تم مین بشاشت نہین دیکھتا **مولف کہتا ہے کہ** یہ ویسا ہی ہے کہ بغداد والے کہتے ہین کہ مین تمہارے چہرہ مین جاننے کی علامت دیکھتا ہون۔

ایک حکیم سے پوچہا گیا کہ کونسی چیز کا نفع سب سے عام ہے؟ اوسنے کہا کہ شریرون کے معدوم ہوجانے کا۔

ایک حکیم نے ایک لڑکی کو معلم کے پاس لکہنا سیکہتے ہوئے دیکہا تو کہا کہ میان صاحب تم تو برائی کو ہتیار سے سجاتے ہو۔

ایک اور حکیم کہتا ہے کہ سخت تعجب ہے کہ عورت کی شرارت اوسکے باپ کو جو اوسکی پرورش کی مصیبتین جہیل چکا ہے اسیر امادہ کرتی ہے کہ اپنے مال سے دان دہیز دیکر اپنے گہر سے اوسکے نکالنے کی تدبیر کرے تاکہ اوسکی شرارت سے راحت

سے ملے اور جسکے سر اوسے چپکتا ہے وہ اوسے خوشی نہ خوشی اپنے گہر لے آتا ہے۔

ایک دوسرے حکیم کا قول ہے کہ جسطرح یہ جایز نہین کہ کوئی شخص کوئی کہانا خود کہاے اور اپنے ساتھہ کہانے والون کو اوسمین سے نہ دے اوسیطرح یہ بہی روا نہین کہ خود ہی باتین کرتا رہے اور حاضرین کو بولنے نہ دے۔

ایک حکیم نے ایک دیہاتی کو دیکہا کہ لباس فاخرہ پہنے ہے مگر زبان بُری اور غلط بولتا ہے۔ اس لئے اوس سے کہا کہ سنو جی! یا ایسی زبان بولو جو تمہارے جوڑے کا جوڑ ہو یا ایسی پوشاک پہنو جو تمہاری زبان سے میل کہاے۔

کسی حکیم سے ایک شخص نے کہا کہ تم باتین کرنے مین ہمارا ساتھہ کیون نہین دیتے؟ اوسنے کہا کہ آدمی کے کان خود اوسی کے حصہ مین آلے ہین اور اوسکی زبان اوردن کے حصہ مین آئی ہے۔

کسی حکیم سے پوچہا گیا کہ کونسی بات حق ہے جسکا ذکر بدنما ہے اوسنے کہا کہ اپنی ستایش آپ کرنی گو حق ہو۔

ایک حکیم سے کہا گیا کہ فلان شخص تمکو اچہا کہتا ہے۔ اوسنے کہا کہ ناچار مجہے اوسکو سچا بنانا پڑا۔

ایک حکیم سے کسی نے پوچھا کہ تم اپنے والدین سے برا برتاو کیون کرتے ہو؟
اوسنے کہا کہ " اسلیئے کہ وہ مجھے ہستی مین نکال لائے "۔

اور ایک اور حکیم سے کسی نے عورت کی نسبت پوچھا اوسنے کہا کہ جنگ ہے جسمین مہلت نہین

اور دوسرے سے کہا گیا کہ تمہارا فلان دشمن مرگیا۔ اوسنے کہا کہ مین تو چاہتا تھا
کہ تم مجھے یہ سناؤ گے کہ اوسنے بیاہ کرلیا۔

اور ایک دوسرے نے عورت کی نسبت کہا ہے کہ اگر اوسکو سر چڑہاؤ تو تمکو نیچا دکہائے
اگر اوسکو شتر بے مہار بنا کر رکہو تو تمہاری جان پر بنا لے۔ اگر اوسکو رازدار
بناؤ تو تمکو طشت از بام کرے۔ تم اوسکی تمام چالون پر حاوی نہین ہو سکتے اور وہ
تمکو تمہارا ہر امر بتا سکتی ہے تم سب باتون مین اوسکی مٹھی مین ہو وہ زر خرید لونڈی
ہے مگر اپنے خریدار کی مالک۔ یہ وہ پہانسی ہے جس سے گلو خلاصی نہین۔
وہ غم ہے جس سے چھٹکارا نہین۔ وہ برائی ہے جو ٹلتی نہین۔ وہ تکلیف
ہے جس سے چارہ نہین۔ یہ گھڑی بہر کی دوست ہے۔ جھوٹ بولتی ہے اور
اوسکی آنکہین ڈبڈبائی رہتی ہین۔ گناہ کرتی ہے اور اوسکی آواز بلند ہوتی ہے
منہ کالا کرتی ہے اور اوسکا چہرہ چمکتا ہے۔ طوطیا باندہتی ہے اور اپنا طوطے
بلواتی ہے۔ اوسکا گناہ آشکار اور پہر بہی قسمین کہانے کو تیار۔ ڈہڈو ہو جاتی ہے

اور بچینا نہین چھوڑتی ۔ اوسکی طاقت طاق ہوجاتی ہے ۔ مگر اوسکی زبان کے طنطنے
اور طمطراق مین کمی نہین آتی ۔ اگر اوس سے دور ہو تو نزدیک نہ جاؤ ۔ اور اگر نزدیک
ہو تو جلد اپنے آپ کو ہٹاؤ اور اگر اوس سے چپکے ہوئے ہو تو رہائی کی دعا
کرو ۔

اور ایک دوسرے کا مقولہ ہے کہ عورت کا جمال اوس کا مال نہین کمال
ہے ۔

یونانی اشعار جو عربی مین ترجمہ ہوئے ہین اونکے بعض مضامین

ادب وہ خزانہ ہے جو دستبرد سے محفوظ ہے ۔ شریفون کو برائی کا ایک
مرتبہ سن لیناہی اوس سے دور رکھتا ہے ۔ جو نفع ظلم سے حاصل ہوتا ہے
وہ نقصان پہونچانیوالا ہے ۔ جو فکر معاش مین لگا اوسکے اخلاق درست
نہ ہونگے ۔ عادل وہ نہین ہے جو ظلم نہین کرتا بلکہ وہ ہے جو ظلم کی قدرت رکھتا
اور اوسکو نہ اچھا سمجھتا اور نہ کرتا ہے ۔

بوڑہاپا جسم کی قوت کو برباد کرتا اور عقل کی قوت کو بڑہاتا ہے - بدبخت وہ ہے
جو آرزو پر جیتا ہے -
جسکی حالت اچھی ہے اوسکو دوستون کی کیا کمی ہے - جو عمر عمر کی محتاج ہے
وہ عمر نہین ہے جسمانی بیماری روحانی بیماری سے بہتر ہے -
عورت کا گہنا اوسکا خاموش رہنا ہے - نیکوکار عورت کا ملنا کچھہ آسان نہین -
بزدل کی راے بزدل -
کوئی چیز غلام سے زیادہ خراب نہین گو غلامون مین اوسکا جواب نہو -
بہوک پیاس عشق کو کہا جاتی ہے -
طبیب کی یکواس بیماری ہے - بُرا آدمی مرتے جیتے عذاب ہی مین ہے
مصیبت کی زندگانی سے جان جانی بہتر ہے -
جب تم پردیس مین ہو تو جس شہر مین ہو وہین کے لوگون کی روش اختیار
کرو - جس نے چھٹپن مین علم کو دوست رکہا وہ بڑا ہو کر عالم ہوا -
جسمین فائدہ نہو اوسمین محنت و مشقت نہ کرو - لذت کو عقل پر غالب نہ آنے دو
صحت و سلامتی عمدہ چیزین ہین - جو بہت کم اکیجا ہوتی ہین -
مال کی محبت کا نتیجہ لعنت و ملامت ہے -

ضرر پہونچانے والے دوست مین اور دشمن مین کچھہ فرق نہین ۔ اپنی ستایش سے زیادہ دوستون کی مدح سرای کرو ۔ اولاد کی محبت سخت مصیبت ہے ۔ جب تمہارے کچھہ دوست ہون تو سمجھہ لو کہ تمہارے پاس خزانے ہین ۔ محنت سے محبت کرو تمھاری حالت درست ہوگی ۔ تمہارے ساتھہ جو احسان ہوا اوسکو یاد رکھو اور تم جو احسان کرو اوسکو بہول جاؤ ۔

زمانہ ہر چیز بھُلا دیتا ہے ۔ لوگون کے نفس کے لیے عقل بڑی لگام ہے ۔ قطرے اپنے استقلال سے چٹان مین سوراخ کر دیتے ہین ۔ ہر پارسائی کی ابتدا اللہ تعالے کو آنکھون مین رکھنا ہے ۔ جس کا فعل اچھا ہے ساری دنیا اوسکا وطن ہے ۔

شکر بندہ کے لئے خدا کا عطیہ ہے ۔ بندون کی موافقت اللہ تعالی پر طوفان باندہنا ہے ۔ جسنے اللہ تعالی اور قسمت سے جنگ کی وہ مغلوب ہے ۔ اللہ جب کسی کو بچانا چاہے تو وہ بوریہ پر سمندر کو عبور کرے ۔

قسمت کا مشورہ سب سے زیادہ مفید ہے ۔ نیکوکار دل کا عمدہ کلام عقل کے بیمار کو طبیب کا کام دیتا ہے ۔ جس نے چغلخوری مین بسر کی اوسکا رنج بڑہا ۔ زندگی کی لذت کا کیا کہنا ہے بشرطیکہ حسد سے پاک ہو ۔ پانی دینے والون کی انتہائی

حذر راحت رسانی ہے۔ نیکوکاری کی زندگی بُرے مذہبون سے میل نہین کھاتی
ایک اور حکیم کہتا ہے کہ انسان کو سب جاندارون پر بولنے اور سمجھنے ہی سے
شرف ہے اسلیئے اگر اوسنے خموشی اختیار کی اور سمجھنا نہ چاہا تو جانور کا جانور رہی۔

الحمد للہ والمنۃ کہ بتاریخ پانزدہم شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۱ھ مطابق ششم نومبر سنہ ۱۹۰۳ء
بعد نماز جمعہ این ترجمہ باتمام رسید

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس رفقاء، مجلس انتظامی، مجالس شعبہ جات و نصاب پانچ کتابیں ایک ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکینگے۔

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات ملحقہ و [illegible] عہدہ داران جامعہ اور اراکین دار الترجمہ دس کتابیں ایک ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکینگے۔ [illegible] ایم اے اور [illegible]

۳۔ طلباء [illegible] دو کتابیں، ایم اے، ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں کے طلباء تین کتابیں [illegible] اپنے پاس رکھ سکینگے۔

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلباء سے بحساب ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائیگا۔

۵۔ بشرط موقع کتابیں مکرر جاری کی جا سکینگی مگر اس غرض کیلئے کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو تشخیص پر [illegible] داری عائد ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان سیاہی یا پنسل سے نہ لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہ کی جا سکینگی۔ فقط